فہرست

پیش لفظ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاٰتٰكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُO وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا O وَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِOصَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

میرے دوستو! ماؤ بہنو اور بیٹیو! اللہ رب العزت نے اس جہاں میں ہمارے لئے اور ساری مخلوق کے لئے اتنی ان گنت نعمتیں، لذتیں اور تفریح کی چیزیں پیدا کی ہیں کہ اگر ہم ان کو شمار کرنا چاہیں، گننا چاہیں، تو ہم شمار نہیں کر سکتے، گن نہیں سکتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عظیم قدرتوں والے ہیں، خزانوں والے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک آنکھ، گردہ، دل، دماغ اور ایک حسین شکل، حسین بچہ، حسین بچی روشنیوں میں بنا نہیں سکتے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ یومیہ کھربوں دل، دماغ گردے، آنکھیں، زبان ساری مخلوق کو اندھیروں میں بنا بنا کر اپنے اپنے مقام پر حسین اور خوبصورت انداز میں فٹ کر کے عطا کر رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک حسین شکل نہیں بنا سکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ یومیہ لاکھوں حسین شکلوں والے بچے بچیاں اندھیروں میں تیار کر کے بھیج رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ عظیم احسان بھی فرمایا کہ انسانوں اور ساری مخلوقات کی ضرورت کی ہر ہر چیز ان کے جسم میں خوبصورتی کے ساتھ سمو دی اور فٹ کر دی کہ دنیا میں آنے کے بعد انسانوں اور ساری مخلوق کو اپنے اپنے جسموں میں کوئی کمی کا احساس نہیں ہوتا اور اس کے ساتھ نہ کوئی اضافی بوجھ ساتھ لگایا جو انسانوں اور ساری مخلوق کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہو۔ ہر ضرورت کی چیز عطا کی اور ہر غیر ضروری چیز سے پاک پیدا فرمایا۔

اس کے ساتھ انسانوں اور دیگر مخلوق کی ان تمام ضرورتوں کو جو جسم کے علاوہ تھیں ان کو زمین میں سمو دیا آج ساری مخلوق اللہ رب العزت کی زمین سے قسما قسم کی کروڑوں نعمتیں حاصل کر رہی ہے اور لطف اندوز ہو رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساری مخلوق کی اولادوں کی پرورش کے لئے ساری مخلوق میں اپنی محبت کے عظیم خزانوں میں سے محبت کے خزانے ساری مخلوق کے اندر سمو دیئے تا کہ وہ اپنے نرم و نازک بچوں کی محبت اور پیار سے پرورش کر سکیں۔

ذرا سوچیں تو ہم دنیا میں آتے اور ہمیں دنیا میں کوئی خوش آمدید اور ویلکم کرنے والا نہ ہوتا اور ہمارے لاکھوں مسائل کی فکر کرنے والا نہ ہوتا تو قدم قدم پر ہمیں کتنی صعوبتوں اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ ہمارے دنیا میں آنے سے پہلے والدین اور سارے خاندان کے دلوں میں ہماری محبت کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا اور ان کو ہمارے استقبال پر مجبور کر دیا۔ جب بچہ دنیا میں آتا ہے سارے کے سارے اس کو ویلکم اور خوش آمدید کرتے ہیں اور انتہاء درجے کا پیار کرتے ہیں۔ سارا خاندان بچے کے انتظار میں کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی آمد کے لئے دعائیں ہو رہی ہوتی ہیں اور اس کے لئے چیزیں تیار کی جا رہی ہوتی ہیں۔ اور جب دنیا میں آتا ہے تو سارے اس کو خوب خوب پیار کرتے ہیں اور چیزیں لا لا کر دیتے ہیں۔ تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ ہمارے آنے سے پہلے کتنے سارے ویلکم کرنے والے تیار کر دیئے۔ ہمیں سر سے لے کر پاؤں تک کروڑوں نعمتوں سے مزین کر کے بھیجا، حسین شکل دے کر بھیجا، خاندان کے دلوں میں محبت ڈال کر ہماری پرورش کا حسین انتظام کیا اور دنیا میں کھربوں قسم قسم کی نعمتوں، لذتوں، خوشیوں، اور تفریح کی چیزوں کے انتظامات فرما دیئے۔

اس لئے دوستو، ماؤ اور بہنو! اگر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں، لذتوں، خوشیوں

اور تفریح والی چیزوں کو گننا چاہیں، شمار کرنا چاہیں تو گن نہیں سکتے، شمار نہیں کر سکتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نعمتوں پر متوجہ کرنے کے لئے قرآن مجید میں کچھ نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی بات کو سوچ کر میرے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ خیال پیدا کیا کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کچھ نعمتوں کو لکھوں تاکہ تمام احباب ان نعمتوں کو پڑھیں اور خوب غور کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں۔ اور آج سے دس سال قبل اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے ایک مضمون لکھا تھا جو کتابی شکل میں حصہ اوّل کے طور پر شائع ہو چکا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جیل کی نعمت عطا فرمائی جہاں دوستوں اور عزیز واقارب سے ملاقات اور گفتگو کی نعمت تو بہت کم ہو گئی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی نعمت، آہ وزاری کی نعمت اور التجاؤں اور راز و نیاز کی نعمت سے استفادہ کرنے کا خوب موقع ملا۔

جب انسان پر دکھ آتے ہیں تو یہ وقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے لو لگانے کا خصوصی وقت ہوتا ہے۔ جب کہ عام طور پر ہم ان دکھوں کے وقتوں کو مختلف چیزوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جب دل پریشانیوں، دکھوں، تکلیفوں کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے ہوں اور غم زدہ ہوں یہ وقت بہت بڑی غنیمت ہوتا ہے کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور خوب راز و نیاز کی باتیں کرے اور اس وقت کو قیمتی بنائے۔ انہی غموں دکھوں کے لمحات کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت ساری نعمتوں پر خوب غور کرنے کا موقع دیا اور یہ بات دل میں ڈالی کہ ان نعمتوں پر کچھ لکھا جائے تو جیل ہی میں کچھ اور نعمتوں پر لکھنے کا کام شروع کر دیا جو اب الحمدللہ ایک کتابی شکل میں شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور امت کے لئے نفع مند بنائے۔ آمین ثم آمین۔ اگر کتاب کو پڑھ کر فائدہ محسوس ہو تو میرے لئے، میرے سارے خاندان کے لئے دعا کریں کہ اللہ رب العزت مجھے اور

میرے سارے عزیز واقارب، متعلقین اور معاونین کو اپنے فضل سے بخش دے۔ اس لئے کہ ہماری ساری قربانیاں اور ساری عبادتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک نعمت کا بدل بھی نہیں ہو سکتیں اور کتاب کو خرید کر دوستوں، بہنوں میں تقسیم کریں۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق دیں تو اس کتاب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کریں اور چھپوا کر بطور ہدیہ کے دوستوں اور ماؤں بہنوں میں تقسیم کریں۔

محمد عبد العزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد

مہتمم ؛ جامعۃ العلوم الاسلامیۃ الفریدیۃ

و

شاخہائے جامعہ سیدہ حفصہ شہیدہؓ

۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ

نَحْمَدُهٗ و نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O وقَالَ اللّٰهُ تبارَکَ وَ تَعَالٰی: الرَّحْمَنُ O عَلَّمَ الْقُرْآنَ O خَلَقَ الْإِنسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَان O وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ O وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ O أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ O وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ O وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ O فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ O وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ O فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ O وقَالَ اللّٰهُ تبارَکَ وَ تَعَالٰی: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ O وقَالَ اللّٰهُ تبارَکَ وَ تَعَالٰی: وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

زمین کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَالارْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْن.

ترجمہ: ہم نے زمین کو بچھا دیا فرش ہم کیسے بہترین فرش بنانے والے ہیں۔

زمین اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ملین کھرب نعمتوں کا مجموعہ ہے اتنی نعمتیں کہ ہم شمار نہیں کر سکتے ہیں گن نہیں سکتے ہیں صرف چند نعمتوں کی طرف توجہ دلائی جائے گی تاکہ ہم ان نعمتوں پر غور کریں اور اپنے عظیم محسن اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر خوب خوب بجالائیں جس نے زمین کو عظیم نعمتوں کے ساتھ پیدا فرمادیا۔

زمین کا کھربوں ٹن گندگی کو اپنے اندر سمونا نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ بھی احسان عظیم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اندر یہ عجیب وغریب صلاحیت رکھی ہے کہ یہ کھربوں ٹن گندگی اور تعفن کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور پھر یہی گندگی زمین کی تروتازگی کا باعث بنتی ہے۔ذرا غور کریں سوچیں کہ یومیہ انسانوں، چھوٹے بڑے جانوروں، کیڑے مکوڑوں، پرندوں اور دیگر مخلوقات سے کروڑوں من گندگی خارج ہو رہی ہے اگر زمین کے اندر اس گندگی کو اپنے اندر خوبصورتی سے سمونے کی صلاحیت نہ ہوتی تو پوری دنیا اس بے حساب گندگی کی وجہ سے چند ہفتوں میں ہی بدبو اور تعفن کا ڈھیر بن جاتی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین میں گندگی کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت دے کر ساری مخلوق پر عظیم احسان فرمایا۔

زمین کا فرش اور آرام گاہ ہونا نعمت ہے

زمین کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں اور عام مخلوقات کے لئے آرام گاہ بنایا انسان تو ساری مخلوقات میں بہت کمزور ہے۔بہت جلد تھک جاتا ہے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو بہت ہی وسیع بنا دیا تاکہ انسان چھوٹے بڑے مکان بنائیں اور آرام کے ساتھ رہ سکیں۔زمین کو نرم بنایا تاکہ آسانی سے زمین کو کھود کر اندر عمارتوں کی بنیاد رکھ سکے بڑی بڑی عمارتیں آج زمین پر اسی وجہ سے کھڑی ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو نرم بنایا۔اور انسان زمین کو خوب کھود کر بنیاد ڈال دیتا ہے۔

اسی طرح زمین کی نرمی کی وجہ سے زمین پر روزانہ ہزاروں قسم کی مختلف چیزیں

کاشت کی جاتی ہیں۔اور کچھ دنوں کے بعد چھوٹی چھوٹی کونپلیں مٹی کی نرمی کی وجہ سے مٹی کو ہٹا کر باہر نکل آتی ہیں اور کچھ دنوں میں لہلہاتے کھیت بنتے ہیں۔سبزہ زار بنتے ہیں اور پھول لگتے ہیں۔یہ ساری بہاریں جو زمین پر فصلوں، باغوں، وغیرہ کی صورت میں نظر آتی ہیں۔ یہ زمین کی انتہا درجے کی نرمی کی وجہ سے ہی تو ممکن ہے۔اسی طرح زمین کی نرمی کی وجہ سے زمین کو کھود کر اس سے قسما قسم کی معدنیات کو حاصل کیا جاتا ہے اور زمین میں بورنگ کر کے پانی، گیس، ڈیزل، موبلائل وغیرہ کی نعمتوں کو نکالا جاتا ہے۔اگر زمین پتھر یا لوہے کی طرح سخت ہوتی تو کتنی ہی نعمتوں سے انسان محروم ہوتا اور زمین پر فصلیں اور درخت وغیرہ لگانا کتنا مشکل ہوتا۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ زمین کو نرمی عطا فرمائی۔

زمین کا سخت ہونا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو ایک گنا سختی بھی دی اگر زمین بہت زیادہ نرم ہوتی تو بنیاد رکھتے تو وہ اندر ہی دھنستی چلی جاتی تو انسان رہائش گاہیں اور بڑی بڑی عمارتیں تعمیر نہ کر سکتا اس طرح زمین سختی کی وجہ سے بارش کے پانی کو روک لیتی ہے اور قدرتی تالاب بن جاتے ہیں جو انسانوں اور جانوروں کے کام آتے ہیں، زمین کی سختی کی وجہ سے ڈیم بنائے جاتے ہیں اور لمبی لمبی سڑکیں بنائی جاتیں ہیں اور ہزاروں ٹن وزن لیکر گاڑیاں زمین پر چلتی ہیں اگر یہ زمین نرم ہوتی تو ڈیم اور مختلف قسم کی تعمیرات کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا، اور زمین کی سختی ہی کی وجہ سے ساری مخلوقات آرام سے زمین پر بھاگتی دوڑتی ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی سختی اور نرمی کی نعمت کو یوں بیان کیا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ O

ترجمہ: وہ ذات جس نے زمین کو تمہارے لئے مسخر کیا پس تم اس کے راستے پر چلو اور خدا کے رزق میں سے کھاؤ اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

پھر زمین کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ صلاحیت دی کہ زمین لاکھوں انسانوں اور جانوروں کی لاشوں کو اپنے اندر سمو لیتی ہے اور لوگ تعفن اور بدبو سے محفوظ رہتے ہیں۔

اگر یہ زمین سخت ہوتی اور اپنے اندر لاشوں کو نہ سمو سکتی تو انسانوں کی زندگی بدبو کی وجہ سے اجیرن ہو جاتی اور اگر یہ زمین وسیع نہ ہوتی بلکہ ایک شہر کی مانند مختصر ہوتی اور اربوں اور کھربوں مخلوقات ایک شہر میں رہتے تو انسانوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی اور جانوروں کی زندگی مشکل ہو جاتی اس لئے زمین کو وسعت کے ساتھ پیدا کیا جانا بھی نعمت ہے کہ ساری مخلوق قسما قسم کے گھر بنا کر رہتی ہے اور بعض انسان بڑے بڑے گھر بنا لیتے ہیں حویلیاں بنا لیتے ہیں زمین سارے انسانوں کی رہائش گاہ بنی ہوئی ہے۔اس عظیم وسعت کی وجہ سے کھربوں جانور کھربوں کیڑے مکوڑے اور پرندے آرام کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

زمین کے اندر غذا کو پیدا کرنے کی صلاحیت کا ہونا نعمت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو اپنی قدرت اور عظمت سے اس طرح بنا دیا ہے کہ یہ عجیب اور غریب قسم کی صلاحیت رکھتی ہے کہ لاکھوں قسم کی چیزوں کو پیدا کرتی ہے اگاتی ہے کھربوں ٹن پھل سبزیاں، اناج زمین سے یومیہ پیدا ہوتے ہیں اور لوگ سینکڑوں قسم کی فصلیں اگاتے ہیں اور پہاڑوں کے اندر لاکھوں قسم کی جڑی بوٹیاں خود بخود پیدا ہوتی ہیں اور ان جڑی بوٹیوں سے ہزاروں قسم کی دوائیاں بنتی ہیں اسی طرح لاکھوں قسم کی کھربوں ٹن لکڑیاں زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ ذَرَّاتِ التُّرَابِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَرَاضِیْ.

زمین کا پرسکون ہونا نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو اتنا پرسکون بنایا کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ایک طرف یہ زمین ایک لاکھ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کے گرد گھوم رہی ہے جس سے موسموں کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور دوسری جانب 1600 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہے اور رات دن کی نعمت انسان کو حاصل ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت پر غور کرو کہ ہماری گاڑیوں کی رفتار سو کلو میٹر سے اوپر چلی جاتی ہے تو کس طرح کانپ رہی ہوتی ہیں۔ کتنی تھرتھراہٹ ہوتی ہے جب کہ زمین اتنی تیزی کے ساتھ گھومتی ہے اس کے باوجود پرسکون ہے یہ اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اگر زمین اپنی عظیم رفتار کی وجہ سے تھرتھر کانپتی رہتی تو انسانوں کے لئے گھر بنانا اور زندگی گزارنا کتنا مشکل ہوتا۔

فائدہ: اللہ رب العزت کی قدرت اور عظمت کا اندازہ کریں کہ اللہ رب العزت نے زمین کو انتہاء درجہ کی رفتار عطا فرمائی اور اس کے ساتھ ایسا عجیب وغریب سسٹم بنایا کہ زمین ایک ملی میٹر کے برابر نہ دائیں، نہ بائیں اپنے مدار سے سرک سکتی ہے۔ جس مدار پر اللہ رب العزت نے ہزاروں سال قبل زمین کو چلا دیا ہے اسی مدار پر ہزاروں سال سے چل رہی ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں اگر زمین فی سیکنڈ ایک ملی میٹر بھی سورج سے دور ہونا شروع ہو جائے تو ایک ہفتے کے اندر زمین کی ہر چیز ٹھنڈک کی وجہ سے فریز ہو جائے گی اور اگر زمین فی سیکنڈ ایک ملی میٹر سورج کے قریب ہونا شروع ہو جائے تو ایک ہفتے کے اندر زمین کی ہر چیز جل کر خاکستر ہو جائے گی۔ سبحان اللہ اتنی عظیم زمین عظیم پہاڑوں سمیت، عظیم سمندروں سمیت، عظیم معدنیات سمیت، اور ان گنت انسانوں اور جانوروں اور مخلوقات سمیت اور

اپنے عظیم وزن کے ساتھ اپنے مدار پر ہزاروں سال سے گھوم رہی ہے اور ایک ملی میٹر دائیں اور بائیں جانے کی بھی اس کو اجازت نہیں ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت پر غور کریں کہ اس نے زمین کو کس عجیب وغریب کیفیت پر پیدا کیا ہے۔ جبکہ ہماری گاڑیوں کی صرف سو دو سو کلو میٹر کی رفتار ہوتی ہے تو کبھی جا کر دائیں ٹکراتی ہیں یا کبھی بائیں ٹکراتی ہیں اور ہزاروں حادثے یومیہ ہوتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے ذروں کے بقدر کہکشائیں بنائیں ہر کہکشاں میں اربوں ستارے رکھے۔ سورج چاند ستاروں کا نظام بنایا۔ سب کے مدار بنائے اور سب کو ایک امر جاری کر دیا کہ اس رفتار پر اور ان مداروں پر تم نے گھومنا ہے اور تمہیں ایک ملی میٹر دائیں بائیں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ تو غور کریں جس رب کے امر میں اتنی طاقت ہے۔ وہ رب خود کتنا عظیم ہوگا ایسے عظیم رب سے اس کی نعمتوں اور قدرتوں پر غور کر کے آج ہی رشتہ جوڑ لیجئے۔

زمین کا شمالی رخ اونچا ہونا جنوبی رخ نیچا ہونا نعمت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے شمالی رخ کو اونچا کر دیا اور جنوبی رخ کو نیچا کر دیا اس کا یہ فائدہ ہے جب بارشیں برستی ہیں تو بغیر کسی موٹر اور مشین کے پانی بہتا ہوا ندی نالوں کے ذریعے کروڑوں انسانوں جانوروں، پرندوں کو سیراب کرتا ہوا اور زمین کی گندگی کو صاف کرتا ہوا جا کر سمندر میں مل جاتا ہے اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس زمین کی ایک جانب کو اوپر نہ رکھتے تو پانی ایک جگہ جمع ہو جاتا جہاں برستا وہاں کھڑا ہو جاتا شہروں اور دیہاتوں میں کھڑا ہو جاتا تو لوگوں کا چلنا پھرنا اور زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا۔

زمین کے اندر ندی نالوں کا ہونا بھی اللہ کی عظیم نعمت ہے

اگر یہ ندی نالے نہ ہوتے تو پانی ہر طرف پھیل جاتا اور انسانی زندگی اجیرن

ہو جاتی، قدرتی ندی نالوں کو بنا کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانی بہنے کا انتظام فرمایا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانی کی صفائی کا بھی ایک عجیب وغریب انتظام فرمایا کیونکہ زمین کا ایک حصہ اوپر اور دوسرا حصہ نیچا ہے اس کی وجہ سے پانی جب بہتا ہے تو مختلف پتھروں اور درختوں اور مختلف چیزوں سے ٹکراتا ہے تو اس کی وجہ سے پانی کی صفائی ہو جاتی ہے گندگی زمین کے اندر جذب ہو جاتی ہے پانی کی گندگی زمین کی طاقت کا سبب بن جاتا ہے اور یوں زمین میں تر وتازگی آجاتی ہے کتنے گندے ندی نالے شہروں سے باہر بہتے ہیں اور سو اور دو سو کلو میٹر دور جا کر صاف پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں

زمین میں معدنیات کا ہونا اللہ کی عظیم نعمت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اندر معدنیات اور دھاتوں کے کھربوں ٹن خزانے رکھ دیے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو ایک خاص قسم کی عقل دی ہے جو جانوروں کو نہیں دی انسانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ضرورتیں پوری کرنے کے لئے عقل دی ہے جب ضرورت پڑتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کے ذہن میں ڈال دیتے ہیں کہ یوں کرو پھر وہ اس پر تحقیق کرتے ہیں اور کوشش کر کے ایسی چیزیں ایجاد کرتے ہیں کہ اس سے سب کو فائدہ ہوتا ہے پھر بعض چیزوں کا زمین کے اندر ہونا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان ہے اگر یہ پٹرول، ڈیزل اور گیس وغیرہ زمین کے اوپر ہوتے تو انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی یہی پٹرول اوپر ہوتا تو ذرا سی چنگاری اڑتی تو پورے علاقے جل کر خاکستر ہو جاتے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان چیزوں کو زمین کے اندر رکھ دیا تا کہ انسان ضرورت کے مطابق نکال کر استعمال کر سکے انسان ان معدنیات سے کتنے فائدے اٹھاتا ہے پٹرول، ڈیزل، گیس، سونا، چاندی، پیتل اور تانبا وغیرہ سے انسان کھربوں روپیہ کماتے ہیں

اور مختلف چیزیں ان سے بن بن کر آرہی ہیں اور ان خزانوں کی وجہ سے کتنے کارخانے چلتے ہیں اور انسانوں کی روزی کا انتظام ہو رہا ہے کتنے ممالک زمین کے خزانوں کی وجہ سے امیر ترین ممالک میں شمار ہوتے ہیں جیسے سعودیہ، کویت اور دیگر عرب ممالک کو دیکھیں کہ تیل کی وجہ سے امیر بن گئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں (وَاِنْ مِّنْ شَیٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ) ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔

ہوا کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِبَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (سورۃ بقرہ/ پ:۲)

ترجمہ: ’’اور ہواؤں کے بدلنے اور بادل جو مسخر ہیں آسمان اور زمین کے درمیان اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے۔‘‘

ہوا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ چونکہ اس کی ضرورت ہر جاندار اور تمام نباتات کو ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو بہت عام کر دیا۔
زمین پر ہر جگہ ہوا موجود ہے ہوا کے ذریعہ ہم سانس لیتے ہیں، ہوا کے ذریعے ہم آواز سنتے ہیں صبح صبح چہچہانے والے پرندوں کی آوازیں ہوا کے ذریعے ہم تک پہنچتی ہیں، پھولوں کی خوشبو ہوا کے ذریعے ہم تک پہنچتی ہے یہی ہوائیں جب چلتی ہیں تو دلوں میں کیسا سرور پیدا ہوتا ہے اور طبیعت میں کتنی تر وتازگی آجاتی ہے ہوا ذرا بند ہو جائے تو دل کتنا تنگ ہو جاتا ہے، ہواؤں کے ذریعے درخت، سبزہ زار اور باغ تر وتازہ ہوتے ہیں، ہوا کی لہروں کے

ذریعے آج زمین کے ایک کونے کا شخص دوسرے کونے میں بیٹھے شخص سے بات کرتا ہے۔ اسی طرح ریڈیو کے ذریعے ہم دنیا جہاں کی خبریں گھر بیٹھے سن لیتے ہیں، ہوا کے ذریعے ہمارے چولھوں میں آگ جلتی ہے، ہوائیں بدبو اور تعفن کو دور کرتی ہیں، ہوائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے بھاری بھرکم بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور سینکڑوں ہزاروں میل دور کھیتوں، باغوں، پہاڑوں اور بیابانوں پر برسا دیتی ہیں، ہوا کے دوش پر خوبصورت پرندے اور بھاری بھرکم جہاز اڑتے نظر آتے ہیں، ہواؤں کی وجہ سے موسم بدلتے رہتے ہیں پھر کبھی ہم ہوا کو گرم کر کے بھاپ بنا کر مختلف فوائد حاصل کرتے ہیں کبھی سائیکل اور گاڑیوں کے ٹائروں میں ہوا بھر کر فائدہ حاصل کرتے ہیں اور کبھی پنکھوں کے ذریعے ہوا کو تیز کر کے راحت حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہوا نہ رہے تو کوئی جاندار بھی خشکی یا تری میں زندہ نہیں رہ سکتا اور ہزاروں فوائد اور نعمتیں حاصل نہیں ہو سکتیں، ہوا کم ہو جائے تو جسم کی اندرونی حرارت، گرمی کو دل میں جمع کر دے اور موت واقع ہو جائے، ہوا نہ ہوتی تو ہم ایک دوسرے کی آواز نہ سن سکتے، نہ ہی ریڈیو ٹیلیفون اور وائرلیس کا نظام چل سکتا، نہ پرندے اڑتے نہ جہاز، نہ درخت، سبزہ زار اور نباتات ہوتے، نہ بادل اٹھتے نہ بارش برستی، نہ موسم تبدیل ہوتے۔ ہوا کے فوائد پر غور کریں گے تو اس کا عظیم نعمت ہونا معلوم ہو جائے گا۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کائنات کے خالق، مالک اور رازق ہیں، وہ اپنی مخلوق کی ضروریات سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے جس چیز کی زیادہ ضرورت تھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو اتنا زیادہ عام اور سستا کر دیا اور جن چیزوں کی ضرورت زندگی کی ضروریات میں کم تھی اس کو اتنا کم رکھا اور مہنگا کر دیا۔ زمین، ہوا، پانی اور روشنی وغیرہ کو عام اور ارزاں کر دیا، سونا چاندی اور ہیرے جواہرات کو کم اور مہنگا کر دیا۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ

پانی کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّ مِنۡهُ شَجَرٌ فِیۡهِ تُسِیۡمُوۡنَ یُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَالنَّخِیۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ

ترجمہ: ”وہی (اللہ تبارک وتعالیٰ) ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی اتارا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور جس کے (سبب) درخت (پیدا ہوئے) ہیں جن میں تم (اپنے جانوروں کو) چراتے ہو اور اس (پانی) سے (اللہ تبارک وتعالیٰ) تمہارے لئے کھیتی، زیتون، کھجور، انگور، اور ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں، اس میں نشانی ہے سوچنے والوں کیلئے۔“

پانی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی اور عظیم نعمت ہے، قدم قدم پر اس کی ضرورت پیش آتی ہے، پانی انسان کی بھی ضرورت ہے اور جانوروں اور پرندوں کی بھی، اسی طرح زمین پر اگنے والے پھل پھول سبزیاں جڑی بوٹیاں اور سبزہ زاروں کو بھی پانی ضرورت ہے۔ اگر پانی نہ رہے تو جاندار مر جائیں اور زمین سے اگنے والے نباتات اور ہزار ہا قسم کی نعمتیں بند ہو جائیں۔

پھر گرمی کی شدت میں مختلف قسم کے مشروبات پانی کی نعمت ہی کی وجہ سے تیار ہوتے ہیں اور جسم و جان کو فرحت بخشتے ہیں، غور کریں کہ کتنی چیزوں میں پانی کی ضرورت پیش آتی ہے، آٹا گوندھنے، سالن پکانے، کپڑے دھونے، برتن دھونے، اور عمارتیں بنانے میں پانی کی ضرورت پیش آتی ہے، انسان جب گرمیوں میں دن بھر کام کاج

کر کے تھک جاتا ہے تو پانی کے ٹھنڈے ٹھنڈے گلاس پی کر اور ٹھنڈے پانی سے غسل کر کے کس قدر فرحت محسوس کرتا ہے اور اگر خدانخواستہ کہیں آگ لگ جائے تو پانی سے بجھانے لینے میں مدد لیتے ہیں، گاڑی کا انجن گرم ہو جائے تو پانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ سوچیں اور غور کریں کہ اگر پانی نہ ہو یا پانی کم ہو جائے تو کتنی مشکل پیدا ہو جائے اور ہم کتنی نعمتوں کے حصول سے محروم ہو جائیں۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانی کے عظیم خزانے سمندروں میں رکھ دیئے، اور سمندروں کا پانی چونکہ کھڑا ہے اور سینکڑوں مخلوقات اس میں بستی ہیں اور مرتی رہتی ہیں، زمین اور دریاؤں کا سارا کوڑا کرکٹ سمندروں میں جا کر گرتا ہے اگر سمندروں کا پانی میٹھا ہوتا تو خراب ہو جاتا اور سڑ جاتا اس لئے سمندروں کے پانی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کھارا اور نمکین بنا دیا۔

بارش کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ

ترجمہ: ''تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ چلاتا ہے بادل کو پھر ان کو ملاتا ہے پھر ان کو رکھتا ہے تہ بہ تہ پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش نکلتی ہے اس کے درمیان سے۔''

ذرا سوچیں تو، جون جولائی کا مہینہ ہے گرمی انتہا کو پہنچ چکی ہے، ہوا گرم ہو چکی

ہے اور در و دیوار گرم ہو چکے ہیں، درختوں کے پتے مرجھانے لگے ہیں بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین کا پانی اور ڈیم خشک ہونے کے قریب ہیں، گرمی سے انسان بے چین ہیں پرندے پریشان ہیں، اچانک بادل لاکھوں کروڑوں گیلن پانی لے کر آتے ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں اور گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی شروع ہو جاتی ہے ہر چیز جل تھل ہو جاتی ہے، ذرا غور کریں بادلوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس طرح نرم و نازک بنایا ہے اور کتنا پانی رب کریم بغیر پائپ لائن کے اور موٹروں کے اتنی اونچائی پر پہنچاتے ہیں اور پھر بڑے خوبصورت انداز میں ہم پر برسا دیتے ہیں سوچیں تو بارش کے اندر کتنے ہی فوائد ہیں بارش سے زمین کو نئی زندگی ملتی ہے، پانی کی کمی دور ہو جاتی ہے، ڈیم وغیرہ بھر جاتے ہیں، فضاء صاف ہو جاتی ہے، گرد و غبار بیٹھ جاتا ہے موسم کھل جاتا ہے درختوں باغوں، کھیتوں اور سبزہ زاروں کو پانی مل جاتا ہے یہاں تک کہ پہاڑی علاقے جہاں کے درختوں تک پانی پہنچانا مشکل تھا ان کو بھی پانی مل جاتا ہے اور زمین پر موجود ہر چیز کی دھلائی ہو جاتی ہے، یہ سارا نظام کس کا ہے؟ انسان تو کیا دنیا میں موجود اس وقت بڑی بڑی کمپنیاں بھی کیا لاکھوں کروڑوں گیلن پانی اوپر پہنچا کر زمین پر برسا سکتی ہیں؟

پانی صاف کرنے اور پہنچانے کا بے عیب نظام

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے سمندروں کے پانی کو بھاپ بنا کر اس طرح بادلوں میں پہنچاتے ہیں کہ پانی کا کھارا پن (نمکیات) سمندر میں رہ جاتے ہیں اور میٹھا پانی بادلوں میں پہنچ جاتا ہے، پھر بادلوں کو ہوائیں جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہوتا ہے وہاں لے جا کر بڑے پیارے انداز میں قطرے قطرے کی صورت میں برسا دیتی ہیں، اگر پانی سیلاب کی صورت میں بادلوں سے زمین پر آتا تو زمین پر لگے ہوئے کھیتوں باغوں اور مکانوں کا کتنا نقصان کرتا، مگر یہ تو اس ذات کا بنایا ہوا نظام ہے جو کہتا ہے کہ میرے نظام

میں کمزوری اور عیب نہیں نکالا جاسکتا۔

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ.

رجمہ:''تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی کاریگری میں کوئی عیب نہیں دیکھے گا۔''

زمین میں پانی کا ذخیرہ ہونا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاَنۡزَلۡنَامِنَ السَّمَآءِ مَاءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡکَنّٰهُ فِی الۡاَرۡضِ وَاِنَّاعَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقَادِرُوۡنَ

ترجمہ:''اور ہم نے اتارا آسمان سے پانی ناپ کر (اندازے سے) پھر اس کو ٹھہرایا زمین میں اور ہم اس (پانی) کو لے جانا چاہیں تو لے جاسکتے ہیں۔''

پانی جب بادلوں سے زمین پر برستا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ پانی کے ایک ذخیرہ کو پہاڑوں کے اوپر برف کی صورت میں جمادیتے ہیں جو آہستہ آہستہ پگھل پگھل کر پہاڑ کی رگوں کے ذریعہ چشموں سے پھوٹتا ہے اور انسانوں اور زمینوں کو سیراب کرتا ہے اور پانی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ زمین کے نیچے جاکر محفوظ ہوجاتا ہے جہاں وہ نہ خراب ہوتا ہے اور نہ سڑتا ہے، انسان کنویں کھود کر اور بورنگ کروا کروا کر زمین کے اندر سے گرمیوں میں ٹھنڈا پانی اور سردیوں میں گرم پانی حاصل کرتا ہے اور کچھ پانی دریاؤں اور نہروں کی صورت میں بہتا ہوا زمین کے شمالی حصّہ کو سیراب کرتا ہوا سمندروں میں جاگرتا ہے، اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے شمالی حصّہ کو اونچا اور دوسرے حصّہ کو نیچے رکھدیا اگر دونوں حصے برابر رہتے تو پانی ایک جگہ کھڑا رہتا۔ ذرا غور کریں اگر پانی ختم ہوجائے تو زندگی کی گاڑی کتنے دن چل سکتی ہے، پھر یہ عظیم نعمت کس نے عطا کی ہے؟ اور اس کو کس نے تیار کیا ہے؟

اور اس عظیم رب کا ہم شکر ادا کررہے ہیں یا ناشکری کررہے ہیں؟

پانی کی نعمت کا شکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَفَرَاَیۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِیۡ تَشۡرَبُوۡنَ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ لَوۡنَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًافَلَوۡلَاتَشۡکُرُوۡنَ

ترجمہ:''بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے، اگر ہم چاہیں کردیں اس کو کھارا، پھر کیوں احسان نہیں مانتے۔''

پانی کا شکر یہ ہے کہ پانی جب پئیں تو سنّت کے مطابق بیٹھ کر تین سانس میں پئیں اور آخر میں پانی پینے کی دعا پڑھیں اور اس کے ساتھ جہاں پانی استعمال کریں تو غور کریں کہ اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو کتنی مشکل کا سامنا ہوتا۔

جسم کی اور چند دیگر نعمتوں کا مختصر بیان اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے اختتام کو پہنچا، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے، اگر زندگی رہی تو انشاء اللہ چند اور نعمتوں پر لکھنے کا ارادہ ہے جن میں سے کچھ نعمتیں یہ ہیں، دوستوں سے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔

آسمان کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے چاروں جانب لاکھوں نوری سال کی مسافت پر فضائی غلاف چڑھادیئے ہیں جنہیں ہم آسمان کی ایک قسم بھی کہہ سکتے ہیں اور آسمان زمین کو بہت ساری نقصان دہ چیزوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی:

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا O

ترجمہ: ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنا دیا۔

اس آسمان کی وجہ سے کھربوں چھوٹے بڑے سیارے جو فضاؤں میں ہر وقت گشت کرتے رہتے ہیں ان سے زمین محفوظ رہتی ہے۔ اگر یہ آسمان نہ ہوتا تو یہ سیارے زمین سے ٹکرا کر بہت بڑی تباہی مچا دیتے ایسے ہی سورج جس میں پانچ سو ہائیڈروجن بموں کی گرمی فی سیکنڈ پیدا ہو رہی ہے اور سورج میں ہمہ وقت مختلف قسم کے بڑے بڑے دھماکے ہوتے رہتے ہیں، اس سے لاکھوں میل کے شعلے بلند ہوتے ہیں اور دھویں کے بادل اٹھتے ہیں۔ کروڑوں سینٹی گریڈ کی گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں سورج میں لاکھوں قسم کے مفید اجزاء جنم لیتے ہیں وہیں لاکھوں قسم کے مضر اجزاء بھی جنم لیتے ہیں اور زمین کی جانب بڑھتے ہیں۔ اور فضائی غلاف مضر اشیاء کو روک لیتے ہیں اور مفید اشیاء زمین کی جانب آنے دیتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ فضائی غلاف ایک فائدہ یہ دیتے ہیں کہ زمین سے اٹھنے والی مختلف ریڈیائی لہروں کو زمین کی طرف واپس بھیج دیتے ہیں جس سے انسان کو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے اور فضائی رابطہ آسان ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

آسمان میں اربوں ستاروں کی نعمت

ستاروں کی وجہ سے رات کو آسمان جگمگ کرتا نظر آتا ہے اور خوب حسین معلوم ہوتا ہے دوسرا ان ستاروں سے رات کو پورے عالم میں ہلکی ہلکی روشنی رہتی ہے جو ساری مخلوق کے لئے مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ وَنَشْکُرُکَ عَدَدَ النُّجُوْمِ فِیْ جَمِیْعِ الْمُجَرَّاتِ.

درختوں کی نعمت

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا

ترجمہ: کون ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور تمھارے لئے آسمان سے پانی اتارا پھر اگائے اس کے ذریعے پر رونق باغ، تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم درخت اگاتے۔

اللہ رب العزت کی عظیم نعمتوں میں درختوں کی نعمت بھی ہے درخت ہمارے لئے لاکھوں اعتبار سے نعمت بنتے ہیں۔ انہی سے ہمیں آکسیجن حاصل ہوتی ہے انہیں سے ہمیں پھلوں کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور انہی سے لکڑی کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں سے ہمیں پتوں کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

باغوں کی نعمت

درخت کئی اعتبار سے ہمارے لئے نعمت ہیں۔ درختوں سے باغ بنتے ہیں جو کتنے خوبصورت ہوتے ہیں قرآن مجید نے باغوں کی نعمت کا ذکر حدائق کے لفظ میں فرمایا ہے پھر باغوں کا پر رونق ہونا دوسری نعمت ہے جس کو بیان فرمایا: ذات بھیـــجة کہ ہم نے باغ پر رونق بنا دیئے۔ پھر انہیں درختوں سے کھربوں کلو آکسیجن ملتی ہے۔ گرمیوں میں درخت ٹھنڈی ہوا دیتے ہیں اور ائیر کنڈیشن سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اگر درخت دس لیٹر پانی زمین سے چوستا ہے تو آٹھ لیٹر پانی فضاء میں تحلیل کر دیتا ہے۔ تا کہ فضاء صاف ہو جائے اور ٹھنڈی ہو جائے۔ درخت اور پودے زمین کا زیور ہیں ان سے زمین حسین معلوم

ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ وَنَشْکُرُکَ عَدَدَ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ خِلْیَاتِ الْاَشْجَارِ.

درختوں کا انسانی قد سے لمبا ہونا نعمت ہے

اللہ رب العزت نے درختوں کو ایسا بنایا کہ انسانی قد سے چند فٹ اوپر جا کر پھیل جاتے ہیں تا کہ انسان ان کے نیچے آرام سے بیٹھ سکے، گرمیوں میں درختوں کا سایہ انسان کے لئے عظیم نعمت ثابت ہوتا ہے۔ گرمیوں میں درختوں کے نیچے بیٹھنا کتنا فرحت بخش ہوتا ہے۔

پھلوں کی نعمت

پھر ان درختوں میں طرح طرح کے مختلف رنگوں والے، مختلف ذائقوں والے لذیذ پھل لگتے ہیں جو انسان کو فرحت وغذائیت بخشتے ہیں۔ اور بہت سے امراض کا علاج ثابت ہوتے ہیں۔ پھر ہر پھل کا مزہ بھی اللہ رب العزت نے الگ الگ رکھا ہے۔ بلکہ ہر پھل کی بھی الگ الگ قسم ہے۔ ہر قسم کے پھل کا مزہ الگ الگ ہے۔ مثلاً آموں کی کئی اقسام ہیں، ہر قسم کا مزہ علیحدہ ہے۔

فائدہ: ذرا سوچیں کیا دنیا کے سارے انسان مل کر ساری کمپنیاں مل کر اربوں ڈالر خرچ کر کے صرف ایک آم کا دانہ بنا سکتی ہیں یا ایک سیب کا دانہ بنا سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔

تو پھر سوچیں غور کریں یہ دنیا میں کھربوں درخت کون اگاتا ہے اور ان میں پھولوں کو کون پیدا کرتا ہے۔ اور پھولوں سے کچے پھل کون بناتا ہے۔ پھر ان پھلوں میں کچھ

دن بعد کھربوں من ایسی مٹھاس بھر دی جاتی ہے کہ ساری دنیا ایسی مٹھاس بنانے سے عاجز ہے اور ایسا ٹیسٹ بنانے سے عاجز ہے۔

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖ اِذَا اَثْمَرَ وَیَنْعِہٖ.

ترجمہ: دیکھو پھلوں کو جب پھل لگتے اور پک جاتے ہیں۔

پھلوں کا لگنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی ہے اور پھلوں کا پک کر کھربوں ٹن مٹھاس سے بھر جانا اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی ہے سارا جہاں مل جائے ایک کلو مٹھاس پیدا نہیں کر سکتا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے یومیہ کھربوں ٹن پھل پیدا کر رہے ہیں اور اس میں کھربوں ٹن مٹھاس کو پیدا کر رہے ہیں۔

پھلوں کا ذریعہ معاش ہونا نعمت

پھر یہ قسما قسم کے پھل کروڑوں انسانوں کی تجارت و معاش کا ذریعہ بنتے ہیں لاکھوں انسان باغوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ان کو مزدوری ملتی ہے۔ پھر لاکھوں لوگ پھل توڑتے ہیں اور مزدوری حاصل کرتے ہیں اور لاکھوں لوگ ان پھلوں کو اپنی گاڑیوں اور ٹرکوں کے ذریعے بازاروں تک پہنچاتے ہیں اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ اور پھر لاکھوں لوگ منڈیوں میں پھل اتارتے ہیں اور اپنی مزدوری کھری کر لیتے ہیں۔ پھر اسی طرح لاکھوں انسان منڈیوں میں پھلوں کو بیچتے ہیں اور خوب پیسا کماتے ہیں پھر منڈیوں سے دکاندار اور ریڑھی والے پھل خرید لیتے ہیں اور پھلوں کو اپنی دکانوں اور ریڑھیوں میں بیچ کر لاکھوں روپیہ کماتے ہیں ذرا غور تو کریں اور سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بنائے ہوئے یہ پھلوں کے تحفے کروڑوں انسانوں کے لئے لذت کا باعث بنتے ہیں اور ذریعہ

معاش بھی بنتے ہیں۔

پھل ہمارے محبوب کا تحفہ ہیں

پھل کھانے سے پہلے ذرا سوچیں کہ یہ رنگا رنگ مختلف ذائقوں والے پھل کس کا تحفہ ہیں اور کس عظیم قدرت والے رب کی بناوٹ ہیں، بزرگ فرماتے ہیں کہ جب پھل کھاؤ تو یہ سوچ کر کھاؤ کہ یہ میرے محبوب حقیقی اللہ رب العزت کا تحفہ ہیں۔اس طرح پھل کھانے سے زیادہ مزہ آئے گا۔جیسے انسان کوئی چیز یہ سوچ کر کھائے کہ یہ میرے محبوب کا تحفہ ہے تو اس میں دگنا مزہ آتا ہے ایک اس چیز کا اپنا مزہ دوسرا محبوب کی نسبت کا مزہ تو انسانوں کو چاہیے پھلوں سمیت ہر نعمت سے لذت اٹھاتے وقت یہ سوچیں کہ یہ میرے محبوب حقیقی اللہ رب العزت کا عظیم تحفہ ہے تو اس طرح انسان کو ہر چیز کے اندر دگنا مزہ حاصل ہوگا پھل کھائیں تو یہ سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں، سبزیاں استعمال کریں تو سوچیں کہ یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں، دودھ پئیں تو سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہے، گوشت کھائیں تو سوچیں کہ یہ میرے محبوب کا تحفہ ہے، انڈوں سے لذت اٹھائیں تو سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں، والدین پر نظر پڑے تو سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں بچوں پر نظر پڑے تو سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں بیوی کو دیکھیں اور بیوی سے خوشیاں حاصل ہوں تو سوچیں یہ محبوب کا تحفہ ہے پانی پئیں تو سوچیں یہ میرے محبوب کا تحفہ ہے الغرض دنیا کی لاکھوں کروڑوں نعمتوں سے جب لطف اندوز ہوں تو یہ سوچا کریں کہ یہ میرے محبوب کا تحفہ ہیں آنکھیں کان زبان اور جسم کا ایک ایک عضو محبوب حقیقی کا تحفہ ہے، چہرے کا حسن محبوب حقیقی کا تحفہ ہے ان تمام چیزوں میں ہماری تخلیق تو کچھ بھی نہیں ہے انسان صرف بعض چیزوں کو دوسری چیزوں سے جوڑتا ہے اور مختلف فوائد حاصل کرتا ہے اصل ہر چیز کے خالق محبوب حقیقی

اللہ رب العزت ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ الثِّمَارِ وَعَدَدَ خَلِیَاتِ الثِّمَارِ.

فائدہ: کوئی کہہ سکتا ہے تحفہ تو وہ ہوتا ہے جو مفت حاصل ہو جب کہ ہم تو پھلوں، سبزیوں، گوشت، دودھ، انڈے، اناج دالوں وغیرہ کو رقم دے کر لاتے ہیں تو ان کو تحفہ کیسے کہا جائے گا۔تو جواب یہ ہے کہ ہم سارے کے سارے انسان مل کر کسی ایک نعمت یعنی پھل، انڈے، سبزی وغیرہ کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔اس لئے کہ کسی چیز کی قیمت اس بات سے لگائی جاتی ہے کہ اس کا فائدہ کتنا زیادہ ہے اور دوسرا اس سے کہ اس کا بننا کتنا مشکل ہے جس چیز کا فائدہ جتنا زیادہ ہو اور بننا جتنا مشکل ہو وہ چیز اتنی ہی قیمتی بن جاتی ہے۔پھل سبزیاں اور اناج وغیرہ کا بننا اتنا مشکل ہے کہ سارا جہان مل کر کھربوں ڈالر خرچ کر کے بھی ایک پھل، سبزی، اناج کا دانا پیدا نہیں کر سکتا۔اور پھر یہ کہ ان چیزوں کا فائدہ اتنا ہے کہ ان کو کھا کر انسان بھوک مٹا سکتا ہے جبکہ سونے چاندی اور روپیہ کو کھا کر بھوک نہیں مٹائی جا سکتی۔پھر سوال پیدا ہوگا کہ ہم جو قیمت بازاروں میں جا کر دوکانوں میں دیتے ہیں وہ کیوں دیتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان پیسوں کی حیثیت صرف بلٹی چھڑانے کی حیثیت ہے جیسے کوئی کسی جگہ سے آپ کے لئے پھلوں کی پیٹی بھیج دیتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں اڈے سے اس کو چھڑا لینا تو لوگ اس کو رقم دے کر چھڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں دوست نے ہمارے لئے تحفہ بھیجا ہے۔

درخت کی ہر چیز نعمت

درخت کی ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طرح بنائی ہے کہ وہ کسی نہ کسی کام میں آ ہی جاتی ہے کوئی چیز بھی بے کار نہیں اس کے پتے اور شاخیں کام کی بنائیں، اس کی لکڑی کام کی بنائی

ہے یہاں تک کہ درختوں کی جڑیں اور درختوں کی چھال اور درختوں میں لگنے والے مختلف دانے بھی مختلف دوائیوں میں کام دیتے ہیں۔

سُبۡحَانَکَ مَا اَعۡظَمَ خَلۡقَکَ.

لکڑی کی نعمت

درختوں سے یومیہ کھربوں ٹن لکڑی کاٹی جاتی ہے اور پھر وہ لکڑی لاکھوں قسم کے کام آتی ہے اور لاکھوں قسم کی نعمتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔لکڑی کا جل جانا ایک عظیم نعمت ہے۔ ذرا سوچیں اگر لکڑی کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس طرح پیدا کرتے ہیں کہ یہ جل نہ پاتی تو دنیا میں کتنی شدید مشکلات کا انسانوں کو سامنا کرنا پڑتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے لکڑی کو اس طرح بنایا کہ کچھ اس کے موٹے حصے کچھ اس کے پتلے حصے اور پھر آگے چل کے اس کے پتے ہر ایک اپنی جگہ نعمت ہیں پتوں سے آگ جلانے میں آسانی ہوتی ہے پھر آگ میں چھوٹی لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ جلانے کے کام آتی ہیں سردیوں میں شہروں اور دیہاتوں میں کروڑوں لوگ لکڑی کو جلا کر گھر گرم کرتے ہیں اور سردی سے بچتے ہیں اور سردی اور گرمی دونوں موسموں میں لکڑیاں جلا کر روٹیاں اور سالن اور مختلف چیزیں تیار کی جاتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نعمت کا ذکر یوں فرمایا:

اَفَرَاَیۡتُمُ النَّارَ الَّتِیۡ تُوۡرُوۡنَ O ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ

ترجمہ: ذرا غور تو کرو وہ آگ جو تم جلاتے ہو اس کے لئے لکڑی تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

سارا جہاں مل جائے اور سارے جہاں کے ذہین سے ذہین سائنسدان مل

جائیں کھربوں ڈالر خرچ کر دیں تو ایک کلو لکڑی پیدا نہیں کر سکتے جب کہ ہمارے خالق اور مالک اور سارے جہاں کی ہر چیز کے خالق اکیلے بغیر کسی کے تعاون اور اشتراک کے یومیہ کھربوں ٹن سے بھی زائد کی لکڑی کو مٹی اور پانی سے تخلیق فرما رہے ہیں۔اور سارا جہاں ان لکڑیوں کو کاٹ کاٹ کر کروڑوں قسم کے فوائد حاصل کر رہا ہے۔

الغرض لکڑی کا جلنا اور گرمی دینا کائنات کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پھر لکڑی سے کروڑوں انسانوں کی تجارت وابستہ ہے۔ اس لکڑی کو لاکھوں انسان جلانے کے لئے فروخت کرتے ہیں۔ اور کروڑوں روپیہ کماتے ہیں۔کروڑوں انسان جنگلوں سے چھوٹی، بڑی لکڑیاں کاٹتے ہیں اور بازاروں میں جا کر لکڑیاں فروخت کر دیتے ہیں اور اربوں روپیہ کماتے ہیں۔لکڑی کاٹنے والے اپنی مزدوری لیتے ہیں، لکڑی ان کے لئے بھی ذریعہ معاش بنتی ہے۔ٹرکوں والے بازاروں تک لکڑیوں کو پہنچاتے ہیں اور کروڑوں روپے کماتے ہیں تو یہ لکڑی ان کے لئے بھی ذریعہ معاش ثابت ہوتی ہے۔ پھر دنیا میں لاکھوں تاجر صرف لکڑی کی تجارت کر کے خوب عیش والی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن سوچتے نہیں کہ لکڑی کی نعمت کس نے پیدا کی جس کی تجارت کر کے اور اس سے قسما قسم کی لاکھوں چیزیں بنا کر اور فروخت کر کے ہم اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدارا ذرا سوچا کریں کہ ہم اس عظیم محسن رب کے حکموں کو بجا لا رہے ہیں کہ نہیں۔ اور ہم اپنی آنکھوں، کانوں اور زبان اور اعضاء کے کونے کونے سے اس کا حکم بجا لا رہے ہیں یا یہ کہ اس عظیم رب کی کروڑوں نعمتوں سے فوائد اٹھا کر اس کی ناشکری میں ہی لگے ہوئے ہیں۔

یہ لکڑی گاڑیوں اور کشتیوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے، یہی لکڑی شٹرنگ کے موقع پر بھی استعمال کی جاتی ہے۔ پھر یہی لکڑی مختلف کارخانوں میں بھیجی جاتی ہے اور وہاں

اس سے لاکھوں قسم کی مختلف فوائد والی چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور لکڑی بہت ساری چھوٹی بڑی دکانوں میں پہنچتی ہے، پھر وہاں بھی لاکھوں لوگ مختلف قسم کی چیزیں مثلاً فرنیچر، پلنگ، کرسی، میز، الماریاں، مکتب، دروازے، کھڑکیاں، چوکھٹ وغیرہ تیار کرتے ہیں۔غرض یہ کہ لاکھوں قسم کی فوائد کی چیزیں دوکانوں اور کارخانوں میں تیار کی جاتی ہیں اور کروڑوں انسانوں کی روزی صرف لکڑی کے کاروبار سے وابستہ ہے اور ماہانہ یہ لوگ کھربوں روپیہ کماتے ہیں اور ایک اچھی زندگی گھروں میں گزارتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ صِفَاتِکَ وَ عَدَدَ مَخْلُوْقَاتِکَ وَ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ خِلْیَۃِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ اَثْمَارِ الْاَشْجَارِ.

فائدہ: ذرا غور کریں دنیا میں اگر درخت پیدا نہ ہوتے اور ان سے لاکھوں قسم کے فوائد حاصل نہ ہوتے۔تو انسان کتنی ہی نعمتوں سے محروم ہوتا۔پہاڑ تو ہوتے اور ان پر یہ قسما قسم کے خوبصورت پودے اور درخت نہ ہوتے۔ زمین ہوتی اور درختوں کے یہ خوبصورت اور حسین مناظر نہ ہوتے اور باغوں کے خوبصورت منظر نہ ہوتے تو زندگی میں قدم قدم پر کتنی مشکلات آتیں اور انسان کتنا بے بس مجبور ہوتا۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر تفکر کو یعنی کائنات کی چیزوں میں غور وفکر کرنے کو بار بار کہا ہے تفکر کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں اور رفعتوں کا یقین دلوں میں بیٹھ جاتا ہے۔اسی لئے حدیث میں فرمایا: **تَفَکُّرُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ سَنَةً**

ترجمہ: ایک گھڑی تفکر کرلینا اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوقات پر ستر سال کی عبادت

سے زیادہ بہتر ہے۔

کائنات کی مخلوقات میں غور کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں اور عظمتوں کا یقین دل میں بیٹھ جاتا ہے سارا جہاں مل جائے ایک قسم کا پودا اور ایک قسم کا درخت نہیں بنا سکتا اگر چہ وہ کھربوں کلو سونا ہی خرچ کیوں نہ کرڈالیں جبکہ اللہ رب العزت نے لاکھوں قسم کے پودے، لاکھوں قسم کے درخت اور قسما قسم کے ڈیزائنوں کے پتوں والے درخت اور پودے اور مختلف رنگوں کے پتوں والے درخت اور پودے اپنی قدرت سے پیدا کردیئے۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ کتنے عظیم ہیں جو اکیلے ان سب درختوں اور پودوں کو بڑے پیارے اور حسین انداز میں تخلیق فرما رہے ہیں۔ ذرا گٹھلی پر غور کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو کیسے پھاڑتے ہیں۔

قرآن میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کیسے دانے اور گٹھلی کو پھاڑتے ہیں اور اس سے چھوٹی سی نرم و نازک سی کونپل نکلتی ہے اور پھر یہ کونپل زمین کو پھاڑتی ہوئی باہر آجاتی ہے اور اس کے اوپر حسین اور خوبصورت قسم کے مختلف ڈیزائنوں والے مختلف رنگوں والے نرم ونازک پتے نکلتے ہیں اور پھر یہ درخت اور پودا بڑھتا چلا جاتا ہے۔اور قسما قسم کے کھیت درخت اور پودے بن جاتے ہیں اور درختوں کو دیکھئے کہ بغیر کنکریٹ کے کس مضبوطی کے ساتھ درخت کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی جڑیں کس طاقت کے ساتھ سخت سے سخت زمین میں بھی اور پتھروں والی زمین میں بھی اپنا راستہ بناتے بناتے نیچے پانی تک پہنچ جاتی ہیں اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت دیکھئے کہ بغیر موٹر کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس طرح درخت کی جڑوں

میں یہ صلاحیت رکھی کہ وہ زمین کی گہرائیوں سے کئی کئی کلو پانی چوستی ہیں اور درختوں کی باریک باریک رگوں کے ذریعے یہ پانی تیس تیس فٹ اوپر ہر ہر پتے کے اندر پہنچ جاتا ہے اور پورا درخت بھی ہرا بھرا نظر آتا ہے۔اور سخت سے سخت گرمیوں میں بھی اور لو کے موسم میں بھی یہ درخت ہرے بھرے ہوتے ہیں اور فضاؤں میں کروڑوں ٹن کلو پانی فضاء میں تحلیل کر کے فضاؤں کو ٹھنڈا رکھتے ہیں اور اربوں ٹن آکسیجن انسانوں اور جانداروں کو فراہم کرتے ہیں۔

آگ کی نعمت

اَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ أَءَ نْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِؤُوْنَ ○

ترجمہ: ذرا غور کرو وہ آگ جو تم جلاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے لئے درخت پیدا کئے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں آگ کی نعمت بھی ہے۔آگ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عجیب کیفیت دی ہے کہ جب جلاؤ تو جل جاتی ہے اور جب بجھاؤ تو عام طور پر آرام سے بجھ جاتی ہے۔ذرا سوچئے اگر آگ نہ جلتی اور اگر دنیا میں آگ نہ ہوتی تو انسان کو قدم قدم پر کتنی مشکلات کا سامنا ہوتا اور اگر آگ جل کر نہ بجھتی تب بھی مشکل ہوتی۔آگ سے کروڑوں قسم کی نعمتیں تیار ہوتی ہیں۔آگ سے گھروں میں قسما قسم کے مرغوب سالن، روٹیاں، پراٹھے اور نان اور دیگر ہزاروں قسم کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔آگ سردیوں میں انسانوں کو گرمی فراہم کرتی ہے۔آگ ہی کی نعمت کی وجہ سے سونا، چاندی، لوہا، تانبہ، پیتل، پلاسٹک، شیشے اور مختلف دھاتوں کو پگھلا کر ان سے کروڑوں قسم کی نعمتیں تیار ہوتی ہیں۔ یہ اڑتے ہوئے جہاز یہ سڑکوں پر دوڑتی گاڑیاں یہ بڑے بڑے کارخانے اور کروڑوں قسم کی

مشینیں اور دیگر چھوٹے بڑے آلات اگر تیار ہوتے ہیں تو ان سب میں آگ کی نعمت کا بہت بڑا دخل ہے اگر آگ کی نعمت نہ ہوتی تو گھروں میں سالن اور کھانے کیسے پکتے اور کروڑ ہا قسم کی نعمتیں مثلاً زیورات، دیگچے، برتن، چمچے، توا، اور پلاسٹک کی کروڑوں قسم کی چیزیں اور لوہے سے بنی ہوئی کروڑوں قسم کی چیزیں جو آج بازاروں، گھروں اور دکانوں، دفتروں اور کارخانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں وہ سب آگ کی نعمت کی وجہ سے ہی تو ہیں۔ پھر آگ سے بھاپ کی نعمت حاصل ہوتی ہے جس سے ہزاروں قسم کے فوائد دنیا میں آج حاصل کئے جا رہے ہیں۔

بھاپ کی نعمت

آگ سے بھاپ اور سٹیم کی نعمت پیدا ہوتی ہے جو بہت ہی عظیم نعمت ہے۔جس سے آج لاکھوں قسم کے فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔یہ سڑکوں پر دوڑتی گاڑیاں، یہ اڑتے جہاز، یہ لاکھوں ٹن وزنی ریلیں، بجلی پیدا کرنے والے ہزاروں قسم کے مختلف جنریٹر اور کارخانوں میں چلنے والی چھوٹی بڑی مشینیں سب اسی بھاپ اور سٹیم ہی کی نعمت کی وجہ سے چل رہے ہیں۔اسی طرح بھاپ سے مختلف چیزوں کو پکایا جا رہا ہے۔ بھاپ ہی کے ذریعے پریشر ککر میں مختلف چیزوں کو بہت جلد گلا لیا جاتا ہے۔اور اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

راکھ اور کوئلے کی نعمت

لکڑی ہی سے کوئلہ بنتا ہے لکڑی کو بھٹیوں میں ڈالا جاتا ہے اور اس کو آگ کا دھواں دیا جاتا ہے۔آگ کے دھویں اور گیس سے لکڑی پک کر کوئلہ بن جاتی ہے۔اور پھر کوئلہ انسان کے سینکڑوں کام آتا ہے ایسے ہی لکڑی جل کر راکھ بن جاتی ہے اور راکھ بھی

انسان کے لئے نعمت ہے کہ اس سے لوگ برتن صاف کرتے ہیں، کیاریوں میں ڈالتے ہیں جو جراثیم کش ہوتی ہے۔

دوستو! بھنو اللہ رب العزت اس دنیا کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ دنیا بے کار اور دھوکہ ہے، مچھر کے پر کے برابر بھی اس کی قیمت نہیں۔ میں سوچا کرتا ہوں جب رب تعالیٰ کی یہ بیکار دنیا اتنی حسین ہے یہاں کے پھل اتنے لذیذ ہیں یہاں کی سبزیاں، یہاں کا گوشت، یہاں کے انڈے اتنے لذیذ ہیں تو جنت کی یہ چیزیں کتنی لذیذ ہوں گی اور پھر یہاں کی زمین اتنی زیادہ قیمتی ہے کہ ساری دنیا کے انسان پلاٹوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں تو اللہ رب العزت کی جنت کیسی قیمتی ہوگی۔ جس جنت کی قرآن پاک میں بار بار اللہ تبارک وتعالیٰ تعریف فرما رہے ہیں۔ اے اللہ آپ نے اپنے فضل سے یہ دنیا دکھائی اب اپنے فضل سے اپنی جنت بھی دکھادے۔ آمین یارب العالمین

درختوں سے حاصل ہونے والی نعمتوں کا خلاصہ

(۱) باغات کی نعمت — (۲) پھلوں کی نعمت

(۳) پتوں کی نعمت — (۴) چھوٹی شاخوں کی نعمت

(۵) کرسی کی نعمت — (۶) میز کی نعمت

(۷) الماری کی نعمت — (۸) چارپائی کی نعمت

(۹) پلنگ کی نعمت — (۱۰) دروازوں کی نعمت

(۱۱) کھڑکی کی نعمت — (۱۲) ڈیسک کی نعمت

(۱۳) لکڑی کے بکسوں کی نعمت — (۱۴) کاغذ کی نعمت

(۱۵) گتے کی نعمت — (۱۶) تپائیوں کی نعمت

(۱۷) شٹرنگ کی نعمت — (۱۸) آگ کی نعمت

(۱۹) چکلہ بیلن کی نعمت — (۲۰) کشتی کی نعمت

(۲۱) ماچس کی نعمت — (۲۲) مسواک کی نعمت

(۲۳) قلم کی نعمت — (۲۴) تسبیح کی نعمت

(۲۵) لاٹھی کی نعمت — (۲۶) پنسل کی نعمت

(۲۷) فٹے کی نعمت — (۲۸) راکھ کی نعمت

(۲۹) بیل گاڑی کی نعمت — (۳۰) ہل کی نعمت

(۳۱) جھاڑو کے تنکوں کی نعمت — (۳۲) ٹوکری کی نعمت

(۳۳) چٹائی کی نعمت — (۳۴) لکڑی کے برادے کی نعمت

(۳۵) لکڑی کا نرم ہونا نعمت

(۳۶) ہتھوڑی گینتی بیلچے وغیرہ کے دستے کی نعمت

(۳۷) مکانوں کی نعمت دیہاتوں میں غریب لوگ لکڑی سے مکان بناتے ہیں۔

(۳۸) اربوں پرندوں دیگر حشرات کے لیے درخت کا آشیانہ بننا ان سب کیلئے نعمت

غرض طرح طرح کی لاکھوں نعمتیں درختوں اور لکڑیوں سے تیار ہوتی ہیں غور کرتے چلیں جائیں بعض چیزیں چھوٹی موٹی ہوتی ہیں مگر وہ نہ ہوں تو آدمی مشکل میں پڑ جاتا ہے ہتھوڑی ہو، کلہاڑی، چاقو ہو مگر دستہ نہ ہو تو کتنی مشکل پیش آئے۔ اسی طرح اگر جھاڑو کے تنکے نہ ہوں تو صفائی کرنے میں کتنی مشکل پیش آئے تو اللہ رب العزت نے درختوں اور پودوں کی نعمت پیدا کر کے کروڑوں قسم کی نعمتوں سے ہمیں نوازدیا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ تَحْمِیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ عَدَدَ تَحْمِیْدِ الصَّحَابَةِ وَعَدَدَ تَحْمِیْدِ الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَتْقِیَاءِ وَعَدَدَ تَحْمِیْدِ جَمِیْعِ

مَخلُوقَاتِکَ.

لوہے کی نعمت

قرآن پاک میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اَنزَلنَا الحَدِیدَ فِیہِ بَاْسٌ شَدِیدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ

ترجمہ: ہم نے لوہا اتارا اس میں دفاع کا سامان ہے اور لوگوں کے لئے منفعت کا سامان بھی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین میں لوہا تانبا اور پیتل وغیرہ کے خزانے سمو دیے جس سے انسانوں کے لئے کروڑوں قسم کی نعمتوں کا سامان پیدا کر دیا لوہے کی نعمت سے بڑی بڑی فلک بوس عمارتیں بن رہی ہیں۔ جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، ٹرک، بسیں وغیرہ لوہے ہی کی مرہون منت ہیں۔ بجلی کا نظام لوہے کی تاروں کے ذریعے سے ممکن ہے پھر لوہے سے کرسیاں، دروازے اور گیٹ وغیرہ بنتے ہیں، قسم قسم کی مشینری میں لوہا استعمال ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ لوہا زمین پر نہ رکھتے تو آج جس ترقی پر دنیا نازاں ہے بازاروں میں قسم قسم کی مختلف مشینیں بن بن کر آرہی ہیں تو یہ سب ممکن نہ ہوتا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوہے کو مضبوط چیز بنایا ہے اور لوہے سے دفاع کا سامان بھی تیار ہوتا ہے۔ یہ جنگی جہاز، ہیلی کاپٹر، توپ، بکتر بند گاڑی، کلاشنکوف، میزائل، تلوار کلہاڑی وغیرہ ہر چیز میں لوہا استعمال ہوتا ہے۔ پھر انسان شکار کرتا ہے تو اس کے لئے پرانے زمانے میں تیر اور آج کل بندوق وغیرہ بھی لوہے سے بنائی جاتی ہے۔ ان سب چیزوں میں لوہے کا استعمال ہوتا ہے۔ اور لوہے سے دیگچے، کولر چمچے، چاقو اور سینکڑوں دیگر نعمتیں سب لوہے اور دیگر

دھاتوں سے تیار ہوتی ہیں، ہم اپنی زندگی میں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں مگر ہم اس بات کو سوچتے ہی نہیں کہ لوہا، تانبا، پیتل، سٹیل وغیرہ یہ ساری دھاتیں اللہ رب العزت کی کتنی بڑی نعمت ہیں۔ پھر بڑے بڑے کارخانے ہیں ان میں مشینری لوہے سے بنی ہوئی ہوتی ہے، لکڑی کو کاٹنے کے لئے بھی لوہے کا استعمال ہوتا ہے مثلاً کلہاڑی، آری، آرا، رندہ، مشینیں اور مختلف چیزیں یہ سب لوہے سے بنتی ہیں۔ لکڑی میں جو کیلیں لگائی جاتی ہیں وہ بھی لوہے سے بنتی ہیں۔ سیر گاہ یا چڑیا گھر چلے جائیں وہاں مختلف جھولے اور پنجرے ہمیں نظر آئیں گے وہ سب بھی لوہے کے بنے ہوئے ہیں۔ گھروں میں دفاتر میں اور دیگر جگہوں میں سوئی گیس اور پانی کی پائپ لائن بچھائی جاتی ہیں تو یہ بھی لوہے کی نعمت کا کرشمہ ہے۔ پانی نکالنے کے لئے بھی لوہے کی بورنگ مشینیں استعمال ہوتی ہیں اور اس مشین سے بورنگ کر کے پانی نکالا جاتا ہے۔

قربان جاؤں رب کریم پر جس نے لوہے وغیرہ کی عظیم نعمت زمین کے خزانوں میں رکھ کر انسان پر عظیم احسان فرمایا اللہ ہمیں اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

اس طرح قصائی کی دکان پر جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے اور گوشت کی بوٹیاں بنانے کے لئے لوہے کے مختلف آلات کی ضرورت پڑتی ہے پھر دکاندار چیزیں ناپ تول کر بیچنے کے لئے لوہے کا بنا ہوا ترازو استعمال کرتے ہیں۔ اور ہسپتالوں میں آئے دن آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہاں بھی بہت سے آلات لوہے کے بنے ہوئے نظر آئیں گے۔ تعمیرات کے میدان میں آپ قدم رکھیں وہاں بھی آپ کو لوہے کی بنی ہوئی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے کدالیں، بیلچے وغیرہ لوہے سے بنے ہوتے ہیں پھر آج کل بڑی بڑی

کرینیں، لوڈر پتھر توڑنے والی مشینیں اور پتھر کی بجری بنانے والی لوہے کی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ پھر کھیتی باڑی کا سامان دیکھیں تو آپ کو لوہے کی چیزیں نظر آئیں گی ٹریکٹر، گھاس کاٹنے کے لئے درانتی ہوگی تو وہ بھی لوہے سے بنائی جاتی ہے، بحری جہاز، آبدوزیں ان میں بھی لوہا استعمال ہوتا ہے پھر پرانی عمارتیں توڑ کر نئی عمارت بنانے کے لئے بھی لوہے کے مختلف آلات کام دیتے ہیں۔ پل وغیرہ بنائیں تو اس میں بھی لوہا استعمال ہوگا ریل گاڑی کو دیکھیں تو اسکے ڈبے اسکی پٹڑی دیگر چیزیں لوہے کی نظر آئیں گی۔ گھروں میں جو پنکھے، استری، سلائی مشین اور بہت ساری چیزیں ہیں ان میں بھی لوہے کا استعمال ہوتا ہے گھروں کی چھتوں کی چادریں سب لوہے سے بنتی ہیں چشموں کی دکان ہے تو وہاں پر قسم قسم کے چشموں میں لوہا وغیرہ نظر آئے گا۔

فائدہ: ذرا غور کریں اور سوچیں کہ اگر اللہ رب العزت لوہے اور تانبے وغیرہ کی نعمت کو زمین میں نہ رکھتے تو انسانوں کو قدم قدم پر کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اور انسان لاکھوں نعمتوں سے محروم ہوتا۔ جو لوہے سے بنتی ہیں۔ پھر غور کریں کہ لوہے کی نعمت کروڑوں انسانوں کے لئے تجارت اور ذریعہ معاش بنا ہوا ہے اگر لوہا نہ ہوتا کتنی مشکل پیش آتی۔ جس رب کریم نے اپنی قدرت کے خزانوں سے زمین میں لوہا پیدا کرکے کروڑوں نعمتوں کا ذریعہ بنایا اگر ہمارے جسم کے ملینوں کھرب خلیوں کو زبان مل جائے اور سارے خلیے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں تب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہوگا۔

فائدہ: پھر ذرا غور کریں گھروں کی کھڑکیاں، دروازے اور ان کے ساتھ حفاظت کے لئے کنڈیاں اور تالے وغیرہ میں بھی لوہا استعمال ہوتا ہے گرل اور گیٹ وغیرہ میں بھی لوہا نظر آتا ہے۔ تاروں اور کھمبوں میں بھی لوہا استعمال ہوتا ہے۔ کتابوں اور رسائل وغیرہ کو چھاپنے کے لئے بھی لوہے کی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ پھر غور کریں لوہے کا

استعمال قلموں اور بال پن میں بھی ہوتا ہے۔ اگر قلم وغیرہ دنیا میں نہ ہوتے تو انسان کو تعلیم کے میدانوں، عدالتوں اور حکومت کے میدانوں جہاں لکھنے لکھانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو کتنی مشکل پیش آتی۔ ان چیزوں کی انسان کو کتنی ضرورت پڑتی ہے برفانی علاقوں میں لوہے سے بنی ہوئی بخاری (انگیٹھی) بنائی جاتی ہے۔ جس میں پانی بھی گرم کیا جاتا ہے اور کمرے بھی گرم ہوجاتے ہیں۔

دوستو ذرا غور کریں اور سوچیں! بظاہر بعض چیزیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر اس کے نعمت ہونے کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب وہ نہ ہو مثلاً دنیا میں لوہا نہ ہوتا تو ہمارے پاس قینچی، ناخن کٹر اور بلیڈ استرہ نہ ہوتا، اب بال اور ناخن کاٹنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔ درزی کی دکان پر کپڑے کو کاٹنے سے لے کر سلائی کرنے تک کتنی مشکلات ہوتیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اٰتٰكُمۡ مِّنۡ كُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡهُ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا.

ترجمہ: اور تمہیں ضرورت کی تمام چیزیں عطا کردیں۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کرسکوگے۔

اللہ رب العزت نے زمین کے خزانوں میں ضرورت کی ساری چیزیں سمودیں کہ محنت کرو اور حاصل کرو۔ اللہ رب العزت کو علم تھا کہ میرے بندوں کو اور میری ساری مخلوق کو زمین پر رہتے ہوئے کن کن چیزوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ ان چیزوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے خزانوں میں رکھ دیا۔

فائدہ: دوستو، بہنو! انسان بہت ہی کمزور ہے صرف سوچیں کہ آپ کے پاس سبزی گوشت وغیرہ کاٹنے کے لئے چاقو، چھری وغیرہ نہ ہو تو ہر ایک کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔ اس طرح بڑے یا چھوٹے ہوٹلوں میں کھانے پکانے کے لئے چھوٹی بڑی دیگیں

استعمال ہوتی ہیں یہ سب بھی لوہے اور دیگر دھاتوں سے بنائی جاتی ہیں۔دروازوں اور کھڑکیوں میں اور الماریوں میں قبضے اور دستے لگائے جاتے ہیں وہاں بھی لوہے کی ضرورت پیش آتی ہے گاڑیوں، ریلوں اور دیگر چیزوں کے انجنوں میں بھی لوہا استعمال ہوتا ہے۔غور کریں اگر لوہا نہ ہوتا تو انجن کس چیز کا بناتے اس لئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے لوہا اتارا اس میں لوگوں کے لئے منفعت کا سامان ہے لوہے سے ٹینکیاں، ڈرم بالٹیاں گیزر ہیٹر اور چولہے بھی بنتے ہیں اسی طرح بجلی کی تاروں کے لئے کھمبے لگائے جاتے ہیں ان میں بھی لوہا استعمال ہوتا ہے لوہے سے اسپرنگ بنائے جاتے ہیں جو بہت ساری جگہوں پر بہت زیادہ کام آتے ہیں۔اسی طرح لوہے سے سوئی بنتی ہے اگر سوئی نہ ہوتی تو سلائی کرنا کتنا مشکل ہوتا اور اسی طرح اگر لوہا نہ ہوتا تو سرنج بھی نہ ہوتی تو ٹیکا لگانا کتنا مشکل ہوتا۔اسی طرح شکار کے میدانوں میں قدم قدم پر لوہے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ایسے ہی کھیتی باڑی کرنے کے لئے لوہے کی بنی ہوئی چیزوں کی قدم قدم پر ضرورت پیش آتی ہے اسی طرح درزی کی دکانوں میں لوہے کی بنی ہوئی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔موچی کی دکانیں ہیں تو وہاں بھی بہت ساری چیزیں لوہے کی ہوتی ہیں ایسے ہی آپریشن وغیرہ کرتے ہیں تو وہاں بھی ساری کی ساری چیزیں لوہے کی بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔

لوہے سے بننے والی چند نعمتیں

(۱) گاڑیوں کی نعمت
(۲) سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کی نعمت
(۳) ریل گاڑی کی نعمت
(۴) جہاز کی نعمت
(۵) بحری جہازوں کی نعمت
(۶) کرینوں کی نعمت
(۷) سریے کی نعمت
(۸) ٹی آر گاڈر کی نعمت
(۹) پائپ کی نعمت
(۱۰) ٹوٹی وغیرہ کی نعمت

(۱۱) نلکے کی نعمت
(۱۲) کھڑکی دروازوں اور گیٹ کی نعمت
(۱۳) ہتھوڑی کی نعمت
(۱۴) پیچ کس کی نعمت
(۱۵) ڈرل مشین کی نعمت
(۱۶) مختلف قسم کے کیلوں کی نعمت
(۱۷) الماریوں کی نعمت
(۱۸) بکسوں کی نعمت
(۱۹) چھت کی چادروں کی نعمت
(۲۰) سوئی کی نعمت
(۲۱) ہزاروں قسم کی مشینوں کی نعمت
(۲۲) دفاع کے سامان کی نعمت
(۲۳) ترازو کی نعمت
(۲۴) قلم کی نعمت
(۲۵) آلات شکار کی نعمت
(۲۶) تالے کی نعمت
(۲۷) قینچی چھری ناخن کٹر کی نعمت
(۲۸) زنجیر کی نعمت
(۲۹) آلات کاشت وکٹائی کی نعمت
(۳۰) چولہوں، ہیٹروں اور گیزر کی نعمت
(۳۱) سینکڑوں قسم کے انجنوں کی نعمت
(۳۲) بجلی وغیرہ کے تاروں کی نعمت اور لوہے کی رسی کی نعمت
(۳۳) آلات جراحی یعنی آپریشن کے دوران کام آنے والے اوزاروں کی نعمت
(۳۴) درزی کی دکان میں کام آنے والی اشیاء کی نعمت
(۳۵) سبزی گوشت وغیرہ کاٹنے اور پکانے والے آلات کی نعمت
(۳۶) مختلف قسم کے چھوٹے بڑے کارخانوں کی نعمت
(۳۷) چھوٹی بڑی ٹینکیوں کی نعمت
(۳۸) مختلف قسم کی کٹائی کرنے والی مشینوں کی نعمت

الغرض کروڑوں نعمتیں لوہے کی مرہون منت ہیں لوہا اگر نہ ہوتا تو ہم

کروڑوں نعمتوں سے محروم ہوتے اور قدم قدم پر ہمیں کروڑوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اس لئے جب لوہے سے بنی چیزیں سامنے آئیں تو اس کو استعمال کرنے کے بعد اللہ رب العزت کا خوب خوب شکرادا کریں۔

پلاسٹک اور ربڑ کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور وہی ہماری ضروریات سے خوب واقف ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری ضروریات کی چیزیں زمین کے خزانے میں رکھ دی ہیں۔ان چیزوں میں پلاسٹک اور ربڑ کی نعمت بھی شامل ہے۔ پلاسٹک اور ربڑ کی ہمیں قدم قدم پر ضرورت پیش آتی ہے اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو ہمیں قدم قدم پر مشکل کا سامنا کرنا پڑتا پلاسٹک سے لاکھوں قسم کی نفیس چیزیں تیار ہورہی ہیں، آج کل پلاسٹک سے کرسیاں،ٹیبل چھوٹی بڑی ٹوکریاں بنائی جارہی ہیں، پلاسٹک سے دسترخوان بنائے جاتے ہیں۔لوگ پلاسٹک کوالماریوں کے اندر بچھادیتے ہیں تاکہ لکڑی یا لوہا خراب نہ ہوجائے پلاسٹک شیٹ کو کتابوں اور کاپیوں پر چڑھا کرانکو محفوظ کیا جاتا ہے۔گاڑیوں میں پلاسٹک اور ربڑ کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے،سامنے سکرین کے شیشے کو اگر ربڑ سے فکس نہ کیا جائے تو اس کے جلد ٹوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔اسی طرح کھڑکیوں اور الماریوں میں شیشے فکس کرنے کے لئے ربڑ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ گاڑیوں کی سیٹوں پر بھی پلاسٹک شیٹوں کا استعمال ہوتا ہے۔ پھر گاڑی کے سامنے کا بورڈ بھی پلاسٹک سے بنایا جاتا ہے گاڑی کے دروازوں اور ٹائروں میں بھی پلاسٹک اور ربڑ استعمال ہوتی ہے۔ شناختی کارڈ اور دیگر کاغذات کو محفوظ کرنے کے لئے بھی پلاسٹک استعمال ہوتی ہے۔غور کریں اگر ربڑ کی نعمت نہ ہوتی تو ٹائر کس چیز کے بنائے جاتے، پھر ٹائر کے اندر ٹیوب کی ضرورت پیش آتی ہے وہ ٹیوب کس سے بنائی جاتی اگر ربڑ نہ ہوتی جب گاڑی کے اندر ٹیوب اور ٹائر ربڑ کے ہوں

گے اور اس میں ہوا بھر دی جائے تو اس کے چلنے میں آسانی ہوگی اور اس پر زیادہ بوجھ نہیں پڑے گا۔سائیکل،موٹر سائیکل،کار،بس،ٹرک، جہاز وغیرہ ہر چیز میں پلاسٹک اور ربڑ کی اشد ضرورت پیش آتی ہے۔ربڑ کی ضرورت بجلی کے بہت سارے کاموں میں پڑتی ہے اس لئے کہ بجلی پلاسٹک کو پار نہیں کرسکتی اور گھروں دکانوں دفاتر وغیرہ میں بجلی کی تاروں پر ربڑ چڑھا دیا جاتا ہے،عمارتوں کے اندر تاریں ڈالی جاتی ہیں ان کے لئے پلاسٹک کے پائپ بچھائے جاتے ہیں اس میں پلاسٹک سے کورشدہ تاریں ڈالی جاتی ہیں پھر بٹن بھی پلاسٹک کے بنائے جاتے ہیں۔ پلاسٹک سے بہت سی اقسام کے گھریلو برتن بنائے جاتے ہیں پلاسٹک چونکہ پگھل جاتا ہے اس لئے پہلے لکڑی اور مٹی وغیرہ کے برتن بنتے تھے ان میں کافی مشکل پیش آتی تھی اب پلاسٹک کو پگھلا کر مختلف چیزیں آسانی سے بنائی جارہی ہیں۔

جوتیاں، کھیلوں کا سامان، ٹیپ ریکارڈ، ریڈیو، گرینڈر مشین، واشنگ مشین، پلاسٹک کی چٹائیاں اور پلاسٹک کی رسیاں بنائی جارہی ہیں اور پلاسٹک کی رسیوں سے چارپائیاں بنائی جارہی ہیں۔ آج کل پانی کی ٹینکیاں بھی پلاسٹک کی بنائی جارہی ہیں۔پلاسٹک سے کارخانوں میں اور بہت سارا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ دالیں، چینی، نمک،مصالحہ جات وغیرہ ڈالنے کے لئے پلاسٹک کے ڈبے تیار کیئے جاتے ہیں جو گھروں میں استعمال ہورہے ہیں۔اور پلاسٹک سے بالٹیاں اور جگ وغیرہ بھی بنائے جاتے ہیں۔ پھر پلاسٹک جلد گرم یا ٹھنڈا نہیں ہوتا اس لئے اس سے دیگچے اور چمچوں اور دیگر چیزوں کے دستے بنائے جاتے ہیں۔کمپیوٹر اور اس کی سی ڈیز بھی پلاسٹک سے بنائی جاتی ہیں پھر ربڑ کے غبارے بنائے جاتے ہیں، جو بچوں اور بچیوں کے لئے تفریح کا سامان فراہم کرتے ہیں پھر پلاسٹک کے پائپ آج کل بہت عام ہیں۔ الغرض پلاسٹک اور ربڑ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت عظیم نعمت ہے اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو انسان کو بہت ساری مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوقات پر غور وفکر کرنا بہت بڑی عبادت ہے اس لئے زندگی کے بکھیڑوں سے نکل کر کچھ وقت نکال کر اس کی نعمتوں پر غور کرلیا کریں۔ اور سوچا کریں کہ دنیا میں یہ نعمتیں نہ ہوتیں تو انسان کو زندگی گزارنے کے لئے کتنی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جس رب کریم نے ہمیں یہ نعمتیں عطا کیں ہم اس کا شکر کتنا ادا کرتے ہیں۔

اسی طرح ٹیلیفون اور موبائل وغیرہ میں بھی پلاسٹک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بال پن اور قلم میں بھی پلاسٹک استعمال ہوتا ہے۔ پلاسٹک سے عینکوں کے فریم تیار کیے جاتے ہیں پلاسٹک کے کارپٹ اور چٹائیاں تیار ہورہے ہیں اور پلاسٹک سے قسم قسم کی بوتلیں بنائی جاتی ہیں۔ پھر ان بوتلوں میں دوائیاں ڈالی جاتی ہیں اور دوائیوں کی پیکنگ کے لئے بھی پلاسٹک کا استعمال ہوتا ہے۔ پلاسٹک سے تسبیح اور ہار تیار کیے جاتے ہیں پھر پلاسٹک وائپروں میں استعمال ہوتا ہے، جو گھروں کے اور باتھ روم کی صفائی کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ پھر وائپر گاڑیوں میں شیشے پر صفائی کا کام دیتے ہیں۔ اگر وائپر نہ ہو تو بارش میں گاڑی کا چلنا ناممکن ہوجائے پھر پلاسٹک سے مختلف چیزوں کے دستے بنتے ہیں پھر ربڑ کی ضرورت آجکل پریشر ککر میں بھی ہوتی ہے اگر پلاسٹک نہ ہوتی تو پریشر ککر سے استفادہ مشکل ہوتا۔

شیشے کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا وہ ہماری تمام ضروریات سے واقف ہے اس لئے ہماری ضرورت کی ہر چیز کو زمین کے خزانوں میں سمو دیا۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہمیں مجموعی طور پر کسی چیز کی کمی کا احساس نہیں ہوتا ان نعمتوں میں شیشے کی نعمت بھی شامل ہے شیشے سے لاکھوں قسم کی نعمتیں تیار ہوتی ہیں۔ کھانے پینے کے کتنے برتن شیشے سے تیار ہوتے ہیں۔

شیشے سے دیکھنے والا آئینہ تیار ہوتا ہے جو ہمیں بہت زیادہ کام آتا ہے آج کل بعض چیزیں ایسی بنائی جارہی ہیں جن کو شیشے کے بغیر چلانا ناممکن ہے مثلاً گاڑیوں کے سامنے والے شیشے نہ ہوتے تو ڈرائیور کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا گاڑی میں سفر کیسے ہوتا۔ اسی طرح گھروں کی کھڑکیوں میں شیشے کی اشد ضرورت پڑتی ہے۔ الماریوں وغیرہ میں بھی شیشہ استعمال ہوتا ہے۔ پھر آج کل عینکوں میں بھی شیشے کا استعمال ہورہا ہے۔ شیشے کی نعمت سے عورتوں کے لئے رنگ رنگ کی چوڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔ شیشے کی نعمت ہی کی وجہ سے آج کل مختلف قسم کی چھوٹی بڑی دوربینیں بنائی جاتی ہیں جس سے انسان دور کے حسین مناظر دیکھ لیتا ہے، دوربین جنگی میدانوں کی اشد ضرورت بن چکی ہے دوربینوں کے ذریعے کہکشاؤں کو دیکھا جاتا ہے شیشے کی نعمت کی وجہ سے آجکل مختلف خوردبینیں بن چکی ہیں جن سے انسان مختلف چیزوں کو دیکھتا ہے جن چیزوں کو انسان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا چونکہ وہ چیزیں بہت ہی چھوٹی ہوتی ہیں، خوردبین کی نعمت کی وجہ سے آج تحقیق اور سائنس کا نیا میدان کھل گیا ہے یہ سب شیشے کی نعمت کا کرشمہ ہے شیشے سے ہزاروں قسم کے برتن تیار ہوتے ہیں پھر ہر چیز اپنی جگہ ایک الگ ہی نعمت ہے، شیشے کے گلاس میں پانی یا مشروب پینا انسان کو ایک الگ قسم کی راحت بخشتا ہے، پھر ہزاروں لاکھوں قسم کی چھوٹی بڑی بوتلیں شیشے کی تیار کی جاتی ہیں جن میں کھانے پینے کی مختلف اشیاء ہوتی ہیں اسی طرح بہت ساری شیشے کی بوتلیں دوائیوں کے لئے کام آتی ہیں۔

پھر بعض چیزیں تو خالص شیشے سے تیار کی جاتی ہیں اور بہت ساری چیزوں پر شیشے کی تہہ چڑھادی جاتی ہے۔ جس طرح واش بیسن اور ڈبلیوسی پر بھی صفائی کے لئے ہلکی سی شیشے کی تہہ چڑھائی جاتی ہے۔ پھر آجکل لاکھوں چیزیں شیشے کی بن بن کر آرہی ہیں۔ اگر شیشے کی نعمت نہ ہوتی تو ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانا انتہائی مشکل ہوتا پھر شیشے کو ریگ مال میں

بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ریگ مال کتنی چیزوں کو صاف کرنے کا کام دیتا ہے۔ پھر شیشوں کے برادے کا بنا ہوا تھرما پول کولروں اور گیزروں کے درمیان ڈال دیا جاتا ہے جو اندر کی چیزوں کو ٹھنڈ اور گرمی سے بچاتا ہے۔ شیشہ ہزاروں قسم کے بلبوں اور فانوسوں میں استعمال ہوتا ہے، ہزاروں قسم کی چیزوں کی سکرینوں میں استعمال ہوتا ہے اور ہزاروں قسم کی کھڑکیوں میں استعمال ہوتا ہے۔

شیشے سے حاصل ہونے والی نعمتیں

(۱) دیکھنے والے آئینہ کی نعمت۔ (۲) برتنوں کی نعمت

(۳) دوربین کی نعمت (۴) خوردبین کی نعمت

(۵) شیشہ کی الماریوں کی نعمت (۶) کھڑکی میں شیشہ کی نعمت

(۷) قسم قسم کے مرتبانوں کی نعمت (۸) قسم قسم کی بوتلوں کی نعمت

(۹) ٹارچوں کی نعمت

(۱۰) بیسن وغیرہ میں شیشہ کی تہہ ایک نعمت

(۱۱) بلبوں اور ٹیوب لائٹ کی نعمت

(۱۲) الیکٹرانک مائیکروسکوپ کی نعمت

خوشبو کی نعمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ O فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ O

ترجمہ: ہم نے دانا مع بھوسے کے اور خوشبو پیدا کی، اے انس وجن اللہ تبارک وتعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں لاکھوں قسم کی مختلف خوشبوؤں والی چیزیں پیدا کیں ان سے ہزاروں قسم کے خوشبوؤں والے عطر، سینٹ، پرفیوم تیار ہو رہے ہیں۔ انسان ان سے قسم قسم کی عجیب وغریب خوشبو سونگھ کر فرحت تازگی محسوس کرتا ہے۔ خوشبو گندے جراثیم کو ختم کرتی ہے۔ انسان خوشبو لگا کر تازگی محسوس کرتا ہے۔ پھر بزرگ فرماتے ہیں دنیا کی ساری نعمتیں جنت کی نعمتوں کا چھوٹا سا سیمپل اور نمونہ ہیں اسی طرح اصل خوشبو تو جنت میں حاصل ہوگی۔ اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت تک جاتی ہے تو سوچیں جنت کی خوشبو کیسی ہوگی۔

فائدہ: سارے جہان کی خوشبوؤں، عطروں اور سینٹوں کو اگر ایک مقام پر جمع کر لیا جائے تو ان سب کی خوشبو ایک کلومیٹر دور بھی نہ جائے گی جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت پر جاتی ہے اور اسی خوشبو کی ادنی سی جھلک بعض اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیوانوں اور مستانوں کی قبروں میں جنت کی کھڑکی کھلنے پر آتی ہے۔ اور پھوٹ پھوٹ کر باہر نکلتی ہے اور بعض اوقات کئی فرلانگ اور کئی کلومیٹر دور تک خوشبو پہنچ جاتی ہے۔ جیسے حضرت مولانا محمد عبداللہ غازی شہیدؒ، حضرت ام عبدالرشید غازی شہیدہؒ، حضرت علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ، حضرت مولانا حسان غازی شہیدؒ اور شہدائے لال مسجد کے تمام بچے اور بچیاں اور جامعہ حفصہ کے پتھروں نے ایسی ہی خوشبوئیں دیں جو دراصل جنت کی خوشبو کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھا اور شہدائے لال مسجد کی قبروں اور جسموں کی خوشبو کی گواہی کروڑوں انسان دینے کو تیار ہیں۔ علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ کی قبر سے خوشبو کئی کلومیٹر دور بستی والوں نے سونگھی۔

فائدہ: حدیث میں آتا ہے جنت میں خوشبودار بادل چھا جائیں گے ان سے ایسی خوشبو آ رہی ہوگی جو جنت والوں نے جنت میں بھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر وہ بادل چھٹ جائیں گے اور اللہ رب العزت کی زیارت ہوگی۔ ذرا سوچیں اللہ رب العزت کی ذات

گرامی کی کیسی خوشبو ہوگی۔اس طرح دنیا میں جب کسی چیز کی خوشبو سونگھیں تو سوچا کریں کہ جنت کی چیزوں کی خوشبو کیسی ہوگی۔پھر جس ذات عظیم نے لاکھوں قسم کی خوشبوئیں پیدا کیں اور یومیہ لاکھوں من خوشبوئیں مختلف چیزوں سے پیدا کر رہے ہیں اس ذات گرامی سے کیسی خوشبو مہک رہی ہوگی۔پھر اللہ رب العزت کی قدرت اور عظمت پر غور کرو کہ اس نے مختلف پھولوں، پودوں، لکڑیوں میں علیحدہ علیحدہ قسم کی خوشبو رکھ دی۔گلاب کے پھول کی الگ خوشبو ہے چمبیلی کے پھول کی الگ خوشبو ہے اسی طرح سمندر سے عنبر نکلتا ہے اس میں علیحدہ خوشبو ہے۔ ہرن کے ناف میں خون جمع ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے خوشبو بن جاتا ہے اس کی خوشبو علیحدہ ہے۔عود کی لکڑی میں الگ خوشبو ہے۔ ہر درخت کی لکڑی میں ایک الگ ہی خوشبو ہے۔ جب ہم اپنے گاؤں جاتے ہیں تو وہاں گھروں میں سردیوں کے موسم میں مختلف درختوں کی لکڑیاں کاٹ کر جلائی جاتی ہیں ہر لکڑی کے جلنے سے ایک الگ خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف پھولوں اور پھلوں میں الگ خوشبو رکھی ہے۔ ذرا غور کریں اور سوچیں کہ خوشبو اور خوشبو دار چیزیں کتنی بڑی نعمت ہیں خوشبو لگا کر انسان کتنی فرحت اور خوشی محسوس کرتا ہے گھروں میں اگر بتی استعمال کی جاتی ہے اور اس سے پورا ماحول فرحت بخش بن جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی اس لیے خوشبو استعمال کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کریں۔ جس نے ہمیں یہ نعمت دی اور ہمارے لیے مختلف قسم کی خوشبو دار چیزیں پیدا کی جن سے خوشبو آتی ہے۔ اور ان سے خوشبو حاصل کر کے سینکڑوں قسم کے عطر اور پرفیوم تیار ہوتے ہیں ہر عطر اور پرفیوم کی خوشبو علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں خوشبو سونگھنے کے لیے ناک دی یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اللہ رب العزت کی ہر نعمت کا ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے۔

پتھر کی نعمت

پتھر بھی اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہیں جو انسان کو ہزاروں کاموں میں فائدہ دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کو ہم حقیر سمجھتے ہیں اور جس پر ہم کم ہی غور کرتے ہوں گے مگر حقیقتاً یہ ایک عظیم نعمت ہے اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو ہمیں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اب کچھ تفصیل سے پتھر کے فوائد بیان کریں گے۔ جس سے پتھر کا نعمت ہونا ثابت ہوگا۔

دیہاتوں میں پتھروں سے مکانات بنائے جاتے ہیں پتھروں کو سڑک اور راستے بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے آج کل جو مضبوط قسم کی سڑکیں اور موٹروے بنی ہوئی ہیں یہ پتھر کی نعمت کی وجہ سے بنی ہوئی ہیں۔ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ بے حساب قسما قسم کے پتھر پیدا نہ کرتے تو سڑکیں تو ہوتیں مگر کچی ہوتیں اور ذرا سی بارش ہوتی تو ان سڑکوں کا نظام سارے کا سارا درہم برہم ہو جاتا اسی طرح آج کل جو بڑی بڑی عمارتیں بنائی جاتی ہیں اس میں پتھر تعمیر کا انتہائی اہم جز ہے پتھر کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا بنایا کہ اس میں پانی نہیں اثر کرتا۔ اس لیے جہاں پانی کے سرایت کرنے کا خطرہ ہو وہاں پتھر کو استعمال کیا جاتا ہے پل بنائے جاتے ہیں ان میں پتھر استعمال ہوتا ہے اسی طرح دریا اور سمندر کے سامنے بند بنائے جاتے ہیں ان میں پتھر استعمال ہوتا ہے اسی طرح پتھر سے سخت قسم کے اخروٹ اور بادام وغیرہ توڑنے کا کام بھی لیا جاتا ہے اب ظاہر ہے کہ یہ کام بہت چھوٹا ہے لیکن چونکہ انسان بہت کمزور مخلوق ہے اگر پتھر نہ ہوتے تو ان چیزوں کو توڑنا انسان کے لیے مسئلہ بن جاتا۔ اور پتھر لاکھوں لوگوں کے لیے تجارت کا ذریعہ ہیں آج کل پہاڑوں سے مختلف قسم کے پتھر نکالے جا رہے ہیں پھر ان کو ٹرکوں میں بھر کر کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے جہاں ان کی کٹائی کی جاتی ہے۔ اور بجری تیار کی جاتی ہے جس کی قدم قدم پر ضرورت

پیش آتی ہے۔

پھران پتھروں سے سینکڑوں قسم کے رنگا رنگ مختلف ڈیزائنوں والے ماربل ٹائلیں تیار ہوتی ہیں جوفرشوں دیواروں، کچوں، باتھ روموں اوردکانوں، دفتروں وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں۔اوران ماربل کے ٹکڑوں سے رنگارنگ کی چپسیں تیار ہوتی ہیں جن کو فرشوں میں استعمال کیا جاتا ہےاور رگڑائی کے بعد یہ رنگا رنگ ماربل اور چپس بہت ہی خوبصورت منظرپیش کرتے ہیں۔پھراللہ رب العزت کی قدرت پرغور کریں کہ اس نے اپنی عظیم قدرت سے پتھر کو بہت ہی مضبوط بنایا ہے۔کہ اگر پتھر وغیرہ فرشوں میں لگا دیئے جائیں توسینکڑوں سال گزرنے کے بعد ہزاروں بارشیں سہہ کربھی اپنی آب وتاب کے ساتھ پتھر مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔جبکہ سیمنٹ وغیرہ اورمختلف چیزیں اکھڑ چکی ہوتی ہیں۔پھران پتھروں سے ہی سیمنٹ بنایا جاتا ہے۔سیمنٹ کے ذریعے کتنی بڑی عمارتیں بن رہی ہیں اوراس سے خوبصورت فرش تیار کئے جاتے ہیں۔

غرض یہ کہ اگر پتھر کی نعمت نہ ہوتی توسیمنٹ کی نعمت سے ہم محروم ہوتے۔اوراس طرح بعض خوبصورت پتھروں کوتراش کران کی تسبیح اور ہار بنائے جاتے ہیں اور بعض پتھروں کوانگوٹھیوں اور ہاروں میں نگینہ کےطور پراستعمال کیا جاتا ہے۔

دوستو! ماؤ اور بہنو! ماربل کی حسین ٹائیلوں کے بنے ہوئے فرش پر چلتے وقت خوب غورکیا کروکہ یہ کس عظیم ذات کی قدرت کا مظہر ہیں کہ کیسے کیسے رنگ ان ٹائیلوں کے اندرموجود ہیں کہ کوئی سفید ہے توکوئی کالا، کوئی بادل نما توکوئی سرخ ہے، کوئی سبز ہے توکوئی پیلا ہےاورکسی کے اندر مختلف رنگ بھر دیئے گئے ہیں۔یہ سب رنگارنگ ماربل رگڑائی کے بعداور پالش کے بعدشیشے کی طرح چمکنے لگتے ہیں اورایک حسین منظرپیش کرتے ہیں۔یہ سب کس عظیم خالق کی کاری گری ہے۔**وَ اِنْ تَعُدوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَاتُحْصُوْ ھَا.**

ہیرے کی نعمت

ہیرا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے ہیرا بہت خوبصورت اور بہت قیمتی پتھر ہے جس کو پہاڑوں وغیرہ سے نکال کرخوبصورتی سے تراشا جاتا ہےاور ہیرا بہت عجیب انداز سے چمکنے لگتا ہے پھر ہیرے سے عورتوں کے قسم قسم کے ہار بنائے جاتے ہیں ہیرے کوانگوٹھی میں ڈالا جاتا ہےاس کے ساتھ ہیرا شیشے کوکاٹنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ہزاروں انسان ہیرے کی تجارت کرتے ہیں اور پیسہ کماتے ہیں اور ہیرے کا پتھران کے لئے نعمت ثابت ہوتا ہے۔

پتھر سے حاصل ہونے والی نعمتیں

(۱) مکانات کی نعمت

(۲) بجری کی نعمت

(۳) کنڈی اوردستہ کی نعمت۔

(۴) پلوں اورسڑکوں کی نعمت

(۵) فرش کی نعمت

(۶) چپس کی نعمت

(۷) ماربل کی نعمت

(۸) سیمنٹ کی نعمت

(۹) نگینوں کی نعمت

(۱۰) ہاروں کی نعمت

(۱۱) ہیرے کی نعمت

(۱۲) بیم اور کالموں کے اندر پتھراور بجری کا اہم جز ہونا ایک نعمت

(۱۳) پتھر کا بطور ہتھیار ہونا ایک نعمت

(۱۴) پتھر بطور چیزوں کوتوڑنے کے کام آنا نعمت

(۱۵) کروڑوں انسانوں کی پتھروں اور پتھروں سے بنی ہوئی چیزوں کی تجارت ایک عظیم نعمت۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ الاَحْجَارِ وَ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْأَحْجَارِ

ریت کی نعمت

ریت بھی اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے عمارتیں بنانے میں ریت کا استعمال بہت ہی کثرت سے ہوتا ہے۔ دیوار بنانی ہو یا پلستر کرنا ہو، فرش بنانے ہوں، ہرجگہ ریت کی بہت ضرورت پیش آتی ہے۔ پھر ریت کو لوگ برتن وغیرہ مانجھنے کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں اور ریت کو پانی وغیرہ صاف کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سینکڑوں ضرورتوں میں ریت کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ ذَرَّاتِ الرَّملِ فِیْ جَمِیْعِ الْأَرَاضِی.

صابن اور سرف کی نعمت

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان اور ساری مخلوق پر احسان کرتے ہوئے انکی ضروریات کی ہر چیز کو زمین کے خزانوں میں سمو دیا اور انسان کو عقل عطا فرمائی تا کہ اپنی ضروریات کی چیزیں زمین سے نکال نکال کر ترتیب دے کر استعمال کرتا رہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت میں صابن اور سرف بھی آتے ہیں انسان کو ان نعمتوں کی ضرورت قدم قدم پر پیش آتی ہے انسان چند دن بعد میلا کچیلا ہو جاتا ہے اس کے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں اگر صابن سرف نہ ہوتا تو کتنی مشکل پیش آتی۔ برتن دھونے پڑتے ہیں صابن سرف کی نعمت نہ ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی گھروں میں بستر، چادریں، دریاں، کپڑے، قالین، کارپٹ وغیرہ میلے ہو جائیں تو انکو دھونے کے لیے بھی صابن اور سرف کی ضرورت پیش آتی ہے باتھ روم، کچن، دھونے کے لیے ضرورت پڑتی ہے چھوٹے بڑے کمرے دھونے کے لیے صابن کی

ضرورت پیش آتی ہے، گاڑیاں دھوئی جاتی ہیں اور دیگر سینکڑوں چیزوں کو دھونے کے لیے صابن اور سرف استعمال ہوتا ہے۔ ذرا سوچیں تو سہی غور تو کریں اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جن چیزوں سے صابن سرف بنایا جاتا ہے ان چیزوں کو پیدا نہ کرتے تو انسان کو کتنی مشکل پیش آتی اور کتنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ بال میل سے بھر جاتے ہیں اگر ان کو دھونے کے لیے صابن کی ضرورت پیش آتی ہے اگر ان کے دھونے کے لیے صابن نہ ہوتا تو انسان کے لئے کتنا مشکل ہوتا انسان کے پاس سے بدبو آتی کوئی بھی ایک دوسرے کے پاس بیٹھ بھی نہ سکتا تو دیکھیں یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے لیکن ہم ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اللہ رب العزت کا شکر کم ہی ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ رب العزت نے جانوروں کو اس طرح پیدا فرمایا کہ ان کے جسم میل کو قبول نہیں کرتے یہ جانور مٹی میں بیٹھ جاتے ہیں گوبر وغیرہ پر بیٹھ جاتے ہیں مٹی پر چلتے اور بیٹھتے ہیں پھر بھی انکا جسم صاف ستھرا رہتا ہے مرغی پر انسان غور کرے بعض اوقات وہ اپنے جسم کو صاف کرنے کے لیے اپنے اوپر مٹی ڈالتی ہے اور مٹی کو اپنے پروں کے اندر تک پہنچاتی ہے، پھڑ پھڑاتی ہے اور سارے جسم سے مٹی نکل جاتی ہے اور جسم صاف ستھرا ہو جاتا ہے اگر ہم انسان اپنے بالوں پر مٹی ڈالیں تو سوچیں کہ ہمارے بالوں کا کیا حال بن جائے گا۔ مگر پرندوں اور جانوروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے مطابق تخلیق عطا فرمائی۔

جانوروں کی نعمت

قرآن پاک میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

أَوَلَم يَرَوا أَنَّا خَلَقنَا لَهُم مِمَّا عَمِلَت أَيدِينَا أَنعَامًا فَهُم لَهَا مَالِكُونَ O

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُم فَمِنْهَا رَكُوبُهُم وَمِنهَا يَأْكُلُونَ O وَلَهُم فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشكُرُونَ O

ترجمہ: کیا لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے پیدا کئے اپنی قدرت سے جانور پھر انسانوں کو ان کا مالک بنا دیا اور پھر جانوروں کو انسانوں کا تابع فرمانبردار بنا دیا۔ پس بعض جانوروں پر لوگ سواری کرتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے منفعت کے سامان ہیں اور پینے کے سامان، کیوں شکر ادا نہیں کرتے۔

میرے دوستو! ماؤ اور بہنو! جانور انسان کے لئے ہزاروں قسم کی نعمتیں فراہم کرتے ہیں۔ بعض جانور انسان کا بہت سارا سامان اٹھاتے ہیں اور مختلف دور دراز صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں پہنچا دیتے ہیں اور بعض جانور انسان کو سواری کا کام دیتے ہیں۔ گھوڑوں کو دیکھیں کہ انسان کے لئے سواری کا کتنا اچھا کام دیتے ہیں۔ اسی طرح انسان گھوڑوں، گدھوں، خچروں کو مختلف گاڑیوں کے آگے لگا دیتا ہے اور پھر ان پر سواریوں کو اور سامانوں کو لے کر مختلف جگہ پہنچاتا ہے اور خوب مزدوری کماتا ہے اور اس طرح یہ جانور لاکھوں لوگوں کے لئے ذریعہ معاش بنتے ہیں۔

قرآن پاک میں اس نعمت کا اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکر فرمایا:

وَالخَيلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيرَ لِتَركَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخلُقُ مَا لَا تَعلَمُونَ O

ترجمہ: ہم نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ زینت کا سامان بھی ہیں اور اس کے علاوہ مستقبل میں ہم وہ سواریاں پیدا کریں گے

جن کو تم نہیں جانتے۔

جانوروں میں اونٹ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا نمونہ ہے اونٹ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت جفاکش بنایا ہے اونٹ لمبے لمبے سفروں میں کام آتا ہے اونٹ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے پاؤں دیئے جو ریت میں جم جاتے ہیں ریت کے اندر دھنستے نہیں پھر راستے میں ضرورت پڑے تو اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے اس کا گوشت انسان کیلئے لذیذ غذا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت سے اونٹنی سواری کا کام بھی خوب دیتی ہے اور دودھ بھی دیتی ہے، یہ دودھ انسان کے لئے سفر میں خوب کام آتا ہے، گائے، بھینس، بیل، بکری کی نعمت بھی عظیم نعمت ہے بیل سے ہل جوتتے ہیں اور بیل گاڑیوں میں بھی کام آتا ہے اور کھیتی باڑی میں بھی بیل کام آتے ہیں گائے بھینس بکری کا دودھ بڑی نعمت ہے جس کا علیحدہ ذکر کیا جائے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جانوروں میں بھی کوئی جانور بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کوئی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے کار پیدا کی ہے یہاں تک کہ جانوروں کا گوبر وغیرہ بھی انسان کے بڑے کام آتا ہے۔ جانوروں کا گوبر کھاد کا کام دیتا ہے گوبر جلانے کے کام آتا ہے اور گوبر سے گیس بھی آج کل پیدا کی جاتی ہے پھر ان جانوروں کو ذبح کریں تو ان کا گوشت انسان کے لئے لذیذ غذا ہے۔ اور یہاں تک کہ جانوروں کی ہڈیاں بھی کام آتی ہیں اور آنتیں وغیرہ بھی مختلف کاموں میں استعمال کی جا رہی ہیں۔

جانوروں اور پرندوں کو محدود دماغی صلاحیت دینا ایک نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جانوروں اور پرندوں کو بعض اعتبار سے تو دماغی صلاحیت

انسانوں سے زیادہ دی ہے کہ یہ جب مختلف جگہوں کی طرف سفر کرتے ہوئے ہزاروں میل کا بھی سفر کر جائیں تو ان کو مغرب، مشرق، شمال جنوب سارا علم ہوتا ہے اور یہاں تک کہ سمندر میں بھی اگر سفر کریں تو وہاں بھی ان کو تمام سمتوں کا علم ہوتا ہے۔ اور پھر واپسی کے سفر میں جس راستے سے گئے ہوتے ہیں اسی راستے سے اپنی منزلوں پر واپس پہنچ جاتے ہیں اور اس سے وہ بالکل خطاء نہیں کرتے۔ جبکہ انسان بیچارہ کہیں تھوڑی دور بھی چلا جائے تو راستے بھول جاتا ہے۔ تو اس اعتبار سے تو جانوروں اور پرندوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دماغی صلاحیت زیادہ دی ہے لیکن بعض اعتبار سے دماغی صلاحیت کم دینا بھی ہمارے لئے نعمت ہے اگر یہ زیادہ ذہین ہوتے تو یہ جانور ہماری تابعداری نہ کرتے اور ہماری دسترس سے بھاگنے کے مختلف ذرائع سوچ کر بھاگ جاتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چونکہ ان میں سے بہت سارے جانوروں اور پرندوں کو ہمارے لئے فائدہ مند بنایا ہے اس لئے ان میں دماغی صلاحیت بھی اتنی ہی رکھی ہے تاکہ ہمارے لئے زیادہ مسائل پیدا نہ کریں جیسے بکری، بیل، گائے، بھینس اور گھوڑے، گدھے خچر کو دیکھ لیجئے کہ ہر وقت خاموشی کے ساتھ ہماری خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

جانوروں کا مسخر ہونا عظیم نعمت

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ان بڑے بڑے جانوروں کو ہمارے لئے مسخر نہ کرتے تو ان کو قابو کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جاتا۔ جیسے گھر میں کبھی چوہا آ جائے تو وہ ان جانوروں کے مقابلے میں ہزاروں گنا چھوٹا ہے لیکن وہ ہمارے قابو میں نہیں آتا اور پورے گھر میں ہمیں چکر لگواتا ہے جب کہ گائے، بیل وغیرہ کو آپ ذبح کرنے کے لئے بھی لیجا رہے ہوں تو وہ خاموشی کے ساتھ آپ کے ساتھ چلتا ہے نافرمانی نہیں کرتا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ الْاَنْعَامِ وَ عَدَدَ شَعْرِ الْاَنْعَامِ

وَعَدَدَ خِلْیَاتِ الْاَنْعَامِ.

فائدہ: ذرا سوچیں اور غور کریں کہ دنیا کے سارے انسان مل کر اربوں کلو سونا خرچ کر کے صرف ایک جانور یا ایک پرندہ یا ایک چیونٹی پیدا کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو غور کریں کہ دنیا میں کھربوں جانور، کھربوں پرندے کون پیدا کر رہا ہے اللہ رب العزت کی ذات ہی ان سب کو پیدا کر رہی ہے۔ سارے انسان اور بہت ساری مخلوق ان جانوروں، پرندوں اور سمندروں اور دریا کی مچھلیوں وغیرہ سے غذا حاصل کر رہے ہیں یہ سب چیزیں کس کی نعمت ہیں۔

فائدہ: کیا ساری دنیا کے سائنسدان مل کر ایسی مشین تیار کر سکتے ہیں جس میں ایک طرف سے سبزہ اور پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے دودھ تیار ہو کر نکلے ساری دنیا کے سائنس دان ایسا نہیں کر سکتے اللہ رب العزت اکیلے بغیر کسی تعاون کے اپنی قدرت سے کتنے جانور پیدا فرما رہے ہیں اور ان میں پانی اور سبزے سے لذیذ دودھ بنانے کی عجیب و غریب ترتیب قائم کر دی پھر ان جانوروں میں کیسی کیسی نعمتیں رکھ دی ہیں۔ جن سے انسان فائدہ حاصل کرتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں سے بعض جانوروں کو ہمارا تابعدار بنایا یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام ہے اگر ان گھوڑوں خچروں، گدھوں اور گائے بھینس، بیل، بکری وغیرہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے تابع نہ کر دیتے تو یہ جانور اپنی لاتوں اور سینگوں سے انسانوں کو زخمی کر دیتے اور انسانوں کے لئے ان کا دودھ نکالنا اور ان پر سواری کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا۔ قرآن پاک میں جہاں جانوروں کا ذکر آیا ہے وہاں اس کی تابعداری کا ذکر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا ہے کہ ہم نے ان جانوروں کو تمہارا تابعدار کر دیا ذرا غور کریں کہ آپ کے گھر میں ایک بلی رہتی ہو جو آپ سے انتہائی مانوس ہو چکی ہو

ایک سال ہو گیا ہو گھر میں رہتے ہوئے اور آپ اس کو کھلاتے پلاتے ہیں آپ اس سے مانوس ہو گئے ہیں اور وہ بھی آپ سے مانوس ہو گئی ہو آپ اس کو کسی دوسری جگہ پہنچانا چاہیں تو وہ بلی انکار کر دے گی لڑنے پر آمادہ ہو جائے گی جبکہ بکری یا گائے، گھوڑا، خچر بیل وغیرہ آج ہی آپ لائے ہیں اور دوسری جگہ پہنچانا چاہیں تو وہ چلے جائیں گے انکار نہیں کریں گے۔

گوشت کی نعمت

ان جانوروں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے گوشت کی نعمت رکھ دی جو انسانوں کی لذیذ غذا ہے۔ گھروں میں، بازاروں میں، ہوٹلوں میں طرح طرح کے گوشت پکائے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ہے کہ بکری کے گوشت کا ذائقہ مختلف ہے گائے کے گوشت کا ذائقہ مختلف، اونٹ کے گوشت کا ذائقہ مختلف ہے غرض ہر پرندے اور ہر جانور کے گوشت کا ذائقہ مختلف ہے بلکہ جانوروں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مختلف چیزیں پیدا کی ہیں تو ان کا ذائقہ بھی علیحدہ علیحدہ مثلاً دماغ، کلیجی، دل، وغیرہ ہر ایک کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہے۔ خوب غور کریں ساری دنیا کے انسان مل کر اربوں کلو سونا خرچ کر کے صرف ایک کلو گوشت تیار کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں تیار کر سکتے پھر کروڑوں ٹن گوشت کون یومیہ پیدا کر رہا ہے۔ انسان بھی گوشت کھاتے ہیں جانور بھی گوشت کھاتے ہیں پھر لاکھوں پرندے گوشت خور ہیں پھر دریا اور سمندر کی کتنی مخلوق ایسی ہے جن کی غذا گوشت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنی ساری مخلوق کے لیے گوشت کتنا وافر مقدار میں پیدا کر دیا ہے ہم تو ایک قسم کا گوشت بھی نہیں بنا سکتے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت پر غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اکیلے ہزاروں قسم کے لذتوں والے مختلف گوشت کھربوں ٹن مقدار سے بھی زائد یومیہ پیدا کر رہے ہیں جن سے گھروں میں، بازاروں میں، ہوٹلوں میں قسما قسم کے سالن اور کباب، کوفتے، پلاؤ وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔

فائدہ: قربان جاؤں ایسی عظیم ذات پر جس نے انسانوں اور ساری مخلوقات کو اربوں نعمتوں سے نوازا ہے۔ ذرا سوچیں کہ بے کار حقیر اور مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے طرح طرح کے عجیب لذتوں والے گوشت پیدا کیے ہیں تو وہ جنت جس کی بالشت کے برابر جگہ بھی دنیا اور دنیا کے خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے اور قرآن پاک اور احادیث پاک جنت کی تعریفوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ تو جنت میں جانوروں، پرندوں، بھینسوں، بکریوں کا گوشت کتنا لذیذ ہوگا۔ جب بھی مرغی، بکری، گائے، بھیڑ، اونٹ کا گوشت پک کر سامنے آئے تو سوچا کریں کہ اس بے کار دنیا میں گوشت اتنا لذیذ ہے تو جنت کا گوشت کتنا لذیذ ہوگا۔ گوشت کی نعمت سے لطف اندوز ہو کر اللہ رب العزت کا خوب خوب شکر ادا کیا کریں۔ خود بھی ادا کریں اور دوسروں کو بھی کہیں۔ اور بچوں کو بھی کھانے کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں اور ان نعمتوں کے اندر لذتوں کی طرف متوجہ کرتے رہا کریں اور شکر ادا کرنے کی ترغیب دیتے رہا کریں۔

فائدہ: پھر اس بات پر غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو چیز بناتے ہیں اس کو اس طرح بے عیب بناتے ہیں کہ سارے انسان مل کر بھی ان چیزوں پر غور کریں اور تحقیق کریں تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس چیز میں اور اس کی تخلیق میں فلاں کمی رہ گئی ہے۔ مثلاً اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرغی، گائے، بکری، بنا دی آپ اس کی تخلیق میں کوئی عیب نہیں نکال سکتے اور نہ ہی ان جانوروں کی کوئی چیز انسان کے لیے نقصان دہ بنائی۔ جب انسان کوئی چیز بناتا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے مثلاً انسان نے گاڑیاں بنائیں جو فائدہ مند ہیں مگر اس میں یہ عیب ہے کہ ان کا دھواں انسان کی صحت کے لیے سخت مضر ثابت ہو رہا ہے۔

فائدہ: پھر کتنے ہی لوگ ان جانوروں کو پال کر تجارت کرتے ہیں اور کروڑوں روپیہ کماتے ہیں اور کتنے ہی لوگ جانوروں کا دودھ بیچتے ہیں ان کا گوشت فروخت کرتے

ہیں ان کے لیے دودھ اور گوشت ذریعہ معاش بنتا ہے کتنے ہی ہوٹلوں والے اور دکاندار گوشت پکا کر اس کو فروخت کرتے ہیں اور یہ ان کے لیے ذریعہ معاش بنتا ہے الغرض یہ کہ جانوروں کی نعمت سے روزانہ اربوں انسان غذا حاصل کرتے ہیں کروڑوں انسان یومیہ جانوروں کی نعمت سے کروڑوں روپے حاصل کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی گوشت کی تخلیق کیسی کاری گری ہے کہ انسان ذرا سوچے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت کا اندازہ ہو جائے گا۔ انسان اور جانور کی تخلیق ایک خلیہ سے ہوئی ہے پھر ایک خلیہ سے دو بنتے ہیں پھر تین بنتے ہیں خلیے سے خلیے جڑتے ہیں اور پھر انسان اور جانور کی تخلیق مکمل ہوتی ہے اب ذرا غور کریں خلیہ کتنا ہوتا ہے تو خلیہ کا اندازہ اسی طرح لگائیں کہ ایک سوئی کے سرے پر دس لاکھ خلیے سما سکتے ہیں سوچیں کہ خلیہ کتنا ہی چھوٹا ہوتا ہے پھر اس خلیے سے انسان اور جانور کا بننا رب کریم کی قدرت کا عظیم نمونہ ہے۔ ایک ایک گوشت کی بوٹی جو ہم کھاتے ہیں کھربوں خلیوں سے بنی ہوتی ہے اور خلیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے پھر گوشت کی نعمت کے ساتھ دوسری نعمت چربی کی نعمت ہے۔ جو انسان کے لیے لذیذ غذا ہے خصوصاً دنبہ کے پچھلے حصے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کئی کلو چربی کو ایک جگہ جمع فرما دیا جو انتہائی لذیذ اور فرحت بخش ہوتی ہے۔

مختلف جانوروں کی نعمتیں اور جانوروں سے حاصل ہونے والی نعمتیں

(۱) گھوڑے کی نعمت — (۲) خچر کی نعمت

(۳) بکری کی نعمت — (۴) گائے کی نعمت

(۵) بھینس کی نعمت — (۶) بھیڑوں کی نعمت

(۷) دودھ کی نعمت — (۸) ملائی کی نعمت

(۹) دہی کی نعمت — (۱۰) مکھن کی نعمت

(۱۱) دیسی گھی کی نعمت — (۱۲) گوشت کی نعمت

(۱۳) چربی کی نعمت — (۱۴) اون کی نعمت

(۱۵) گدھے کی نعمت غریبوں کے لئے بڑی نعمت ہے

دودھ کی نعمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً. نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ O

ترجمہ: اور بے شک تمہارے لئے جانوروں میں عبرت کا سامان ہے، ہم پلاتے ہیں تم کو جانوروں کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ جو مزیدار ہے پینے والوں کے لئے۔

دودھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا عظیم کرشمہ ہے اور انسانوں کے لیے عبرت کا سامان بھی ہے اللہ رب العزت کیسے پانی اور سبزہ چارہ کھانے والے جانور کے پیٹ سے خون اور گوبر کے درمیان سے دودھ پیدا کرتے ہیں جس میں نہ خون ہوتا ہے نہ گوبر اور پیشاب حالانکہ تھنوں کے قریب ہی گوبر اور پیشاب کی نالیاں بھی گزر رہی ہیں مگر مجال ہے کہ پیشاب اور گوبر کی ملاوٹ دودھ کے اندر ہو جائے یومیہ اربوں انسان مختلف طریقوں سے دودھ کا استعمال کرتے ہیں اور جانوروں کے بچے بھی دودھ ہی سے غذا حاصل کرتے ہیں مگر ذرا غور کریں کہ اربوں انسان مل کر ایک کلو دودھ پیدا نہیں کر سکتے۔ تو روزانہ اربوں کلو دودھ کون اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر رہا ہے اللہ رب العزت پیدا فرماتے ہیں۔ لاکھوں انسان اور لاکھوں جانور یومیہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان نازک بچوں کیلئے ماؤں کے پیٹ میں نرم گرم تازہ دودھ تیار کر کے اور

بچوں کو چوسنے کی صلاحیت دے کر انسان اور جانوروں کے اربوں معصوم بچوں کو غذا فراہم کرتے ہیں جو کافی عرصہ تک دیگر چیزوں کے کھانے کی اوران سے غذا حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

پھر یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ انسانوں اور جانوروں کے بچوں کے بچپن میں دانت نہیں ہوتے تا کہ ان کی ماؤں کو تکلیف نہ ہواور جب بچہ بڑا ہونے لگتا ہےاوراس کی غذائی ضرورت بڑھ جاتی ہےاوردودھ پراس کا گذارہ کرنا مشکل ہو جاتا ہےتو دوسری غذاؤں کی ضرورت پیش آتی ہےتو اللہ رب العزت خوبصورت، حسین، مضبوط آبدار دانت اپنی قدرت سے تخلیق کرکےان بچوں میں پیدا کرتے ہیں۔ سُبْحَانَکَ مَا اَقْدَرَکَ۔

ذرا غور کریں کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے ان نرم ونازک بچوں کیلئے دودھ کی نعمت ماؤں کے اندر نہ رکھتے تو انسانوں اور جانوروں کے نومولود نرم و نازک بچوں کی پرورش کتنی مشکل ہو جاتی اور ماؤں کو اپنے بچوں کو غذا دینا کتنا مشکل ہوتا۔ تو دوستو! دودھ کی نعمت بچوں، بڑوں بوڑھوں سب ہی کے لئے عظیم نعمت ہےاورانسانوں کے ساتھ جانوروں کے کروڑوں بچوں کے لئے بھی عظیم نعمت ہے۔

فائدہ: پھر دودھ ایک مکمل غذا ہےاور بہت سارے امراض کا علاج بھی ہے خصوصاً ان جانوروں کا دودھ جو چل پھر کر مختلف جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں ان کا اثر دودھ میں شامل ہوتا ہے جو انسان کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے چلنے پھرنے والے جانور صحت مند ہوتے ہیں اس لیے پہاڑوں، ریگستانوں اور جنگلوں میں چرنے والے جانوروں کا دودھ بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ کہ وہ قسم قسم کی جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں اوران جڑی بوٹیوں کے اثرات ان کے دودھ میں شامل ہوتے ہیں اس طرح یہ دودھ انسان کے لئے بہت سارے امراض

کا علاج بن جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ قَطْرَاتِ اللَّبْنِ وَ اَرِنَا بِفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ اَنْھَارَ اللَّبْنِ فِی الْجَنَّۃِ.

بالائی کی نعمت

دودھ کو جب گرم کیا جائے تو اس کے اوپر خوبصورت بالائی کی تہہ چڑھ جاتی ہے جو ایک عظیم نعمت ہےاور انسان کے لئے لذیذ غذا ہے۔اوراس طرح بالائی بطور دوا کے بھی استعمال کی جاتی ہے مثلاً ہاتھ منہ میں خشکی ہو جائے تو خشکی کو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کیا جاتا ہےاور بالائی کو مختلف چیزوں میں مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

دہی کی نعمت

دودھ کو جب ابال کر تھوڑا دہی ڈال کر رکھ دیا جائے تو دودھ سے دہی کی نعمت تیار ہوتی ہے جو انسان کے لئے لذیذ غذا کا کام دیتی ہے اس سے بہت سارے امراض کا علاج ہوتا ہے پھر دہی سے مختلف نعمتیں تیار ہوتی ہیں کوئی دہی سالن میں استعمال کر رہا ہے کوئی دہی بلے بنا رہا ہے پھر گرمیوں میں تو دہی ایک خاص تحفہ اور نعمت ثابت ہوتی ہےاور دہی سے لسی کی نعمت تیار ہوتی ہے انسان کبھی میٹھی لسی اور کبھی نمکین لسی استعمال کرتا ہےاور دونوں طریقوں سے لسی انسان کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتی ہےاور انتہائی فرحت بخش ہوتی ہے۔

دیسی گھی کی نعمت

دہی سے دیسی گھی کی نعمت تیار ہوتی ہے پھر دیسی گھی کی خوشبو پر ذرا غور کریں کتنی پیاری خوشبو ہوتی ہے اور ذائقہ کتنا اچھا ہوتا ہے پھر دیسی گھی کی نعمت سے سینکڑوں نعمتیں

حاصل ہوتی ہیں کوئی روٹی پر گھی لگا کر کھا رہا ہے کوئی پراٹھے بنا رہا ہے کوئی دیسی گھی سے سالن پکا رہا ہے کوئی دیسی گھی گرم کر کے اس میں شکر ڈال کر روٹی کھاتا ہے کوئی دیسی گھی سے ملتانی حلوہ تیار کرتا ہے پھر اس کو فروخت کرتا ہے اور یہ اس کے لیے ذریعہ معاش بنتا ہے۔کوئی دیسی گھی کی مٹھائیاں تیار کر رہا ہے کوئی دیسی گھی کی چوری بنا کر کھاتا ہے ذرا غور کریں کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں جس نے ہمیں اتنی زیادہ نعمتوں سے نوازا ہے۔

گھی، تیل اور مکھن کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں گھی تیل اور مکھن کی نعمت بھی شامل ہے۔ دیسی گھی کی نعمت پر غور کریں کہ کیسے بنتا ہے اور وہ کتنا لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے۔بھینس، بکری گائے سبزہ اور گھاس وغیرہ کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں اور پھر جانوروں کے پیٹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت سے دودھ تیار ہوتا ہے۔پھر دودھ سے دہی تیار ہوتا ہے دہی سے مکھن بنتا ہے اور مکھن سے دیسی گھی بنایا جاتا ہے۔سبحان اللہ کتنی نعمتیں اللہ تبارک وتعالیٰ پانی اور سبزے سے پیدا فرماتے ہیں۔اسی طرح سورج مکھی کے پھول بنولہ اور سرسوں کے پھولوں سے بھی گھی اور تیل تیار کیا جاتا ہے۔اسی طرح بادام کا تیل بھی نکالا جاتا ہے اسی طرح کتنی چیزیں ہیں جن سے گھی اور تیل وغیرہ بنایا جاتا ہے گھی اور تیل کی انسانی زندگی میں اشد ضرورت پڑتی ہے۔اس کے بغیر انسانی زندگی مشکل ہو جاتی ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم ان نعمتوں پر غور نہیں کرتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کتنی نعمتیں دے رہے ہیں اور ہم استعمال کرتے ہیں اور ہم شکر بھی ادا نہیں کرتے اس کتاب کا مقصد صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر متوجہ کرنا ہے کہ ان میں ہر نعمت انسان کے لئے اتنی اہم ہے۔اس کے بغیر انسانی

زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔

فائدہ: جانور پرندے، کیڑے مکوڑے اور دریا سمندر کی ہزاروں مخلوقات کو اللہ رب العزت نے ایسی تخلیق دی کہ انکی ضروریات بہت مختصر ہیں اور زندگی بہت آسان ہے ان کو نہ کپڑے دھونے کی ضرورت پڑتی ہے نہ کھانا پکانے کی اور نہ ہی بالوں کو کنگھی کرنی پڑتی ہے اور نہ ہی جسم پر کریم یا لوشن لگانے کی ضرورت پڑتی ہے نہ ہی اتنے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جتنے امراض میں انسان مبتلا ہوتا ہے نہ ان کو اتنی زیادہ سردی لگتی ہے نہ گرمی۔نہ ہی ان کو تعلیم کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ہی ملازمت یا کاروبار کی ضرورت ہوتی ہے۔صبح نکلتے ہیں سارا دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہیں اور شام کو اپنے اپنے گھروں میں جا کر سو جاتے ہیں لیکن انسان تو بہت ہی کمزور مخلوق ہے۔یہ اپنی زندگی گذارنے کے لیے کروڑوں چیزوں کا محتاج ہوتا ہے۔ذرا غور کریں اور سوچیں اگر دنیا میں گھی تیل وغیرہ نہ ہوتا تو آپ کو کتنی سخت مشکل پیش آتی کہ سالن کیسے تیار کریں باورچی خانہ کی بنیادی ضروریات میں گھی وغیرہ شامل ہے اس نعمت کے بغیر کچن نامکمل ہے اسی طرح چھوٹے بڑے ہوٹل نا مکمل ہیں اگر گھی موجود ہے تو قسم قسم کے کھانے اس سے تیار ہوتے ہیں اس سے گوشت فرائی کیا جاتا ہے چپس بنائی جاتی ہیں غرض کچن میں قسم قسم کی سینکڑوں نعمتیں گھی کے بغیر تیار ہونا مشکل ہے گھی اور تیل وغیرہ کو کس نے پیدا کیا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیدا کیا۔اس لیے جب گھی میں کوئی چیز تیار کر رہے ہوں یا گھی میں تیار شدہ چیز کھانے کے لئے سامنے آئے تو اللہ رب العزت کا خوب شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اس نے ہمیں یہ نعمت عطا فرمائی ہے قرآن پاک میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنَ.

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔

فائدہ: اللہ رب العزت کو یاد کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی لاکھوں نعمتوں پر غور وفکر شروع کر دیں پھر ان نعمتوں کے سامنے آنے پر اور ان سے لطف اندوز ہوتے وقت سوچا کریں اور غور کیا کریں کہ ان قسما قسم کی نعمتوں اور لذتوں کو کس عظیم ذات نے پیدا کیا ہے۔ مثلا کھانے کے وقت سارے گھر والے یا دوست دستر خوان پر موجود ہوتے ہیں اور قسم قسم کی چیزوں کو کھا کر لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں تو بچوں دوستوں کے سامنے ان نعمتوں کا ذکر شروع کر دیں۔ اور پھر بچوں سے کہیں کہ دیکھو بچو یہ گھی، تیل، پیاز، ٹماٹر، گوشت، سبزی، دالیں اور قسما قسم کے مصالحے سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں ہم سارے انسان ملکر بھی ایک پیاز ایک ٹماٹر ایک سبز مرچ اور گندم کا دانہ بھی نہیں تیار کر سکتے۔ یہ سب کچھ پیدا کرنے والی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کریم ہے یہ سب کچھ جو ہمارے دستر خوان پر موجود ہے اس کی ہر ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور ہر ہر نعمت میں الگ الگ ذائقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھا ہے۔ کیسی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ہے اس لیے بچو دوستو! اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر خوب ادا کرو اور زبان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے تر رکھو اور غیبت سے بچو نماز ادا کرو، روزے رکھو، اپنی آنکھوں کانوں اور زبان کو حرام چیزوں سے بچاؤ۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کو پوری دنیا میں پھیلانے کا عزم کرو۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، حرام چیزوں کو ختم کرنے اور مٹانے کا جذبہ پیدا کرو۔

دوستو ماؤ بہنو! مختلف قسم کی خوشبو والے تیل ہمارے بالوں اور جسم کی ضرورت ہیں اگر یہ تیل وغیرہ نہ ہوں تو ہمارے بال اور جسم خشک ہو جائیں۔ خارش اور دیگر امراض وغیرہ پیدا ہو جائیں، انسان تیل سر پر لگا کر کتنی راحت محسوس کرتا ہے اور جسم پر لگا کر کتنی خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی مختلف پیدا کی ہوئی چیزوں کو ملا کر کریم، لوشن

اور ویزلین بنائی جاتی ہیں جو انسان کے لیے کتنی ضرورت کی چیز ہے۔ ہاتھ، پاؤں خشک ہو جائیں یا زیادہ چلنے یا کام کرنے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں پھٹ جائیں تو اس وقت ان چیزوں کی کتنی اشد ضرورت پیش آتی ہے خشکی اور ہاتھ پاؤں پھٹنے پر انسان کتنی تکلیف محسوس کرتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ان نعمتوں کو استعمال کر کے کتنی راحت محسوس کرتا ہے ظاہراً بعض چیزیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں مگر وہ نعمت نہ مل رہی ہو تو انسان کو سخت پریشانی اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً: ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے یا سر میں خشکی ہو گئی اور تیل اور ویزلین کی نعمت نہ ملے تو انسان کو کتنی سخت پریشانی اور الجھن ہوتی ہے۔

اس لیے دوستو! ان سب باتوں پر غور وفکر کیا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب شکر ادا کیا کریں۔ تا کہ دنیا میں اور نعمتیں مل سکیں اور آخرت میں جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہی نہیں کسی کان نے سنی نہیں اور کسی کے دل پر اس کا تصور تک نہیں گزرا۔

موم بتی اور دیے کی نعمت

تیل اور موم سے دیے کی نعمت حاصل ہوتی ہے جو کروڑوں انسانوں کے لئے عظیم نعمت ہے آج کل اگر چہ ٹیوب لائٹ بلب کا دور ہے مگر پھر بھی موم بتی کی نعمت اور دیے وغیرہ کی نعمت آج بھی بہت بڑی ضرورت ہے اور قدم قدم پر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔ رات کو بجلی چلی جائے یا گھر میں بجلی موجود نہ ہو تو دیا ہزار نعمت ہے۔ سالن پکانا ہو یا باتھ روم جانا ہو تو ان چیزوں کی اشد ضرورت پیش آتی ہے اور دیئے وغیرہ کی نعمتیں نہ ہوں تو ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگ جائے۔

چمڑے کی نعمت

چمڑے کی نعمت بھی اللہ رب العزت کی ایک عظیم نعمت ہے۔ سارا جہاں مل جائے

اربوں کلو سونا خرچ کر کے بھی ایک بالشت حقیقی چمڑہ تیار نہیں کر سکتے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی عظمت اور قدرت سے جانوروں کے جسم کی حفاظت کے لئے ان کو کھال کی عظیم نعمت دیتے ہیں جو ان کو لاکھوں قسم کی مضر اشیاء سے بچاتا ہے اور ان کو گرمی اور سردی سے بچاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو کھال ایسی دی کہ جس کو دھونے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر اسی کھال سے چمڑے کی نعمت حاصل ہوتی ہے جو ایک عظیم نعمت ہے۔اس سے ہزاروں قسم کی نعمتیں تیار ہوتی ہیں چمڑے سے ہزاروں قسم کے چپل، سینڈل، بیگ، جیکٹ وغیرہ تیار ہوتے ہیں جو پالش کرنے سے چمکنے لگتے ہیں۔پھر چمڑے کی بنی ہوئی چیزیں بہت مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کیسی کاری گری ہے کہ چمڑے کو اتنا خوبصورت اور اتنا مضبوط بنا دیا اور اس پر کس خوبصورتی اور مضبوطی کے ساتھ بال جوڑ دیئے کہ انسان بعض اوقات بکری وغیرہ کی کھال کو دباغت کر کے اس کو اپنے بیٹھنے وغیرہ کے لئے استعمال کرتا ہے اور بعض جانوروں کی کھالوں کو بال سمیت جیکٹوں اور جوتوں وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔یہ سب کائنات کے عظیم محسن اللہ رب العزت کی کاری گری ہے۔سبحان اللہ

فائدہ: قرآن پاک میں بار بار رب کا ذکر ملتا ہے

سورہ فاتحہ میں فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العالمین**

سورہ رحمٰن میں فرمایا: **فَبِاَیِّ الاء رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ.**

سورہ الناس میں فرمایا: **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.**

الغرض بار بار رب کا ذکر آیا ہے رب کسے کہتے ہیں۔رب کی عجیب وغریب تشریح کی گئی ہے۔اگر ہزاروں کتابوں کے لاکھوں صفحات بھی ہوں تو اس آیت کی تشریح ختم نہ ہو۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت اور

قدرت کا پیغام لے کر گئے تو فرعون نے مختلف سوالات کئے ان میں ایک سوال یہ تھا جو قرآن پاک میں سورۂ طٰہٰ میں موجود ہے۔

فرعون نے کہا:

قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یَا مُوْسٰی قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی

ترجمہ: اے موسیٰ بتاؤ تمہارا رب کون ہے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی پھر اس کو اس کی ضرورت کے مطابق سمجھ دے دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چند الفاظ میں ایسا جواب دیا جس کی تشریح کے لئے لاکھوں کتابیں بھی ناکافی ہوں گی۔

اب اس کی مختصر تشریح کرتا ہوں ذرا غور کریں! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق عطا کی پھر اس کو ہدایت اور سمجھ دے دی، زمین کو زمین کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی پھر اس کو ہدایت دے دی گئی کہ کس طرح کام کرنا ہے یہ زمین ہزاروں سالوں سے اس ہدایت کے مطابق کام میں لگی ہوئی ہے زمین پر موسموں کی ضرورت تھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو ایک لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک جانب دوڑایا۔جس کے نتیجے میں موسم تیار ہو رہے ہیں دن رات کی ضرورت تھی تو زمین کو سولہ سو کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوسری جانب دوڑایا۔تو دن رات بن رہے ہیں پھر ذرا غور کریں دونوں جانب اتنی تیز رفتاری سے دوڑنے کے باوجود زمین پر سکون معلوم ہوتی ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت ہے چونکہ انسانوں نے دنیا میں رہنا تھا گھر بنانے تھے جانوروں، پرندوں درندوں نے زمین پر رہنا تھا اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے دو جانب زمین کو تیزی سے گھما کر موسم پیدا کئے اور دن رات بنائے اور زمین کو پر سکون بھی رکھا۔زمین نے چونکہ لاکھوں قسم کی چیزوں کو پیدا کرنا تھا اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر اس کو تخلیق دی گئی تاکہ یومیہ لاکھوں قسم کے رنگا رنگ مختلف لذتوں والے، مختلف تاثیروں

والے، مختلف ڈیزائنوں والے پھل، پھول، سبزیاں، اناج پیدا کر سکے اور زمین کے اندر کھربوں ٹن مختلف چیزوں کے خزانے اس کی تخلیق میں اس کے اندر رکھ دیئے گئے تا کہ انسان ضرورت کے وقت ان کو نکال نکال کر استعمال کرتا رہے۔

الغرض زمین کو زمین کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی سورج کو سورج کے مطابق تخلیق دی پھر بتلا دیا کہ قیامت تک کس طرح کام میں لگے رہنا ہے چاند کو چاند کے مطابق تخلیق دی درختوں کو درختوں کے مطابق، پھولوں کو پھولوں کے مطابق تخلیق دی پھر پھولوں کو انسانوں کے دیکھنے اور سونگھنے کے لئے بنایا اس لیے ان کو کیاریوں میں چھوٹے چھوٹے پودوں میں پیدا کیا اگر پھول درختوں پر لگے ہوتے تو انسان چھت پر جا کر پھولوں کو دیکھتا تو انسان کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا اس لیے پھولوں کو چھوٹے چھوٹے پودوں میں پیدا کر دیا۔ درختوں سے سایہ مہیا کرنا تھا تو اس لئے انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اونچا رکھا تا کہ سایہ بھی دیں اور ضرورت کے وقت انسان کو ایک گھر کا کام بھی دیں ہمارے ایک عزیز گاؤں میں تھے تین چار سال تک ایک درخت کے نیچے بچوں سمیت زندگی گزارتے رہے تو دیکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے درخت کو درخت کے مطابق تخلیق دی ہے انسان کو انسان کے مطابق تخلیق دی مرد کو مرد کی ضرورت کے مطابق اور عورت کو عورت کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی ہے پرندوں نے اڑنا تھا ان کو اس کے مطابق تخلیق دی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اڑنے کے لیے کیسے پر عطاء کیے پھر دانے کھانے والے پرندوں کو الگ قسم کی چونچ عطا کی اور گوشت خور پرندوں کو الگ قسم کی چونچ عطا کی

"سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡ ءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی".

تو رب وہ ہے جس نے مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی پھر ان سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سمجھ بھی دے دی کہ کس طرح زندگی گزارنی ہے پرندے، درندے

اور جانوروں کو زندگی گزارنے کی سمجھ دے دی۔ لوہے کو اس طرح تخلیق فرمایا کہ اس سے کروڑوں قسم کی مختلف چیزیں بن سکیں پگھلانے پر پگھل جائے۔ لکڑی کو لکڑی کے مطابق تخلیق دی گئی اس طرح کہ لکڑی نے جن لاکھوں ضرورتوں میں استعمال ہونا تھا ان ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر لکڑی کی تخلیق کی گئی، جلانے پر جل جائے، کاٹنے پر کٹ جائے، کیل ٹھوکنا چاہیں تو اس میں ٹھوکی جا سکے، رندہ پھیرنا چاہیں تو رندہ پھر جائے، پالش کریں تو پالش ہو جائے اور حسین اور خوبصورت منظر پیش کرے۔ پتھر کو پتھر کے مطابق تخلیق دی مٹی کو مٹی کے مطابق تخلیق دی سمندر اور پانی میں رہنے والی مخلوق نے پانی میں رہنا تھا ان کو اسی حیثیت سے تخلیق دی ہر مادہ کا کام علیحدہ تھا مذکر کا کام علیحدہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی فرشتوں نے بڑے عظیم کام انجام دینے تھے زمین تا آسمان کے کھربوں نوری سال کے سفر کو منٹوں میں طے کرنا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اس کے مطابق تخلیق دی پھر مختلف فرشتوں کو مختلف کاموں پر لگا دیا اور ان کو کام سونپ کر ہدایت بھی کر دی گئی کہ قیامت تک کس طرح کام میں لگے رہنا ہے۔ بندہ کبھی کبھی سوچتا ہے تو قرآن مجید کی یہ آیت رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی اس آیت کی تشریح اتنی طویل ہے کہ سب انسانوں کی زندگیاں گزر جائیں تو بھی اس کی تشریح کرنے سے قاصر رہیں۔ انسان کے ہر ہر عضو کو دیکھئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر عضو کو اس کے مطابق تخلیق دی۔ آنکھوں کو آنکھوں کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی، آنکھوں میں تیرہ کروڑ کیمرے رکھ دیئے۔ کروڑوں رنگ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھ دی۔ زیادہ روشنی میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت رکھ دی الغرض یہ کہ آنکھوں کو ہر اعتبار سے کامل اور مکمل پیدا کیا اور اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑی کان کو کان کی ضرورت کے مطابق، ناک کو ناک کی ضرورت کے مطابق، زبان کو زبان کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی ہے کہ زبان سے انسان بول سکے ذائقے

حاصل کر سکے دل پھیپھڑوں کو ان کے مطابق تخلیق دی پھر بتلا دیا کہ کس طرح کام کرتے رہنا ہے ساٹھ ستر سال گزر جائیں دل، پھیپھڑے کس کے حکم سے کام پر لگے رہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے حکم سے لگے رہتے ہیں دل کام کرنا بند کر دے، پھیپھڑے کام کرنا بند کر دیں کیا مجال ہے کہ انسان ان کو چلا سکے۔ خلیے کو خلیے کے مطابق تخلیق دی اور دل کو دل کے کام اور ضرورت کے مطابق تخلیق دی۔ دل نے ایک لاکھ کلومیٹر سے زائد رگوں کے ذریعے لاکھوں بالوں اور جسم کے ہر عضو اور جسم میں ملینوں کھرب خلیوں کو خون پہنچانا تھا تو دل کو اس ضرورت کے مطابق تخلیق کیا گیا کہ دل ایک لاکھ کلومیٹر سے زائد رگوں کی لائن میں خون پینتالیس سیکنڈ میں پہنچا دیتا ہے اور دوسرے پینتالیس سیکنڈ میں استعمال شدہ خون آکسیجن حاصل کرنے کے لئے دل میں واپس آجاتا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی بِقُدْرَتِهٖ وَ عَظْمَتِهٖ.

حالانکہ دل بہت نرم ونازک چیز ہے لیکن سالہا سال چوبیس گھنٹے مستقل کام میں لگا رہتا ہے کوئی آرام اور ریسٹ نہیں ہے۔ اس کو اسی طرح ساٹھ ستر سال تک بغیر تھکے کام کرنے کا فن کس نے سکھایا۔ اللہ رب العزت کی ذات قدرت والی ذات ہے جس نے دل کو اس کی ضرورت کیمطابق تخلیق دے دی۔ پھر پھیپھڑوں کو پھیپھڑوں کی ضرورت کے مطابق تخلیق کر کے ہدایت کر دی کہ تم نے اتنے سالوں تک بغیر وقفہ لئے اور بغیر تھکاوٹ کے آکسیجن حاصل کرنی ہے اور خون کے اندر ملا دینی ہے تا کہ انسان کو اس کی آکسیجن کی ضرورت رات دن بغیر محنت کے اور کوشش کے حاصل ہوتی رہے۔ پھر معدے کو معدے کی ضرورت کے مطابق تخلیق کیا اور پریشر ککر سے زیادہ گرمی اس میں رکھ دی کہ وہ مختلف قسم کی غذاؤں کو رات دن کے چند گھنٹوں میں گلا کر رکھ دیتا ہے یہاں تک کہ بعض جانور تو ہڈیوں سمیت دوسرے جانوروں کو کھا جاتے ہیں اور ان کے معدے میں جا کر ہڈیاں بھی گل جاتی

ہیں۔ تو سوچیں اور غور کریں کہ اللہ رب العزت نے کتنی گرمی معدے میں رکھ دی لیکن معدے کو اسطرح سے تخلیق کیا کہ وہ انسان اور جانور کو پریشان نہیں کرتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے معدے کو پریشر ککر سے زیادہ گرم رکھ کر بھی اس طرح تخلیق کیا کہ معدے کی گرمی انسان اور جانوروں کو تھوڑی سی بھی تکلیف نہیں دیتی۔ اگر پریشر ککر سے زیادہ گرم معدہ انسان کی بناوٹ ہوتی تو انسان اس شدید گرمی کی وجہ سے خود ہی زندگی سے بے آرام ہو جاتا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تخلیق ضرورت بھی پوری کرتی ہے اور سارے عیبوں سے پاک ہوتی ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ اتنی سخت بھٹی پیٹ میں موجود ہوتی ہے جو انتہا درجے کی گرم ہوتی ہے جو ہڈیوں کو بھی پگھلا دیتی ہے۔ مگر انسان اور جانور کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اتنی گرم چیزیں پیٹ میں کام کر رہی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے معدے کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی ہے، گردوں کو گردوں کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی، گردوں کے اندر دس دس لاکھ چھلنیاں لگا دیں اور گردے کو بتلا دیا گیا کہ انسان کے اندر پانی، آئرن، شکر، کیلشیم، دیگر معدنیات کی کتنی ضرورت ہے۔ اتنا تو جسم کے اندر رکھا جائے اور اگر یہ چیزیں فلاں مقدار سے زیادہ ہو جائیں تو ان کو فلٹر کر کے باہر نکال دیا جائے۔ مثلاً اگر جسم میں پانی زیادہ ہو جائے گا تو گردے اس پانی کو باہر نکال دیں گے تا کہ پانی کی زیادتی جسم کے خلیوں کو تباہ نہ کر دے اور اگر انسان کے جسم میں پانی کم ہو جائے گا تو گردے پانی کو سٹور کرنا شروع کر دیں گے۔ اسی طرح اگر مٹھاس جسم میں زیادہ ہو جائے گی تو گردے اس کو باہر نکال دیں گے اور اگر کم ہو گی تو اس کو سٹور کرنا شروع کر دیں گے۔ غرض یہ کہ گردے کو گردے کی تمام ضرورتوں کا خیال کرتے ہوئے تخلیق عطا کی گئی اور پھر اس کو سارا عجیب وغریب سسٹم سمجھا کر کام پر لگا دیا۔ وہ دن رات اپنے کام میں بغیر انسان کی کوشش کے اللہ کی ہدایت کے مطابق

کام کررہے ہیں۔ ہاتھوں سے انسان نے کام کاج کرنا تھا ان کو ان کی ضرورت کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ نے تخلیق دی تا کہ انسان دوسروں کا محتاج نہ ہو اور مختلف کاموں کے لئے پھرتی کے ساتھ ہاتھوں کو اور انگلیوں کو آگے پیچھے، دائیں بائیں آرام سے حرکت دے سکے۔ پاؤں سے انسان نے چلنا تھا اور سارے جسم کا بوجھ برداشت کرنا تھا اس لئے پاؤں کی ہڈیوں کو باقی جسم سے بہت مضبوط بنایا گیا اور ان کے اندر کئی کئی من بوجھ اٹھانے کی صلاحیت دے دی گئی غرض یہ کہ پاؤں کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی گئی۔

ذرا غور کریں سوچیں دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹر اور سائنسدان بھی سوچیں کہ انسان کو جس جس چیز کی ضرورت تھی کیا وہ سب چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے اندر بڑے پیارے انداز میں نہیں سمو دیں اور اسی طرح جانوروں کو کیڑے مکوڑوں کو پرندوں درندوں اور پانی کی مخلوق کو جن جن چیزوں کی ضرورت تھی ان ان چیزوں کو ان کے جسموں میں خوبصورتی کے ساتھ نہیں سمو دیا گیا یہی کائنات کے خالق اور مالک ہیں جنہیں ہم انسان بھولے بیٹھے ہیں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری اور ساری مخلوق کی ضرورتوں کو اس طرح پورا کیا کہ اس میں کوئی عیب بھی نہیں چھوڑا ہر چیز اور ہر عضو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ کا عظیم شاہکار ہے۔

تو دوستو! ماؤ اور بہنو! تو بات چل رہی تھی کہ **رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی.**

یہ صفت اور یہ بات کائنات کے ہر ہر جز میں کارفرما نظر آئے گی۔ ایٹم میں، خلیوں میں، پرندوں، درندوں پالتو جانوروں، کیڑے مکوڑوں الغرض ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا کی۔ شکاری پرندوں، درندوں کو ان کے شکار کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاؤں پنجے، چونچ اور دانت عطا کر دیئے اور شکار کی

ضرورت کے مطابق ان میں لچک رکھ دی۔ بہت تیز دوڑنا اور اڑنا سکھا دیا۔ رات کو شکار کرنے والے پرندوں اور درندوں کو رات کو دیکھنے والی آنکھیں عطا کر دیں۔ جن جانوروں نے گوشت کھانا تھا ان کا معدہ ان کی ضرورت کے مطابق بنا دیا کہ وہ کچا گوشت بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ گوشت خور پرندوں کے معدوں کو اس طرح بنایا کہ وہ گوشت کھاتے ہیں تو ہضم کر جاتے ہیں۔ دانے کھانے والے پرندوں کے معدے کو اس طرح بنایا کہ ان کے معدے کچے دانوں کو بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ پھر پانی پر رہنے والوں اور خشکی پر رہنے والوں کو انکی ضرورت کے مطابق تخلیق دی۔ پھر پرندوں نے اڑنا تھا تو ان کو انکی ضرورت کے مطابق خوبصورت لچک دار بے وزن پر عطا کر دیئے اور ایسے پر عطا کئے جن کو نہ دھونے کی ضرورت ہے نہ کنگھی کرنے کی ضرورت ہے۔ پرندوں پر غور کیا کریں کہ سالوں سال نہ تو اپنے پروں کو دھوتے ہیں نہ کنگھی کرتے ہیں لیکن جب انکے پروں کو دیکھو تو حسین خوبصورت اور صاف معلوم ہوتے ہیں اور ان پر بنے ہوئے نقش و نگار بھی خراب نہیں ہوتے۔ پھر پرندوں نے چگ کر کھانا تھا تو انہیں چونچ عطا کر دی اگر انہیں ہونٹ عطا کئے جاتے تو ایک ہی دن میں ان کے ہونٹ زمین پر مارنے کی وجہ سے زخمی ہو جاتے اور ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔ پھر پرندوں نے چونکہ اڑنا تھا اس لئے ان کے بچوں کی تخلیق اگر پیٹ میں ہوتی اور وہ بچے اگر پیٹ میں بڑے ہوتے تو انکو اڑنا مشکل ہوتا اس لئے ان کے بچوں کے لئے انڈوں کی ترتیب بنا دی گئی۔ پھر تمام پرندوں، درندوں اور کیڑے مکوڑوں کو اپنے گھر بنانے اور ان کو ترتیب دینے کی ساری تفصیلات ان کے ذہن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فطری طور پر ودیعت کر دی کہ ان کو یہ کام سیکھنے نہیں پڑتے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تخلیق میں اور ان کی ہدایت میں ان کو یہ کام عطا کر دیئے۔

پھر چونکہ پرندے درندے کیڑے مکوڑے گرمی سردی کا اس طرح انتظام نہیں

کر سکتے جس طرح انسان کر لیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سب کو یا تو ایسے جسم عطا کر دیئے جس میں گرمی سردی کا اثر بہت ہی کم ہوتا ہے یا پھر ان کے جسموں کو ایسے بنایا کہ گرمی سردی کے اندر ان کے جسم کا ٹمپریچر خود بخود سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہو کر اپنے توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ پھر گھوڑوں، خچروں، اونٹوں اور گدھوں کو ان کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی پھر ہدایت کر دی کہ انسان کی فرمانبرداری کرنی ہے نافرمانی نہیں کرنی۔ ذرا غور کریں جانور تو اپنے مجازی مالک انسان کی نافرمانی نہیں کرتا لیکن انسان اپنے حقیقی مالک اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی نافرمانیاں کرتا ہے۔ پھر دودھ دینے والے جانوروں کو ان کے مطابق تخلیق دی ان کے تھن بڑے رکھ دیے جن جانوروں کا دودھ نکالا جاتا ہے۔ پھر جن کا دودھ نہیں نکالا جاتا ان کے تھن چھوٹے رکھ دیے اور جن جانوروں کے بچے زیادہ ہوتے ہیں ان کے تھن زیادہ رکھ دیئے۔ پھولوں کو پھولوں کی ضرورت کے مطابق تخلیق دے کر ان میں خوشبو کے خزانے سمو دیئے گئے ان پھولوں کی خوشبو انسان کو کتنی بھلی معلوم ہوتی ہے گندم کو پیسنا تھا اور گوندنا تھا اور روٹی بننی تھی اس لئے اس کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو تخلیق دے دی کس طرح آرام سے گندم چکی میں پس جاتی ہے۔ گوندنے کو آسان کر دیا اور پھر آٹے میں لیس رکھ دی کہ روٹی آسانی سے پک جائے۔

پھر گنے کو اس کے مطابق تخلیق دی۔ کہ انسان اس کا چھلکا اتار کر چبا سکے اور مشینوں میں ڈال کر رس نکال کر قسم قسم کی چیزیں بنا سکے۔ اگر گنے کی لکڑی سخت ہوتی تو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا الغرض کائنات کی ہر چیز کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دی اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ اس طرح کام میں لگے رہنا ہے۔ پانی کو تمام ان ضرورتوں کے مطابق تخلیق دی جن جن ضرورتوں میں پانی نے استعمال ہونا تھا۔ تیل کو تیل کی ضرورت کے مطابق، پیٹرول کو پیٹرول کی ضرورت کے مطابق، گیس کو گیس کی ضرورت کے مطابق تخلیق دے دی تاکہ وہ جل سکے۔ ہوا کو نرم رکھا تاکہ پرندے اس میں اڑ سکیں اور ہواؤں میں

ریڈیائی لہریں رکھ دیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت ہیں پوری دنیا میں موبائلوں پر باتیں اور مختلف چینلز جو اپنی نشریات پوری دنیا میں نشر کر رہے ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی ان ریڈیائی لہروں کے ذریعے ہی تو ممکن ہیں۔

کائنات کی چیزوں کا حسین ہونا نعمت

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ.

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے ہر چیز کی تخلیق کو حسین بنایا۔

کائنات کی ہر ہر چیز پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو انتہائی حسن دیا ہے۔ صحرا، دریا، نہریں باغ، سورج، آسمان، ستارے، درخت، پودے، پھول، پرندے، درندے، جانور، کیڑے مکوڑے، پھل، سبزیاں، انسان غرض یہ کہ ہر ہر چیز پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان چیزوں کو بے ترتیب بے ہنگم بے حسن نہیں پیدا کیا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی قدرت اور اپنی عظمت کا شاہکار اور نشانی بنا دیا۔ آج دنیا میں ایک ایک چیز پر تحقیق ہو رہی ہے۔ ایٹم ہو یا خلیہ، کیڑے مکوڑے ہوں یا جانور، پرندے ہوں یا درندے، انسان ہوں یا جن، ہر ایک کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انتہائی حسن سے نوازا اور اپنی قدرت اور عظمت کا شاہکار بنا دیا۔ اللہ والے تو ہر چیز کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا حسن جھلک رہا ہے۔ جب کسی حسین چیز یا حسین مناظر دیکھیں تو سوچا کریں جنت کی چیزیں اور اس کے مناظر کتنے حسین ہوں گے۔ اور پھر دنیا اور جنت کی ساری حسین چیزوں کو پیدا کرنے والی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات گرامی کتنی حسین ہو گی اور جس ذات نے دنیا کے پھولوں اور مختلف چیزوں میں خوشبوئیں بھر دیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات میں کتنی خوشبو ہو گی۔ اس لئے زندگی ایسی فرمانبرداری میں گزاریں کہ جنت میں

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی عظیم نعمت سے مستفید ہو سکیں۔

بیجوں کی نعمت

بیجوں کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں درندوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں پھلوں سبزیوں غرض کہ ہر چیز کو خلیوں سے جوڑ کر بنایا ہے اور خلیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار ہے کہ ایک بال کے سرے پر دس لاکھ خلیے سما سکتے ہیں اور پھر اس چھوٹے سے خلیے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورا ایک جہان آباد کیا ہے اسی چھوٹے خلیے میں ایک چھوٹا سا مقام ڈی۔این۔اے ہے۔جس میں ہر چیز کی بناوٹ کے بارے میں اتنی تفصیلات درج ہوتی ہیں کہ اس سے پورا ایک کتب خانہ تیار ہو سکتا ہے۔ایسے ہی بیج کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلیوں سے بنایا ہے۔اور ان خلیوں میں ڈی۔این۔اے ہے جس میں اس چیز کی جس کا یہ بیج ہے ساری تفصیلات اندر سمودی گئی ہیں کہ پودا کیسا ہوگا یا درخت کیسا ہوگا۔پھول کیسے ہوں گے پتے کیسے ہوں گے، پھل کس قسم کے ہوں گے، کس ذائقے کے ہوں گے اور ہر پھل میں کس کس مقدار میں کتنے وٹامنز ہوں گے اور کتنی مقدار میں آئرن کیلشیم وغیرہ دیگر اشیاء ہوں گی۔غرضیکہ سبھی کچھ بیج کے اندر خلیوں کے ڈی۔این۔اے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عظمت سے سمو دیا ہے۔اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جو بھی چیز بناتے ہیں یعنی سبزیاں پھل وغیرہ اس کے اندر مستقبل کے لئے دوبارہ ان چیزوں کے بننے کا سامان بھی خوبصورتی کے ساتھ بیجوں کے اندر سمو دیتے ہیں تاکہ انسان کو جب دوبارہ ان چیزوں کی ضرورت پڑے تو ان بیجوں کو زمین میں استعمال کر کے دوبارہ وہ نعمتیں حاصل کر سکے۔پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیجوں

کے اندر جو جوہر رکھا ہے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خوبصورت پیکنگ کے اندر محفوظ کر دیا ہے کینو کے بیج ہوں یا سیب کے یا تربوز کے بیج ہوں ان سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خولوں میں محفوظ کر دیا ہے۔پھر بہت سارے بیج ایسے ہیں جن کی گری خود بھی استعمال کی جاتی ہے (یعنی کھائی جاتی ہے) اور مغزیات میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔تو غرض بیج بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں۔

پودوں کی نعمت

فائدہ: کبھی کبھی پودوں اور پھولوں کی نرسری میں جایا کریں اور دیکھا کریں کہ عظمت والے رب، شان والے رب قدرتوں والے رب نے کیسے کیسے عجیب وغریب قسما قسم، رنگا رنگ پودے پیدا کر دیئے، اسی طرح کتنے ہی خوبصورت رنگا رنگ مختلف خوشبوؤں والے پھول پیدا کر دیئے۔ذرا غور کریں سارا جہان مل کر اربوں کلو سونا خرچ کر کے ایک قسم کا پودا یا پھول نہیں بنا سکتا اور اللہ رب العزت اکیلے لاکھوں قسم کے پودے اور پھول پیدا فرما رہے ہیں۔

پھولوں کی نعمت

پھول اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہیں کیاریوں اور گملوں میں پھول کھلے ہوئے کتنے اچھے معلوم ہوتے ہیں ساری دنیا کے انسان ملکر ایک حقیقی پھول پیدا نہیں کر سکتے ذرا غور کریں اور سوچیں کہ اس دنیا میں لاکھوں قسم کے مختلف خوشبوؤں مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں والے پھول کون پیدا کرتا ہے ہر پھول پر غور کریں کہ کیسے خوبصورت ڈیزائن کی پتیاں اللہ رب العزت نے بنائی پھر کیسی کیسی خوشبو ان میں رکھ دی پھول گھروں کو کتنی زینت بخشتے ہیں پھولوں کے ہار بنا کر گلے میں

ڈالے جاتے ہیں گلدستے تیار کیے جاتے ہیں پھر گلاب کے پھول میں غور کریں کتنے خوبصوت ہوتے ہیں کوئی گلاب کا پھول سفید، کوئی سرخ کوئی کالا کوئی پیلا ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنے رنگوں کے پھول پیدا کر دیئے۔

پھر شہد بنانے کے لیے شہد کی مکھیاں پھولوں کا رس چوستی ہیں اور شہد تیار کرتی ہیں لاکھوں انسانوں کی روزی ان پھولوں سے وابستہ ہے کتنے مالی ہیں جن کی ملازمت پھولوں سے وابستہ ہے کتنے فارم بنائے جاتے ہیں جن میں لوگ پھولوں کے پودے لگاتے ہیں اور ان کو بیچتے ہیں اور لاکھوں روپے کماتے ہیں۔ کتنے لوگ پھولوں کے ہار اور گلدستے بناتے ہیں اور لاکھوں روپیہ کماتے ہیں۔

گھاس کی نعمت

گھاس بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہزاروں قسم کی گھاس پیدا کی ہے لوگ گھروں میں خوبصورتی کے لیے گھاس لگاتے ہیں اور گھاس پر بیٹھنا کتنا فرحت بخش معلوم ہوتا ہے پھر گھاس جلانے کے کام آتی ہے آگ جلاتے وقت بڑی لکڑیوں کو آگ لگانا مشکل ہوتا ہے تو گھاس کو آگ لگا کر لکڑیوں کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ لکڑیوں کو آگ لگ جاتی ہے مختلف قسم کی گھاس جنگلوں وغیرہ میں اگتی ہے اس کو خشک کر کے لکڑیاں جلانا کتنا آسان ہو جاتا ہے پھر مختلف گھاس کو لوگ خشک کر کے گھروں کے اندر بچھا دیتے ہیں جو قالین کا کام کرتا ہے۔ بعض قسم کے گھاس لوگ گھروں کی چھتوں پر استعمال کرتے ہیں بعض گھاس چیزوں کو پیک کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں بعض گھاس روم کولر کے اندر استعمال ہوتی ہیں، پھر گھاس کے ذریعے سے مٹی مضبوط ہو جاتی ہے اگر گھاس نہ ہوتی تو گھروں کے اندر صحن میں مٹی جو ڈالتے ہیں وہ بارش کے آنے سے

بہہ جاتی ہے مگر گھاس کے ساتھ مٹی مضبوط ہو جاتی ہے اور گھاس کی وجہ سے صحن وغیرہ میں کیچڑ نہیں بنتا اگر گھاس نہ ہوتی تو مٹی میں کیچڑ بہت زیادہ ہوتا اور انسان کے لئے وہاں چلنا پھرنا کتنا مشکل ہو جاتا۔ پھر گھاس آکسیجن بھی فراہم کرتی ہے۔

سبزیوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لیے سبزیوں کی نعمت پیدا کی ہے سبزیوں کی نعمت پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سینکڑوں قسم کی مختلف ذائقہ والی سبزیاں پیدا کیں۔ ہر سبزی مختلف غذائیت سے بھرپور ہے بعض سبزیاں تو ہر گھر کی روزانہ کی ضرورت ہیں۔ ہر سبزی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کاش ہم غور کریں۔

فائدہ: دوستوں اور بہنوں سے گذارش ہے کہ آج کل سبزیوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے۔ زیادہ گوشت اور دالیں استعمال کی جاتی ہیں جن سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور بہت سارے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ جدید تحقیق یہ ہے کہ سبزیاں بہت فائدہ مند ہیں ایک ڈاکٹر دوست کے بقول آج کل اسی فیصد لوگ خون کی کمی کا شکار ہیں اس کی بڑی وجہ سبزی کا استعمال نہ کرنا ہے پھر اکثر لوگ آئرن کی کمی کا سخت شکار ہو رہے ہیں اور آئرن کی کمی کی وجہ سے خون بھی کم ہو جاتا ہے اور آئرن سبزیوں میں اور پتوں والی سبزیوں میں زیادہ ہوتا ہے مثلاً سرسوں کا ساگ پالک کا ساگ میتھی کا ساگ باتھو کا ساگ وسلاد کے پتے وغیرہ لوگ گوشت زیادہ کھاتے ہیں جبکہ زیادہ گوشت نقصان دہ ہے حدیث میں آتا ہے کہ گوشت سالنوں کا سردار ہے مگر زیادہ استعمال اسکا مضر ہے۔ اس لئے میری ماؤں بہنوں سے گذارش ہے کہ حسب توفیق نقشہ طعام بنائیں اس کو باورچی خانہ میں آویزاں کریں اس میں موسم کے مطابق سبزیوں کو زیادہ رکھیں اس طرح ایک چارٹ ہر موسم کی سبزیوں کا بنا کر باورچی خانہ میں لگا دیں تا کہ فیصلہ میں آسانی ہو کہ کون سی سبزی پکانی ہے اس طرح

مستورات مشورہ سے ایک چارٹ بنا کر گھر میں لگائیں کون سی سبزی کس کے ساتھ مکس ہو کر اچھی پک سکتی ہے۔ دیہاتوں میں رہنے والے مردوں سے گذارش ہے کہ دیہاتوں میں آج کل زیادہ رواج دالوں کا بن گیا ہے جو نقصان دہ ہیں کوشش کریں کہ دیہاتوں میں سبزیوں کی دکانیں کھل سکیں پھر علاقہ والوں کو ترغیب دیں کہ علاقے میں سبزی کی کاشت کو بڑھائیں مرد حضرات ذہن میں رکھیں کہ گوشت، دالوں کی نسبت سبزی میں لذت کم ہوتی ہے لیکن فائدہ مند زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے فائدہ والی چیز استعمال کریں۔

مستورات سے بھی گذارش ہے کہ اگرچہ سبزی بنانا مشکل ہے اور اس میں لذت کم ہوتی ہے لیکن اس میں سب گھر والوں کا فائدہ زیادہ ہوگا اس کو رواج دیں۔

پیاز کی نعمت

پیاز کی نعمت پر غور کریں تقریباً ہر گھر میں لوگ روزانہ سالن بناتے ہیں ہر وقت اس کی ضرورت پیش آتی ہے اس کے بغیر سالن بنانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے پیاز کے ساتھ سالن لذیذ ہو جاتا ہے۔ پیاز بھونتے وقت ذرا اس کی خوشبو پر غور کریں کیسی پیاری پیاز کی خوشبو معلوم ہوتی ہے اگر انسان کے پاس اور کچھ نہ ہو تو صرف پیاز سالن کا کام دیتا ہے کچا ہو یا پکا ہوا ہو کچا پیاز سلاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے یہ پیاز کی نعمت کس نے دی؟ ساری دنیا کے انسان ملکر ایک پیاز بھی پیدا نہیں کر سکتے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کے اندھیروں میں کروڑوں من پیاز یومیہ پیدا کرتے ہیں۔

فائدہ: ذرا غور کریں اور سوچیں پیاز زمین کے اندر تیار ہوتا ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت پر غور کریں کہ پیاز میں نہ مٹی کی آمیزش ہے نہ گوبر کی پھر پیاز کاٹتے وقت غور کیا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیاز کی کیسی خوبصورت تہیں بنائی ہیں اور کس طرح ایک دوسرے کے اوپر تہوں کو لپیٹ دیا ہے پھر پیاز کی یہ تہیں ایک مرتبہ کھول دی جائیں تو ساری دنیا کے انسان

مل کر اس پیاز کو جوڑ نہیں سکتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس خوبصورتی سے پیاز کی تہوں کو جوڑ دیا ہے اس لیے بہنوں سے گذارش ہے کہ پیاز کاٹتے وقت تھوڑی دیر کے لیے پیاز کی بناوٹ اور سجاوٹ پر غور کر لیا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اندھیروں میں کیسی خوبصورت سبزی تیار کر دی۔ پھر پیاز کی پیداوار کے ذریعے سے کتنے انسانوں کو روزی فراہم ہوتی ہے۔ اور کتنے انسانوں کی روزی اس پیاز کی نعمت سے وابستہ ہے پیاز کی نعمت کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے پیاز کو بطور دوا کے بھی استعمال کیا جاتا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیاز کے اندر ایک خوبی یہ رکھی ہے کہ یہ جلدی خراب بھی نہیں ہوتا کافی دن تک تروتازہ رہتا ہے۔

ٹماٹر کی نعمت

ٹماٹر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے ٹماٹر کے ذریعے سے سالن کی لذت دوبالا ہو جاتی ہے پھر ٹماٹر کو ذرا کاٹ کر دیکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ٹماٹر کو اندر سے کتنا خوبصورت بنایا۔اور اوپر سے ٹماٹر کا رنگ دیکھیں کس نے اتنا خوبصورت سرخ رنگ دیدیا، ٹماٹر کو سالن میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بطور سلاد بھی ٹماٹر استعمال ہوتا ہے آجکل ٹماٹر سے ٹماٹو کیچپ تیار کیا جاتا ہے۔ وہ کتنا لذیذ ہوتا ہے ساری دنیا مل کر ایک ٹماٹر پیدا نہیں کر سکتی۔اللہ تبارک وتعالیٰ اکیلے روزانہ کروڑوں من ٹماٹر سے بھی زیادہ پیدا فرماتے ہیں پھر کتنے انسان ٹماٹر کی تجارت کر کے روزی کماتے ہیں اور یہ تجارت انکے لیے ذریعہ معاش بنتی ہے اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ **فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔**

آلو کی نعمت

آلو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے آلو کو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کے اندھیروں میں تیار کرتے ہیں آلو پر غور کریں کیسا ذائقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے اندر رکھ دیا آلو

سے مختلف سالن تیار ہوتے ہیں پھر آلو کی چپس کو سارے شوق سے کھاتے ہیں آجکل تو چپس پیکٹوں میں بھی بند کردی جاتی ہے جو انسان سفر میں آسانی سے لے جاسکتا ہے ذرا غور کریں مٹی پانی سے اللہ تبارک وتعالیٰ کیسے خوبصورت انداز میں آلو تیار کرتے ہیں آلو کو ذرا کاٹ کر دیکھیں اندر سے کتنا خوبصورت ہے اور زمین کے اندر بننے کے باوجود نہ مٹی کی آمیزش ہے نہ گوبر کی، آلو کو کاٹ کر دیکھیں اندر سے کتنا صاف شفاف ہے۔ آلو کی نعمت سے جب لطف اندوز ہوں تو خوب خوب اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکرادا کیا کریں۔ **وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا**

گاجر کی نعمت

گاجر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے گاجر بھی زمین کے اندر تیار ہوتی ہے مٹی اور پانی سے اللہ تبارک وتعالیٰ کتنی خوبصورت اور ذائقہ دار گاجر تیار کرتے ہیں گاجر کچی بھی کھائی جاتی ہے۔ گاجر کا جوس انتہائی فرحت بخش ہوتا ہے گاجر کا سالن بھی بنایا جاتا ہے گاجر کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے گاجر میں دودھ ڈال کر کھیر بھی بنائی جاتی ہے گاجر کا اچار بھی بنایا جاتا ہے۔ انسان کے لیے یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

فائدہ: سارے انسان ملکر جو چیزیں روشنی میں تیار نہیں کر سکتے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کے اندھیروں میں تیار کرتے ہیں کتنی ہی نعمتیں زمین کے اندر تیار ہوتی ہیں پھر اتنی صاف ستھری ہوتی ہیں ان میں ذرا سی بھی میل کچیل نہیں ہوتی، مٹی کی آمیزش نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کا جتنا شکرادا کرے وہ کم ہے۔ **فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ**

مرچ کی نعمت

مرچ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عجیب نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے عجیب وغریب کیفیت پر پیدا کیا ہے ہم اس کا ذائقہ بتلانا چاہیں تو وہ مشکل ہے مگر عجیب لذت رکھتی

ہے مرچ سالن کو لذیذ بنا دیتی ہے ہر قسم کے سالن میں مرچ اس کی لذت کو دوبالا کرتی ہے ہری مرچ سلاد کے طور پر بھی کھائی جاتی ہے اچار میں بھی استعمال ہوتی ہے سالن میں مرچ نہ ڈالی جائے تو سالن کا ذائقہ اچھا نہیں ہوتا پھیکا سالن ہوتا ہے تو سوچیں اور غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرچ کو انسان کے لیے کتنی بڑی نعمت بنایا ہے انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر نعمت پر شکرادا کرے ہری مرچ کو انسان بہت سارے مقامات پر استعمال کرتا ہے ہری مرچ کی کبھی چٹنی بنائی جاتی ہے ہری مرچ کو اچار میں استعمال کیا جاتا ہے ہری مرچ کبھی سالن میں کاٹ کر ڈالی جاتی ہے اور کبھی ثابت ڈال دیتے ہیں اور کبھی ہری مرچ رائتے میں استعمال ہوتی ہے پھر ہری مرچ کو دھوپ میں ہی خشک کیا جاتا ہے اس پر دھوپ پڑتی ہے تو وہ سرخ ہو جاتی ہے سرخ ہونے کے بعد اس کو پیس کر سرخ مرچ بنائی جاتی ہے اور سینکڑوں مقامات پر سرخ مرچ استعمال کی جاتی ہے اور پھر سرخ مرچ کی وجہ سے سالن، پلاؤ، بھنا ہوا گوشت پکوڑے، سموسے، کوفتے، کباب وغیرہ کتنے لذیذ معلوم ہوتے ہیں اگر مرچ اللہ تبارک وتعالیٰ پیدا نہ کرتے تو ہم کتنی چیزوں کو استعمال کرتے مگر پھیکے ہونے کی وجہ سے وہ لذت کا احساس نہ ہوتا جو مرچ کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت پر غور کریں کہ مرچ اگر کھانے میں تیز معلوم ہو تب بھی لذت سے بھرپور ہے سبحان اللہ

تو کچن کی اہم چیزوں میں مرچ بھی ہے جو ہر وقت کی ضرورت ہے مگر ذہن میں رہے کہ ہر چیز کو یا ہر نعمت کو اعتدال سے استعمال کیا جائے تو فائدہ دیتی ہے اگر حد سے زیادہ استعمال کریں گے تو اس میں نقصان کا خطرہ بھی ہوتا ہے اسی طرح مرچ کے اندر بھی یہ بات پائی جاتی ہے اس کو سالن میں یا کسی اور چیز میں زیادہ ڈالیں گے تو وہ نقصان کا باعث ہوتی ہے اور اعتدال سے ڈالیں تو وہ فائدہ مند اور لذیذ ہوتی ہے۔

بہرحال مرچ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس سے ہم سینکڑوں قسم کی

لذیذ چیزیں بناتے ہیں جب بھی مرچ کی نعمت سے لطف اندوز ہوں تو فوراً اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں اور دوسروں کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا کہیں آج کل سینکڑوں قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں ان کی لذت کو مرچ خوب بڑھا دیتی ہے پھر مرچوں والی سینکڑوں چیزوں کو بازار میں یا دکانوں پر پیکنگ میں اور کبھی بغیر پیکنگ کے فروخت کیا جاتا ہے آج کل دالیں، دال، سویاں وغیرہ مختلف طریقوں سے فروخت کی جاتی ہیں اس میں بھی مرچ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

لہسن ادرک کی نعمت

لہسن ادرک بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے سالن کے اہم اجزاء میں لہسن اور ادرک بھی شامل ہیں انکی وجہ سے سالن کی لذت میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر لہسن ادرک کو بطور دوا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور لہسن کو چٹنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے پھر لہسن اور ادرک کو سلاد میں بھی استعمال کیا جاتا ہے بہت سارے امراض کا علاج بھی ادرک سے کیا جاتا ہے بلڈ پریشر کی دواؤں میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے انسان کے اندر اگر چربی زیادہ ہو جائے تو یہ دونوں چیزیں استعمال کرے یہ اس کے لیے فائدہ مند ہیں لہسن وغیرہ کو اچار میں بھی استعمال کیا جاتا ہے بعض لوگ لہسن کو پیاز کی جگہ سالن میں ڈالتے ہیں بعض لوگ سالن بناتے ہیں اور لہسن میں گوشت کو بھونتے ہیں تو یہ خوب لذیذ ہو جاتا ہے۔ لہسن اور ادرک سالن میں پکا کر بھی کھاتے ہیں اور کچا بھی کھاتے ہیں ادرک بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند ہوتی ہے اس کے کھانے سے ''بی پی'' کنٹرول ہو جاتا ہے یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں لیکن انسان ان پر غور نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو ہر نعمت سے نوازا ہے لیکن پھر بھی انسان ناشکرا ہے۔

ساگ کی نعمت

ساگ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اکیلے وہ کام کر سکتے ہیں جو ہم سارے انسان مل کر بھی نہیں کر سکتے ہم سب مل کر ایک ذائقے والی سبزی نہیں تیار کر سکتے جب کہ اللہ رب العزت اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے بغیر کسی مدد کے لاکھوں قسم کی سبزیاں، پھل اور خشک میوہ جات پیدا کر رہے ہیں پھر سبزیوں کا ذائقہ الگ رکھ دیا، پھلوں میں ذائقہ علیحدہ رکھ دیا۔ پھر خشک میوہ جات میں ذائقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے الگ رکھ دیا ہے سبحان اللہ۔ کیسی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ہے اب ساگ کی نعمت کو دیکھیں کتنے قسم کے ساگ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیدا کیے ہیں ان میں سے ہر ایک کا ذائقہ علیحدہ ہے پالک کا ساگ، سرسوں کا ساگ میتھی کا ساگ، کڑم کا ساگ، چنے کا ساگ علیحدہ پیدا کیا اس کے علاوہ اور بہت سارے ساگ اللہ رب العزت نے پیدا فرما دیے اور چنے کے پودوں کا ساگ الگ لوگ استعمال کرتے ہیں ان میں سے ہر ساگ کا ذائقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علیحدہ رکھا ہے اور اس کو لذت سے بھر دیا ہے اور ان میں غذائیت بھی بھرپور اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھ دی ہے ہم اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

پھول گوبھی اور بند گوبھی کی نعمت

پھول گوبھی اور بند گوبھی دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا بہترین نمونہ بھی ہیں ''دوستو اور بہنو سبزیاں کاٹتے وقت اس کی بناوٹ اور سجاوٹ پر ذرا غور کر لیا کریں کہ کس خوبصورتی کے ساتھ اور کس صفائی کے اعلی معیار کے ساتھ اور کس اعلی سجاوٹ کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبزیوں کو پیدا کیا'' بعض سبزیاں زمین کے اندر تیار ہوتی ہیں بعض سبزیاں زمین کے باہر تیار ہوتی ہیں جہاں ہر طرف گرد و غبار ہوتا ہے مگر مجال ہے کہ گرد و غبار مٹی وغیرہ کی ذرا بھی

آمیزش سبزی کے اندر نظر آئے اور کھانے میں اس کو محسوس کیا جائے۔ پھول گوبھی کاٹتے وقت ذرا تھوڑی دیر کے لئے اس کی بناوٹ پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک حصے کو دوسرے حصے کے ساتھ جوڑ دیا پھر اس پر کیسے پھول پیدا کر دیئے پھول گوبھی کو بھی انسان کتنے ہی مختلف طریقوں سے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح بند گوبھی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے ذرا غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک دوسرے پر پتوں کو جوڑ دیتا ہے ہم سارے گھر والے مل کر بند گوبھی کو ذرا کھول دیں پھر ذہین سے ذہین انسان بھی جو کمپیوٹر وغیرہ ٹھیک کر سکتا ہے مگر وہ بھی بند گوبھی کے پتے دوبارہ اسی ترتیب پر واپس جوڑ نہیں سکتا ہے پھر کیسی کاری گری ہے اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

پھر بند گوبھی کو بھی مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے اگر ضرورت پڑے تو بند گوبھی کے پتے پلیٹ کا کام بھی دیتے ہیں اور بند گوبھی سلاد میں بھی استعمال ہوتی ہے اور اس کا سالن بھی بنایا جاتا ہے اس لئے دوستو اللہ رب العزت کا خوب خوب شکر ادا کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں جس رب کریم نے یہاں پر عجیب وغریب ذائقے والی سبزیاں پیدا کر دیں تو سوچیں جنت جہاں کی لذتیں اس دنیا کی اربوں کھربوں گنا سے بھی زیادہ ہوں گی وہاں کی سبزیوں کی کیا لذت ہو گی اس لیے اپنے کانوں آنکھوں اور زبان وغیرہ کو گناہوں سے بچائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو بجا لائیں اس کے دین کے خادم بن کر زندگی بسر کریں پوری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور غلبہ اسلام کے لئے ہر انسان خوب کوشش کرے۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبزیاں پیدا کی ہیں انسان بھی پلاسٹک کی سبزیاں اور پھل بناتا ہے صرف اور صرف سجاوٹ کے لئے کیا حقیقی سبزیوں اور مصنوعی سبزیوں میں کوئی مناسبت ہے اسی طرح دوستو! دنیا میں انسان نے بھی نظام بنایا کہیں جمہوریت، کہیں سوشلزم کہیں بادشاہت، ایک نظام اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے جو اسلامی نظام ہے انسانوں کے نظام عیوب سے بھرے نظر آئیں گے جبکہ اسلامی نظام ہر عیب سے پاک ہے

کیونکہ یہ نظام اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کا نظام ہے اس میں کوئی عیب ہے نہ ہوگا۔

کدو کی نعمت

کدو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کدو کی کئی اقسام ہیں جو اللہ رب العزت نے پیدا کی ہیں کوئی کدو گول ہیں کوئی کدو لمبے ہوتے ہیں کوئی کدو میٹھے ہوتے ہیں اور کدو کو مختلف طریقوں سے پکایا جاتا ہے اس کو کدوکش کر کے رائتہ بھی بنایا جاتا ہے کدو کا اچار بھی بنایا جاتا ہے کدو کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے جو انتہائی لذیذ ہوتا ہے جب دنیا میں کدو کے حلوے سے لطف اندوز ہوں تو سوچیں کہ جنت میں کدو کا حلوہ کتنا لذیذ ہوگا جو دنیا کے کھربوں گنا سے بھی زیادہ لذیذ ہوگا اسی طرح دنیا کی جس چیز سے لطف اندوز ہوں تو سوچا کریں کہ دنیا کی حقیر چیزوں میں یہ لذت ہے تو جنت جو دنیا سے کھربوں گنا سے بھی زیادہ لذیذ ہوگی تو وہاں چیزوں کی لذت کا کیا عالم ہوگا۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا

چھلکے اور پیکنگ کی نعمت

دنیا میں آج جدید طریقہ یہ آگیا ہے کہ چیزوں کو خوبصورت انداز میں پیک کیا جاتا ہے تاکہ وہ چیزیں دیر تک محفوظ رہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سے یہ کائنات بنائی ہے ہر چیز کی پیکنگ کا ایک عجیب وغریب اور حسین نظام بنا دیا ہے کہ پیکنگ کی پیکنگ بھی ہے اور حسن کا حسن بھی ہے۔ اور پھر اصل چیز بھی کام کی اور اوپر جس چیز سے اصل چیز کو پیک کیا گیا ہے یعنی چھلکا اور بھوسہ وہ بھی کام کا۔ غرضیکہ پھلوں پر غور کریں سارے ہی پھلوں کو یعنی سیب، انار، کیلا، کینو، تربوز، خربوزہ، انگور، ناشپاتی، آم۔ ہر پھل کو باریک یا موٹی پیکنگ ضرور دی گئی ہے۔ جس سے پھل حسین بھی معلوم ہوتے ہیں اور کچھ عرصے تک

خراب بھی نہیں ہوتے ۔ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام سبزیوں کو بھی پیک کر کے بھیجا ہے۔ پیاز، آلو، ٹماٹر، کدو، توری، شلجم، مولی، گاجر اور دیگر سبزیوں کو باریک یا موٹی پیکنگ ضرور دی گئی ہے تا کہ وہ خوبصورت معلوم ہوں اور زیادہ عرصے تک چل بھی سکیں اور ان سبزیوں اور پھلوں کے اندر جراثیم اور گردوغبار بھی داخل نہ ہو سکے ایسے ہی سارے اناج یعنی گندم، چاول، جوار، باجرہ، کنگنی وغیرہ۔ غرضیکہ ان تمام چیزوں کے ہر ہر دانے کو اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے الگ الگ پیک کیا ہے۔ انسان اتنے چھوٹے چھوٹے دانوں کو الگ الگ پیک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ایک کھیت میں کھربوں دانے اگر پیدا کر رہے ہیں تو ہر ایک کو الگ الگ پیک کر کے پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح دالوں کو لے لیجئے، مٹر کو لے لیجئے، سب ہی کے لئے الگ الگ مختلف رنگوں اور ترتیبوں کے ساتھ پیکنگ کا عجیب وغریب انتظام کیا گیا ہے۔ ایسے ہی پھلوں اور سبزیوں کے اندر جو بیج ہیں جس میں مستقبل کے پھلوں اور سبزیوں کا انتظام ہے ان کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیک کر کے سبزیوں اور پھلوں کے اندر مختلف صورتوں میں رکھ دیا۔ ایسے ہی انسانوں جانوروں، پرندوں، درندوں اور کیڑے مکوڑوں کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کھال کے ذریعے ایک طرح سے پیکنگ کا نظام دیا ہے تا کہ باہر سے جراثیم اور گردوغبار وغیرہ اندر داخل نہ ہو سکیں اور اندر کی ساری چیزیں اس حسین اور خوبصورت پیکنگ کے اندر محفوظ رہیں۔

کریلے کی نعمت

کریلے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں کریلے کی بناوٹ سجاوٹ پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو کتنا خوبصورت بنایا ہے کیسے کریلے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خوبصورت طریقے سے پیدا کیا جو کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

کریلے کو کڑوا بنایا ہے اس کے باوجود لذت اور غذائیت سے بھرپور ہے کریلے کو لوگ مختلف طریقوں سے پکاتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں کبھی چنوں کے ساتھ کبھی قیمے کے ساتھ اور کبھی علیحدہ بھی پکائے جاتے ہیں پھر کریلوں کا اچار بھی ڈالتے ہیں اس کا اچار انسان کیلئے کتنا لذت بخش ہوتا ہے۔ بعض لوگ کریلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان کو گھی میں بھون لیتے ہیں اور ان سے لذت اٹھاتے ہیں۔ بعض کریلوں میں قیمہ بھر دیتے ہیں اور ان کو قیمہ بھرے کریلے بنا دیتے ہیں جن کی اپنی ہی ایک لذت ہوتی ہے۔

پودینہ کی نعمت

پودینہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے اللہ رب العزت فرماتے ہیں: **وَاِنْ تَعُدُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا.**

پودینہ جو ہمارے سینکڑوں کام آتا ہے، کیسی پیاری خوشبو دیتا ہے، پودینہ سبز بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کو خشک کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے پودینہ کی چٹنی انتہائی لذت بخش ہوتی ہے پودینے کا قہوہ بھی بنایا جاتا ہے جو مختلف امراض میں کام دیتا ہے پودینہ پیٹ کے بہت سارے امراض کے لیے مفید ہوتا ہے۔

دھنیا کی نعمت

دھنیا کی نعمت بھی ایک بہت بڑی عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسی عجیب وغریب خوشبو رکھدی۔ رائتہ بنانا ہو تو اس کی لذت سبز دھنیہ دوبالا کرتا ہے اسی طرح سالن بناتے وقت تھوڑا سا دھنیا ڈالنے سے کیسی خوشبو ہر طرف پھیل جاتی ہے اور انسان فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح بہت سے مقامات پر دھنیا استعمال ہوتا ہے دھنیا کے پتے بھی خوشبو دیتے ہیں اور دھنیا سے چٹنی بھی بنائی جاتی ہے اور اس کے دانے بھی سالن وغیرہ میں ڈالے

جاتے ہیں اور سالن کو خوشبودار ذائقہ سے بھرپور کر دیتے ہیں۔

ہلدی کی نعمت

ہلدی، سفید زیرہ، کالا زیرہ، دار چینی چھوٹی الائچی، بڑی الائچی ان میں سے ہر ایک چیز علیحدہ ایک نعمت ہے ہلدی سالن میں ڈالتے ہیں تو اس کا ذائقہ دوبالا ہو جاتا ہے اسی طرح مختلف امراض کا علاج بھی ہلدی سے کیا جاتا ہے۔ زیرہ بھی مختلف قسم کا پایا جاتا ہے ایک دوست پہاڑی علاقے سے زیرہ ہدیہ لائے تھے تو آج تک اس کی خوشبو یاد آتی ہے سبحان اللہ کیا عجیب خوشبو تھی تھوڑا سا سالن میں ڈال دیں تو اس کی عجیب خوشبو پھیل جاتی ہے چھوٹی الائچی خوشبودار ہوتی ہے لوگ سالن میں ڈالتے ہیں چائے میں ڈالتے ہیں کھیر میں بھی ڈالتے ہیں گاجر کے حلوے میں بھی ڈالتے ہیں اس کی خوشبو ذائقے کو دوبالا کر دیتی ہے ویسے بھی منہ میں ڈال دی جائے تو اس کی وجہ سے خوشبو منہ سے آنا شروع ہو جاتی ہے الائچی کو بطور دوا کے بھی کئی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ: ذرا اس بات پر غور کریں بہت ساری لذتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی رکھی ہیں ہم ان لذتوں کو الفاظ میں تعبیر نہیں کر سکتے کوئی پوچھے تو انسان ان کی لذتوں کو بتا نہیں سکتا ہمارے الفاظ ان لذتوں کو بتانے سے قاصر آجاتے ہیں مگر اللہ رب العزت کی ان لذتوں کی اقسام ختم نہیں ہوتیں تو قربان جاؤں رب کریم پر جس کی قدرتیں بے شمار ہیں اور اس کے پاس لذتوں کے عجیب خزانے ہیں!

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آم کی مختلف قسمیں پیدا کی ہیں ہر ایک کا ذائقہ مختلف ہے لنگڑا آم الگ ذائقہ رکھتا ہے چونسا علیحدہ ذائقہ رکھتا ہے سندھڑی علیحدہ ذائقہ رکھتا ہے ہر قسم کا ذائقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے الگ الگ رکھدیا ہے ہم سے کوئی پوچھے اس قسم

کے آم کا ذائقہ کیسا ہے؟ ہم یہ کہہ دیں گے مزیدار ہے، ٹیسٹ فل ہے۔ اس ٹیسٹ فل سے آگے ہماری تعبیر کی حدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم ہر ایک کی علیحدہ لذت محسوس کر سکتے ہیں مگر تعبیر کے لئے الفاظ ہمارے پاس نہیں ہوتے۔ ساری دنیا کے انسان مل کر ایک قسم کی لذت پیدا نہیں کر سکتے۔ قربان جاؤں رب کریم پر، قدرت والے رب پر جس نے لاکھوں قسم کی چیزوں میں لاکھوں قسم کی لذتیں پیدا کر دیں ہیں، پھر اصل لذتیں تو جنت میں ہوں گی۔ تو سوچیں کہ دنیا میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں تو جنت میں کیسی کیسی نعمتیں ہوں گی پھر دنیا میں لاکھوں لذتیں ایسی ہیں جنکی تعبیر کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں آم، انگور، کھجور، شہد سب میٹھے ہیں مگر کوئی پوچھے کہ ان کی مٹھاس میں کیا فرق ہے ہر ایک کی علیحدہ تعبیر کرو تو ہمارے لئے مشکل ہے گندم کی روٹی، مکئی کی روٹی، باجرے کی روٹی، میدے کی روٹی، سب مزیدار ہیں مگر ان سب کی لذتوں میں علیحدہ علیحدہ کیا فرق ہے اور کتنا فرق ہے۔ سبحان اللہ! ہمارے لیے ان لذتوں کی الگ الگ تعبیر کرنا مشکل ہے تو ان لذتوں کو بنانا کتنا مشکل کام ہو گا پھر جس قدرت والے رب نے ان لاکھوں مختلف چیزوں میں مختلف ذائقے رکھ دیے تو یہ رب کتنی عظمت والا ہے۔ اس طرح مرغی کا گوشت، بکری کا گوشت، گائے بھینس کا گوشت، ہرن کا گوشت، مچھلی کا گوشت ہزاروں قسم کے گوشت الگ الگ ذائقہ رکھتے ہیں ہم سے کوئی پوچھے گوشت کا ذائقہ کیسا ہے تو ہم کہیں گے بہت مزیدار، بڑا ہی ٹیسٹ فل ہے مگر ہر ایک کی الگ الگ تعبیر مشکل ہو گی ان گوشتوں کو اللہ رب العزت نے اکیلے ہی بنایا پوری دنیا مل کر بھی گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں بنا سکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ یومیہ سینکڑوں قسم کے کھربوں من گوشت تیار فرما رہے ہیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر غور کریں کہ اس نے کتنی ہی لذتیں پیدا کر کے اپنی عظیم قدرت سارے جہاں پر آشکارا کر دی۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O

بھنڈیوں کی نعمت

وَاِنْ تَعُدُّوا نِعمَةَ اللّٰهِ لَا تُحصُوهَا

ترجمہ: اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو گے تو تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہ کر سکو گے۔

بھنڈیوں کی نعمت بھی ایک عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں کیسی لذت بھر دی ہے اکثر لوگ بھنڈیاں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتنی مزیدار ہیں بہت ٹیسٹ فل ہیں سوال یہ ہے کہ ہم تو ہاف ٹیسٹ والی سبزیاں بھی نہیں بنا سکتے تو یہ ٹیسٹ فل سبزیاں کس نے اپنی قدرت سے بنا دیں۔ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے جس نے یہ ساری چیزیں اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہیں پھر ہم سوچیں کہ ہم اس کا کتنا شکر ادا کر رہے ہیں بھنڈیاں تازی ہوں پھر گھر کی ہوں چھوٹی چھوٹی ہوں انکا مزہ اپنا ہوتا ہے۔

بھنڈی میں آلو ڈال کر پکائیں تو اس کا ذائقہ علیحدہ ہوگا۔ اور اگر تیل میں صرف بھنڈیوں کو فرائی کریں تو ان کا ذائقہ علیحدہ ہوگا ہر ایک طرح سے مزیدار ہونگی۔

ٹینڈوں کی نعمت

ٹینڈوں کی نعمت بھی ایک عظیم نعمت ہے ان کو شوربے میں پکائیں یا خشک پکائیں دونوں طرح خوب مزیدار ہوتے ہیں اس نعمت کو کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب شکر ادا کیا کریں ٹینڈوں کے سالن کو گوشت کے ساتھ پکایا جائے تو ان کا ذائقہ علیحدہ ہوتا ہے تو سوچیں کہ ٹینڈوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین سے کیسے پیدا کیا ساری دنیا کے انسان مل کر ایک ٹینڈہ پیدا نہیں کر سکتے لیکن اللہ رب العزت روزانہ لاکھوں کھربوں ٹینڈے پیدا کر رہے ہیں اور ٹینڈوں کی خرید وفروخت انسان کے لیے ذریعہ معاش بنتی ہے پھر لوگ ان کی تجارت کرتے ہیں تو دیکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں کتنی کتنی نعمتوں سے نوازا ہے لیکن ہم پھر بھی اس رب کائنات کا شکر ادا نہیں کرتے۔

مٹر کی نعمت

مٹر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے مٹر کی پیکنگ پر غور کریں کس خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ کی گئی ہے۔ سبحان اللہ۔

پھر مٹر کے کچے دانے ہوں تو کچے بھی کھا کر دیکھیں بہت زیادہ ٹیسٹ فل اور مزیدار ہوتے ہیں اسی طرح ان کو بھون لیں تو یہ ایک الگ ذائقہ رکھتے ہیں مٹر کو آلو اور گاجر کے ساتھ ملا کر پکائیں تو ان کا ذائقہ الگ ہوگا اگر ان کو چاولوں میں ڈال کر پکائیں تو ان کا ذائقہ اور مزیدار ہوگا ان کو جس طریقے سے بھی پکائیں ہر ایک کا ذائقہ اور مزہ الگ ہوگا۔ مٹر کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کیا کریں جس نے ہمارے لیے اس عظیم نعمت کو پیدا کیا۔ مٹر کی بناوٹ، سجاوٹ اور خوبصورتی پر غور کریں کہ اللہ رب العزت نے کس طرح مٹی اور پانی سے کیا کیا عجیب عجیب چیزیں پیدا کی ہیں۔

فائدہ: دوستو ماؤ بہنو! دنیا کا عام ضابطہ اور اصول یہ ہے کہ میٹریل اچھا ہو تو آگے اچھی چیز تیار ہوتی ہے میٹریل بے کار ہو تو چیزیں کمزور تیار ہوتی ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت عجیب ہے کہ بے کار چیز سے اعلیٰ چیز بنا دیتا ہے پانی اور مٹی سے کیسی کیسی عظیم کھانے پینے کی چیزیں تیار کر دیتے ہیں قیمتی سے قیمتی لکڑی بھی مٹی اور پانی سے تیار ہو رہی ہے۔ سبحان اللہ

فائدہ: ساری دنیا کے ذہین سے ذہین دماغ مل جائیں اور بڑی بڑی کمپنیاں مل جائیں اور اربوں کلو سونا خرچ کر لیں تو بھی ایک پھل کا دانہ تیار نہیں کر سکتے تو وہ رب کتنی قدرتوں والا ہے جو اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے کھربوں ٹن پھل دنیا میں یومیہ پیدا فرما رہا ہے اور اربوں انسان پرندے درندے کیڑے ان پھلوں کو کھا کر لطف اندوز ہوتے ہیں اور

غذا حاصل کرتے ہیں اور کروڑوں انسانوں کے لئے پھلوں کو ذریعہ معاش بنادیا۔

سارے انسان مل جائیں ایک سبزی پیدا نہیں کر سکتے تو قربان جاؤں اس عظیم رب پر جو اکیلے دنیا میں یومیہ اربوں ٹن سبزیاں زمین سے پیدا کر رہے ہیں، اربوں انسان درندے پرندے کیڑے مکوڑے ان سبزیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور غذائیں حاصل کررہے ہیں اور کروڑوں انسانوں کے لئے سبزیوں کو ذریعہ معاش بنادیا۔

سارے انس وجن مل جائیں ایک گندم اور چاول کا دانہ مٹی پانی سے تیار نہیں کر سکتے اللہ رب العزت کی عظمتوں پر قربان جاؤں اللہ رب العزت اکیلے یومیہ اربوں ٹن اناج گندم، چاول، مکئی، باجرہ وغیرہ زمین سے پیدا کررہے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی کھربوں مخلوقات کی روزی کا سامان ہو رہا ہے اور کروڑوں انسانوں کے لئے اناج کی خرید وفروخت ذریعہ معاش بنا ہوا ہے۔

سارا جہاں مل جائے ایک کلو گوشت تیار نہیں کرسکتا، اللہ رب العزت اربوں ٹن سینکڑوں ذائقوں والے گوشت یومیہ تیار کررہے ہیں۔ جس سے کھربوں مخلوقات فائدہ اٹھاتی ہیں اور اربوں مخلوقات کی تو خوراک ہی صرف گوشت ہے ان کو اتنی بڑی تعداد میں گوشت کون تیار کر کے کھلا رہا ہے صرف سمندروں ہی سے یومیہ اربوں ٹن گوشت ساری دنیا نکال رہی ہے۔ یہ کس نے ایسی مچھلیاں بنادیں جو لاکھوں کروڑوں انڈے دیتی ہیں پھر لاتعداد مچھلیاں پیدا ہوتی ہیں اور سمندر کی مخلوق بھی ان مچھلیوں کے گوشت کو اپنی غذا بناتی ہے اور باہر کی مخلوق بھی۔ پھر کروڑوں انسانوں کے لئے گوشت کی خرید وفروخت کو ذریعہ معاش بنادیا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ شُکْرِ الْاَنْبِیَاءِ. وَ عَدَدَ شُکْرِ الصَّحَابَۃِ وَ عَدَدَ شُکْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَتْقِیَاءِ.

سارا جہان مل جائے ایک انڈہ نہیں بنا سکتا، میرا خاندان قربان اس عظیم رب پر

جو اکیلے دنیا میں کھربوں انڈے یومیہ پیدا کررہا ہے اور اربوں مخلوقات ان سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ اور غذائیں حاصل کررہی ہیں اور کروڑوں انسانوں کے لئے انڈوں کی خرید وفروخت ذریعہ معاش بنی ہوئی ہے۔

سارا جہاں مل جائے ایک کلو لوہے کا مادہ نہیں بنا سکتا ہے اللہ رب العزت کتنی شان والے ہیں کھربوں ٹن لوہا زمین کے خزانوں میں سمودیا اور ساری دنیا کے انسان لوہا نکال نکال کر لاکھوں قسم کی نعمتیں تیار کررہے ہیں اور ساری دنیا ان نعمتوں سے راحتیں حاصل کررہی ہے۔ کروڑوں انسانوں کے لئے لوہا ذریعہ معاش بنا ہوا ہے۔

سارا جہاں مل کر ایک کلو سونا چاندی نہیں بنا سکتا۔ اللہ رب العزت نے اکیلے کروڑوں ٹن سونا چاندی کیسے اپنی قدرت سے زمین میں سمودیا کہ ساری دنیا کے انسان سونا چاندی جیسی عظیم نعمت سے مستفید ہو رہے ہیں اور عورتوں کے لئے لاکھوں قسم زیورات انہی ہی سے تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور کروڑوں انسانوں کے لئے سونے چاندی کی خرید و فروخت ذریعہ معاش بنی ہوئی ہے۔

سارا جہاں مل جائے گھاس اور پانی سے ایک کلو دودھ تیار نہیں کرسکتا اللہ رب العزت نے کیسے جانوروں میں عجیب وغریب سسٹم بنادیا کہ گھاس پانی وغیرہ سے ان کے پیٹ میں کتنا لذیذ دودھ تیار ہوتا ہے۔ یومیہ کھربوں ٹن دودھ اللہ رب العزت اکیلے ان جانوروں میں پیدا فرماتے ہیں اور اربوں مخلوقات کے لئے روزی کا سامان مہیا ہوتا ہے۔ اور کروڑوں بچوں، انسانوں اور جانوروں کے لئے جو اور کچھ کھا نہیں سکتے۔ اللہ رب العزت اکیلے ان کے لئے نرم وگرم تازہ لذیذ دودھ تیار کر کے ان کو پلاتے ہیں۔

سُبْحَانَکَ مَا اَرْحَمَکَ

سارا جہاں مل کر ایک لیٹر پیٹرول ڈیزل گیس کوئلہ کا مادہ تیار نہیں کرسکتا اللہ رب

العزت کی شان پر ذرا غور تو کریں اس نے اکیلے ہی اکیلے زمین میں کتنے ہی کھربوں ٹن کے ذخائر پیٹرول ڈیزل گیس کوئلے کے زمین میں رکھ دیئے کہ ساری دنیا کی گاڑیاں جہاز ریل گاڑیاں وغیرہ اگر رواں دواں ہیں تو اللہ رب العزت کے ان لاتعداد خزانوں کی وجہ سے جو اس نے اپنی قدرت سے زمین میں سمو دیئے۔ پھر کتنے ملکوں اور انسانوں کے لئے ان چیزوں کا کاروبار ان سب کے لئے کتنا نفع بخش ہے۔ کاش یہ بھولا بھٹکا انسان اپنے عظیم رب کی عظیم نعمتوں پر ذرا غور کرنے والا بن جاتا۔

سارا جہاں مل جائے ایک کلو پانی تیار نہیں کر سکتا۔ اللہ رب العزت کی قدرت پر ذرا غور کریں کتنا پانی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے بادلوں سے برساتے ہیں اور ساری مخلوق کو پلاتے ہیں اور یہ پانی قدم قدم پر انسانوں کے کام آتا ہے کبھی آپ نے اس پر غور کیا ؟ اور کروڑوں انسانوں کیلئے پانی کی خرید وفروخت ذریعہ معاش بنا ہوا ہے۔ اور کتنا پانی سمندروں اور زمین کے خزانوں میں سمو دیا۔

سارے انسان مل جائیں ایک کلو مٹی ایک مرلہ زمین پیدا نہیں کر سکتے ہیں، اللہ رب العزت کتنی قدرت والے ہیں اور شان والے ہیں کہ اتنی بڑی زمین بغیر میٹریل کے تیار کر دی کتنی مٹی زمین میں رکھ دی اس مٹی سے کتنے پھل سبزیاں اناج وغیرہ پیدا ہو رہے ہیں اس مٹی سے لاکھوں قسم کی چیزیں تیار ہو رہی ہیں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمین کو انتہائی وسیع وعریض بنایا اور انسانوں، جانوروں اور پودوں کے موافق بنا دیا کہ اس زمین پر اربوں انسان کھربوں دیگر مخلوقات کس راحت سکون کے ساتھ رہ رہی ہیں۔ پھر دنیا کے کروڑوں انسان زمین کی خرید وفروخت کر کے کتنے امیر بن چکے ہیں اے ناداں انسان ذرا غور تو کر اتنی بڑی زمین اپنے وسیع خزانوں کے ساتھ کس عظیم قدرت والی ذات کا شاہکار ہے۔ فَبِاَيِّ الاء رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.

سارا جہاں مل کر ایک خلیہ جو انسان، جانور، پرندوں، درندوں، سبزی، پھل وغیرہ کی بنیادی اکائی ہے پیدا نہیں کر سکتا تو اللہ رب العزت کیسی عظیم قدرت والے ہیں جس نے ہر انسان اور ہر مخلوق کو سینکڑوں قسم کے ملینوں کھرب خلیوں سے پیدا کیا تو غور کریں سارے جہاں کے انسانوں، جانوروں، پرندوں، پھلوں، سبزیوں میں کس قدر خلیے ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ بِقَدْرِ الْخَلِيَّةِ فِيْ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِکَ

سارا جہاں مل جائے ایک حسینہ پیدا نہیں کر سکتا اللہ رب العزت نے اکیلے اربوں حسینائیں پیدا کر دیں۔ پھر ساری حسیناؤں کا حسن جمع کر لیا جائے تو سو مربع میل کا علاقہ بھی روشن نہیں ہو سکتا جبکہ جنت میں اللہ رب العزت ایک حسینہ کو اتنا حسن عطا فرمائیں گے کہ اگر وہ صرف دنیا میں جھانک لے تو کھربوں میل کے علاقے کو روشن کر دے۔ اے جوانو! تمہیں کیا ہوا کہ دنیا کے عارضی حسن کے پیچھے پڑ گئے اور آخرت کی حسیناؤں کی فکر چھوڑ دی۔ جلدی سے آگے بڑھو اس حسینہ کی طرف جو ہمارے تصور وہم وگمان سے بھی زیادہ حسین ہو گی اس کی فکر کرو اور دین وانسانیت کی خوب خدمت کرو اور شہدائے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے طلباء وطالبات کی طرح دین پر قربان ہونے کا جذبہ پیدا کر لو۔

سارا جہاں مل جائے ایک کلو ربڑ اور پلاسٹک کا میٹریل اور مادہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اللہ رب العزت نے اکیلے کتنے خزانے ربڑ وغیرہ کے زمین میں رکھ دیئے کہ یومیہ اربوں ٹن پلاسٹک ربڑ زمین کے خزانوں سے نکل رہا ہے اور اس سے قسم قسم کی چیزیں بن رہی ہیں اور بازار پلاسٹک کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں اور کروڑوں انسانوں کے لئے پلاسٹک کی چیزوں کی خرید وفروخت ذریعہ معاش بنی ہوئی ہے۔

سارا عالم مل جائے ایک جانور پیدا نہیں کر سکتا ہیں اللہ رب العزت کتنے جانور یومیہ پیدا فرماتے ہیں کہ جو اربوں انسانوں کھربوں مخلوقات کے لئے قسم قسم کے فوائد کا

ذریعہ بنے ہوئے ہیں اور جانوروں کی منڈیوں میں چلے جاؤ منڈیاں بھری پڑی ہیں وہ کون ہے جوان کو پیدا کر رہا ہے۔ہم توان کی بنیادی اکائی ایک خلیہ ہی پیدا نہیں کرسکتے پھر ملینوں کھرب خلیوں سے بنے ہوئے جانوروں کو کون تخلیق کر رہا ہے۔

پھر کروڑوں انسانوں کے لئے جانوروں کی خرید وفروخت ذریعہ معاش بنی ہوئی ہے۔سُبحَانَ مَا اَعْظَمَ شَانُہٗ۔

سارے انس وجن ملائکہ مل جائیں ایک کلو کپاس مٹی پانی سے تیار نہیں کرسکتے اللہ رب العزت کپاس کے موسم میں کھربوں ملین ٹن کپاس پیدا فرماتے ہیں پھر کپاس سے ہزاروں قسم کی ملبوسات وغیرہ تیار ہوتے ہیں کپڑوں کے بازاروں میں جاؤ بازار بھرے پڑے ہیں اگر اللہ رب العزت زمین سے کپاس پیدا نہ فرماتے تو انسانوں کو قدم قدم پر کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے کروڑوں انسانوں کے لئے ذریعہ معاش کپاس اور کپاس سے بنی ہوئی چیزوں کی خرید وفروخت کو بنادیا۔ **سبحانک ما اقدرک۔**

سارا جہاں مل جائے سارے خزائن خرچ کر ڈالے تھوڑی مقدار میں محبت پیدا نہیں کرسکتے اللہ رب العزت کے پاس کیسے محبت کے خزانوں کے سمندر ہیں کہ والدین میں اولاد کی محبت کس قدر ڈال دی کہ ساری زندگی کس محبت پیار ایثار قربانی کے ساتھ اولاد کو پالتے ہیں اور ان کے مسائل کی فکر کرتے ہیں۔ان کی تعلیم،ان کی ملازمت ان کی شادی غرض قدم قدم پر والدین کیوں کام آتے ہیں یہ محبت کی نعمت کا اثر ہے۔

یہی محبت تمام مخلوقات میں اپنے بچوں کے لئے ڈال دی ورنہ یومیہ پیدا ہونے والے انسانوں جانوروں کے کروڑوں بچوں کی پرورش کرنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا ایک انتہائی مشکل مسئلہ ہوتا جو سارے انسان مل کر حل نہ کرسکتے۔

پھر یہی محبت خاندان میں ڈال دی جاتی ہے۔یہی محبت میاں بیوی جو بعض اوقات بالکل اجنبی ہوتے ہیں ان میں بہت ہی زیادہ مقدار میں محبت ڈال دی جاتی ہے۔ساری دنیا مل جائے تھوڑی مقدار کی محبت پیدا کرنے سے عاجز ہیں تو ساری مخلوق میں اتنے ڈھیر سارے خزانے محبت کے کس نے رکھ دیئے پھر وہ عظیم ذات خود کتنی محبت اور عقیدت کی مستحق ہے۔

توری کی نعمت

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

ترجمہ:اور تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

توری کی نعمت بھی ایک عظیم نعمت ہے توری کا سالن بہت جلدی تیار ہوتا ہے اور بڑا ہی لذیذ ہوتا ہے غور کریں کیا اس میں ذائقہ اور ٹیسٹ امریکہ، جاپان، جرمن کی کمپنیوں نے رکھ دیا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت نے اس میں ٹیسٹ رکھا ہے کس طرح چھوٹی چھوٹی بیلیں پھیل کر کہاں کہاں چلی جاتی ہیں پھر توریاں لگتی ہیں پھر توری کو اگر درخت پر خشک ہونے دیا جائے تو اس کے خشک ہونے کے بعد اس سے بیج نکالے جاتے ہیں پھر دوبارہ ان بیجوں کو لگایا جاتا ہے تو پھر توری کی بیل پیدا ہوتی ہے توری کے پک کر خشک ہونے پر اس کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ ایک حسین،خوبصورت جال بنادیتے ہیں جو نہاتے وقت جسم کو رگڑنے کا کام دیتا ہے ساری میل کچیل جسم سے اتار دیتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک توری کے اندر کیسے عجیب و غریب رگوں کا جال بچھادیتے ہیں۔سبحان اللہ۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں جہاں ہماری غذاؤں کا انتظام کیا ہے تو وہاں ہمارے جانوروں کے کھانے کا بھی انتظام کردیا بہت ساری سبزیاں جب تیار ہوتی ہیں تو

ان کی بیلیں جانوروں کے کھانے کے کام آتی ہیں یا خشک کر کے ہمارے جلانے کے کام آ جاتی ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسا عجیب وغریب نظام بنا دیا ہے کہ پودوں اور بیلوں میں ڈھیر سارے پتے بھی رکھے اس میں ڈھیر ساری لکڑیاں بھی رکھ دی ہیں جو ہمارے جلانے کے کام آتی ہیں پھر پتے جانوروں کے کھانے کے کام آتے ہیں اسی طرح بہت ساری سبزیاں چھلکا اتار کر پکائی جاتی ہیں اور اصلی سبزی کو انسان کھاتا ہے اور سبزی کے چھلکے جانور کھاتے ہیں۔سبحان اللہ

اروی کی نعمت

اروی کی نعمت بھی بہت پیاری نعمت ہے بڑی لذیذ سبزی ہے یہ آلو کی طرح ہوتی ہے لیکن ذائقہ بہت ہی لذیذ اور مختلف ہوتا ہے اس کو خشک بھی پکایا جاتا ہے اور گوشت کے شوربے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، ہم سبزیاں کھاتے ہیں اور اس کی تعریف بھی کرتے ہیں لیکن افسوس سبزی، گوشت انڈے دیگر چیزوں کو کھا کر بنانے والے رب کریم کا بہت کم شکر ادا کرتے ہیں بچے کی تعریف بہت کرتے ہیں بہت ذہین بہت خوبصورت ہے، بہت کیوٹ ہے، مگر بنانے والے کی تعریف نہیں کرتے بیوی کی تعریف کرتے ہیں، مگر جس رب نے بیوی کو بنایا ہے اس کی تعریف نہیں کرتے گوشت کی تعریف کرتے ہیں لیکن گوشت کے بنانے والے کی تعریف نہیں کرتے۔ پھل کھاتے ہیں مگر بنانے والے کی تعریف نہیں کرتے کھا کر کہتے ہیں فلاں چیز بڑی ٹیسٹ فل تھی مگر بہت کم لوگ ان موقعوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

شلغم کی نعمت

شلغم بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ بہت زیادہ سستی ہوتی ہے غریبوں کے لئے بڑی نعمت ہے کیونکہ وہ مہنگی چیزیں نہیں خرید سکتے ہیں اور دوسرا ذود ہضم ہے اس کو شوربے میں پکائیں تو بیماروں کے لیے بہت اچھی غذا ہے اس کو کچا بھی کھایا جاسکتا

ہے۔اس کو خشک بھی پکایا جاتا ہے اور اس کو گوشت میں ڈال کر بنایا جائے تو اس کی لذت اور بھی زیادہ ہوتی ہے اور آج کل تو لوگ شلغم کا اچار ڈالتے ہیں۔

چقندر کی نعمت

چقندر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے یہ بطور سلاد کے بھی کھایا جاتا ہے اس سے انسان کے اندر خون پیدا ہوتا ہے چقندر سے چٹنی بھی بنائی جاتی ہے مختلف طریقوں سے اس کو پکایا جاتا ہے بڑا لذیذ سالن ہوتا ہے چقندر پر غور کریں کیسے رب کریم نے اس میں خوبصورت رنگ بھر دیا ہے پورے ہاتھ رنگین کرتا ہے پورے دیگچے کو رنگین کر دیتا ہے کتنا رنگ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس میں بھر دیا ہے۔سبحان اللہ

مولی کی نعمت

مولی کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس کو عام طور پر سلاد میں استعمال کیا جاتا ہے بہت زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے مولی کھانے کو ہضم کرتی ہے اور مولی کے پتے جانوروں کے کام آتے ہیں مولی کو کدو کش کر کے اس کے پراٹھے بھی بنائے جاتے ہیں۔مولی کا اچار بہت اچھا ہوتا ہے اور بہت لذیذ ہوتا ہے دیہاتوں میں لوگ مولی کا اچار شوق سے کھاتے ہیں۔مولی کو بازاروں میں مصالحہ وغیرہ لگا کر لوگ فروخت کرتے ہیں اور روزی کماتے ہیں اور لوگ خوب شوق سے اس کو کھاتے ہیں۔مولی اور مولی کے پتے بہت سارے امراض کا علاج ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ حَمْدِ الْمَلَائِکَۃِ وَ عَدَدَ حَمْدِ الْاَنْبِیَاءِ
وَ عَدَدَ حَمْدِ الصَّحَابَۃِ وَ عَدَدَ حَمْدِ جَمِیْعِ مَخْلُوْقَاتِکَ.

سلاد کے پتوں کی نعمت

سلاد کے پتے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہیں بہت سارے امراض کا علاج ہیں ان پتوں کی خوبصوتی پر ذرا غور کیا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو کیسی خوبصورتی سے بنایا ہے کیسے جھالرنما ہوتے ہیں یہ سب کس خالق کی کاری گری ہے ذرا اس پر غور کیا کریں پھر اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کریں جس نے ہم کو ان تمام نعمتوں سے نوازا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اگر ہمیں یہ نعمتیں نہ دیتے تو ہمارے لیے زندگی گزارنا کتنا مشکل ہو جاتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی ایسی عجیب نعمتوں کو پیدا فرمایا ہے کہ انسان دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے ساری دنیا کے انسان مل کر ایک سلاد کا پتہ نہیں بنا سکتے۔ اللہ رب العزت کتنے کھربوں سلاد کے پتے یومیہ بنا رہے ہیں۔

مہندی کی نعمت

مہندی کا پودا اور اس کے پتے بھی عظیم نعمت ہیں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے باعث زینت ہیں مرد اپنے بالوں کو مہندی سے رنگ دیتے ہیں۔ خوشی کے موقعوں پر ذرا غور کریں کس کس طرح اور کس کس طریقے سے عورتیں مہندی کو استعمال کرتی ہیں ہاتھوں پر لگاتی ہیں پاؤں پر لگاتی ہیں پھر مہندی کے پتوں پر ذرا غور کریں کہ کس طرح پیس کر ان میں رنگ پیدا ہو جاتا ہے یہ اللہ رب العزت کی قدرت ہے پھر سبحان اللہ رنگ بھی ایسا جس میں کوئی تہہ نہیں رنگ مہندی کا لگ جاتا ہے تو ہاتھ کتنے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ناخن کتنے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں تو سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پتوں میں کیسے اتنا خوبصورت رنگ بھر دیا ہے عورتیں کس طرح مہندی اور لوشن وغیرہ سے ہاتھ پر خوبصورت قسم کے ڈیزائن بنا لیتی ہیں پھر مہندی کتنے امراض کا علاج بھی ہے۔

گندم کی نعمت

گندم کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے گندم کی نعمت پر غور کریں کس طرح مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہے پھر اس کی تخلیق پر غور کریں کس طرح گندم کے کھیت لگتے ہیں پھر لہلہاتے ہیں کتنی خوبصورتی پیدا کرتے ہیں کتنا خوبصورت منظر ہوتا ہے گندم کے پودے پر غور کریں گندم کے سٹے پر کس خوبصورتی کے ساتھ موتی کے دانوں کی طرح گندم کے دانے آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ گندم کے دانے کچے بھی کھائے جاتے ہیں سٹے کے اندر بھون کر بھی کھائے جاتے ہیں جو انتہائی لذیذ اور مزیدار ہوتے ہیں۔ پھر گندم کے دانے ابال کر بھی کھائے جاتے ہیں جو الگ ایک لذت رکھتے ہیں۔ گندم کو خشک کر کے پیس لیا جاتا ہے جو آٹا بن جاتا ہے اس سے اربوں انسانوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے آٹا ہر گھر میں صبح وشام کی ضرورت ہے۔ پھر گندم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی کیفیت اور ایسی لذت عطا فرمائی ہے کہ اگر انسان سالوں سال بھی گندم کی روٹی استعمال کرتا رہے تو گندم سے اکتاتا نہیں ہے۔ جب بھی گندم کی روٹی پکائی جاتی ہے تو اس کا نیا مزہ اور نئی لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھیں جن چیزوں کو انسان مستقل استعمال کرتا ہے انہیں اسی طرح تخلیق کیا کہ وہ ہر وقت استعمال کرنے کے باوجود ان کی لذت سے انسان اکتاتا نہیں ہے۔ پھر گندم کے دانے پرندوں اور انسانوں دونوں کی ضرورت ہیں اور گندم کے پودے جانوروں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ پھر کروڑوں انسان گندم کے آٹے کی تجارت کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے ان کا ذریعہ معاش چل رہا ہے۔ گندم کی روٹی پر غور کریں کتنی لذیذ ہوتی ہے کتنی ٹیسٹ فل ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اس میں کیسی لذت بھر دی اور کیسا اس کو ٹیسٹ فل بنا دیا ٹیسٹ اور مزے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی اربوں انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس نعمت سے روزانہ دو یا تین بار لطف اندوز ہوتے ہیں صبح صبح اس کے پراٹھے بنائے جاتے ہیں کوئی آلو کا پراٹھا بنا رہا ہے کوئی دال کا پراٹھا کوئی مولی کا پراٹھا کوئی سبزی کا پراٹھا بنا رہا ہے کوئی چینی کا پراٹھا بنا رہا ہے

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ خدارا رب کریم کی اتنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر ذرا سوچا کریں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر کتنا ادا کرتے ہیں اور ہماری آنکھیں، کان زبان اور باقی اعضا اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی فرمانبرداری کرتے ہیں اور کتنی نافرمانی کرتے ہیں۔

گندم کی روٹی مختلف طریقوں سے پکائی جائے تو ہر ایک طریقے کا مزہ علیحدہ ہوتا ہے توے کی روٹی کا مزہ علیحدہ ہے تندور کی روٹی کا مزہ الگ نان، روغنی نان، قیمے والے نان، سبزی والے نان ان سب کا مزہ الگ ہوتا ہے ہر ایک کا ٹیسٹ علیحدہ ہوتا ہے کبھی روٹی پر دیسی گھی لگا دیتے ہیں جس کا مزہ الگ ہو جاتا ہے۔ کبھی دیسی گھی سے روٹی کی چوری بنا تے ہیں تو اس کا مزہ علیحدہ ہی ہوتا ہے۔ سبحان اللہ

روٹی کی نعمت

روٹی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے دنیا میں تقریباً چار ارب سے زائد انسان روزانہ روٹی کا استعمال کرتے ہیں اور مختلف طریقوں سے روٹی، نان، پراٹھے وغیرہ بناتے ہیں اور اپنی غذائی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ آٹے کا گوندھا جانا بھی بہت بڑی نعمت ہے ساری دنیا کے انسان روزانہ کئی مرتبہ روٹی کی نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ روٹی کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اللہ رب العزت کی نافرمانی سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

میدے کی نعمت

میدہ کی نعمت بھی عظیم نعمت ہے میدہ آٹے کی نعمت سے حاصل ہوتا ہے پھر میدے سے کتنی نعمتیں تیار ہوتی ہیں میدہ کی روٹی بھی پکائی جاتی ہے میدہ سے سموسے بنائے جاتے ہیں میدہ سے نمک پارے بھی بنائے جاتے ہیں میدہ سے مختلف قسم کی مٹھائیاں بنا کر بازار میں بیچی جاتی ہیں پھر میدہ کو لوگ خرید کر قسم قسم کی نعمتیں تیار کرتے ہیں میدہ سے باکر

خوانی بنائی جاتی ہے بیکری میں بہت ساری چیزیں میدہ سے ہی تیار کی جاتی ہیں۔

سویوں کی نعمت

میدہ اور آٹے سے قسما قسم کی سویاں تیار ہوتی ہیں جن کو میٹھے کے ساتھ پکایا جاتا ہے اور نمکین سویاں بھی پکائی جاتی ہیں اور سویاں نرم غذا ہیں اس لیے ان کو چبانا نہیں پڑتا بوڑھے حضرات کے لیے اور چھوٹے بچوں کے لئے یہ عظیم نعمت ہے۔

سوجی کی نعمت

آٹے کی نعمت سے سوجی کی نعمت حاصل ہوتی ہے سوجی سے مختلف قسم کی نعمتیں تیار ہوتی ہیں سوجی کا حلوہ کتنا لذیذ ہوتا ہے سوجی سے حریرہ بھی بنایا جاتا ہے جو بچوں بڑوں کیلئے کتنا مفید ہوتا ہے سوجی سے مکھڈی حلوہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ سوجی سے سینکڑوں نعمتوں کو تیار کیا جاتا ہے۔

ستو کی نعمت

ستو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے گندم سے ستو کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ ستو کا شربت عظیم نعمت ہے دیہاتوں میں ستو کو پانی میں ڈال کر بطور شربت کے استعمال کرتے ہیں اور ستو کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے گرمیوں میں ستو کا استعمال انسان کے لیے بہت مفید ہے اور سنت بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ستو پسند کرتے تھے۔

لئی کی نعمت

آٹے سے لئی کی نعمت تیار ہوتی ہے جو کتنی جگہ کام آتی ہے اشتہار چپکانے پر، گتے کے ساتھ کاغذ جوڑنا ہو، جلدیں بنانی ہوں تو لئی کی ضرورت پڑتی ہے۔ کتابوں کی

جلدوں کی تیاری بھی لئی کی نعمت سے ہوتی ہے۔

گندم کے پودے کی نعمت

گندم کا پودا ایک عظیم نعمت ہے گندم کے پودے اس کی ٹہنی بہت ہی خوبصورت ہوتی ہے دیہاتوں میں غریب عورتیں چھابیاں اور مختلف قسم کی بہت ساری چیزیں تیار کرتی ہیں اور ان کو بیچ کر گزر راہ کرتی ہیں۔

چاول کی نعمت

چاول کی نعمت بھی عظیم نعمت ہے کتنی مختلف نعمتیں چاول سے تیار ہوتی ہیں اور چاولوں کو کتنے ہی طریقوں سے پکایا جاتا ہے چاول کا پلاؤ لذیذ نعمت ہے چاول چنوں کے ساتھ پکائے جاتے ہیں آلو، مٹر، گاجر، انڈے والے چاول پکائے جاتے ہیں چاولوں سے زردہ بھی بنایا جاتا ہے چاول دودھ میں ڈال کر بھی بنائے جاتے ہیں چاول اور دال ملا کر کھچڑی بھی بنائی جاتی ہے جو مریضوں کے لیے بہت مفید ہوتی ہے ہر طرح کا ایک علیحدہ مزہ ہے اور ٹیسٹ ہے پھر چاول شادی، بیاہ میں عام طور پر پکائے جاتے ہیں اس لئے کہ یہ بہت جلدی تیار ہو جاتے ہیں روٹی پکانے میں بہت دیر لگتی ہے۔ جبکہ چاول صاف کر کے دیگ میں تھوڑی دیر کے لئے ڈال دیئے جائیں تو چاول پک جاتے ہیں۔ محفلیں بڑی ہوں یا چھوٹی چاول ہر جگہ زینت بنتے ہیں پھر چاول کو چبانا روٹی کی بنسبت آسان ہے اس لیے بوڑھے حضرات بھی چاول پسند کرتے ہیں۔

چاول سے کھیر بھی بنائی جاتی ہے جو بوڑھے بچے جوان سب کی من پسند غذا ہے چاول شکر ڈال کر بھی پکائے جاتے ہیں بعض لوگ سادہ چاول ابال کر کھانا پسند کرتے ہیں

ابلے چاول کی ایک علیحدہ لذت ہوتی ہے جو دس پندرہ منٹ میں تیار ہو جاتے ہیں۔ لوگ سادہ چاولوں میں اپنی پسند کا سالن ڈال کر کھاتے ہیں بعض لوگ اچار کے ساتھ کھاتے ہیں دودھ اور چینی ڈال کر کھاتے ہیں دیکھیں ہر ایک اپنی پسند سے کھا رہا ہے پھر دیہاتوں میں چاولوں کا آٹا تیار کر کے آٹے کی روٹی تیار کرتے ہیں جو بہت ہی لذیذ ہوتی ہے بازاروں اور گھروں میں چاولوں کے مختلف قسم کی مرنڈے تیار کیے جاتے ہیں کوئی سادے ہوتے ہیں اور بعض پر رنگ چڑھا دیتے ہیں اور ان کو گڑ ڈال کر بنایا جاتا ہے۔

فائدہ: ذار سوچیں اگر چاول اللہ تبارک وتعالیٰ پیدا نہ فرماتے تو ہم کتنی ہی نعمتوں سے محروم ہو جاتے اور کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے لیے چاول پیدا کر کے اس کو کتنی ہی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کریں اس کی نافرمانی سے بچیں اپنے کانوں، آنکھوں، اور زبان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچائیں۔

فائدہ: اس بات پر غور کریں اگر دنیا میں یہ پھل، سبزیاں، اناج گوشت وغیرہ سب انسان کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں مگر اس میں قسم قسم کی لذتیں نہ ہوتیں تو صرف اور صرف انسان کے جسم کی ضرورت پوری ہوتی جیسے گاڑی ہے اس میں پٹرول ڈالا جاتا ہے جس میں کوئی مزہ نہیں ہے، گاڑی کے لئے صرف اور صرف گاڑی کی اندرونی ضرورت پوری ہوتی ہے اسی طرح ہماری زبان میں لذتیں محسوس کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی اور غذائیں ہوتیں۔ لیکن یہ لذتیں نہ ہوتیں تو سوچیں کہ ہماری زندگی کتنی بے مزہ ہوتی ہر ٹائم پر کھانا کھاتے صرف اندرونی ضرورت پوری کرنے کے لیے اور منہ میں کوئی لذت محسوس نہ کرتے تو کھانا کھانا کتنا مشکل اور پر مشقت کام ہوتا قربان جاؤں رب کریم پر جس نے زبان میں لذتیں حاصل کرنے کی صلاحیت رکھ دی ہے ساری دنیا کے انسان مل کر ایک

زبان پیدانہیں کر سکتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکیلے بغیر کسی کی شرکت کے اربوں کھربوں انسانوں کوزبانیں عطا کردیں کھربوں مخلوقات کوکھربوں زبانیں انکی جسامت کے مطابق عطا کردیں ہاتھی کو ہاتھی کے مطابق زبان اور چیونٹی کو چیونٹی کے مطابق زبان عطا کی۔ساری مخلوق ان زبانوں سے لاکھوں قسم کی لذتیں حاصل کرتی ہیں۔ ہرمخلوق کی جوغذا ہے ان کواپنی زبانیں دیں جوان چیزوں میں لذت حاصل کرسکیں کسی کی غذا گھاس یا کچا گوشت توان کو اپنی زبانیں دیں جوگھاس اور کچے گوشت میں لذت محسوس کرسکیں۔

چاولوں سے حاصل ہونے والی نعمتیں

(۱) گوشت پلاؤ کی نعمت (۲) چاول کی روٹی کی نعمت
(۳) سبزی پلاؤ کی نعمت (۴) چنے والے چاولوں کی نعمت
(۵) زردہ کی نعمت (۶) دودھ والے چاولوں کی نعمت
(۷) گڑ والے چاولوں کی نعمت (۸) کھیر کی نعمت
(۹) چاول سے بنے مرنڈوں کی نعمت
(۱۰) چاول کا ذریعہ معاش ہونے کی نعمت
(۱۱) چاول کے پودے کی نعمت۔

چھلی اور مکئی کی نعمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَالرَّيْحَان ٥

ترجمہ: ہم نے دانہ مع بھوسے کے پیدا کیا۔اور خوشبودار پھول بنائے۔

چھلی اور مکئی کا پودا اور سٹہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے۔ پودے پرغور کریں کیسے زمین سے نکلتا ہے۔ پھرکس خوبصورتی سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر اس پر کیسے

خوبصورت سٹے لگتے ہیں۔ پھرکس طرح بڑے ہوتے ہیں قربان جاؤں اپنے رب کریم پر کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ خوبصورت موتی کے دانوں کی طرح مکئی کے دانوں کو سٹے پر ترتیب دیتے ہیں، جوڑتے ہیں۔اگراس سٹے پراس کی بناوٹ پر ہم غور کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا یقین پیدا ہوجائے مکئی کا پودا جانوروں کیلئے نعمت ہے،مکئی انسانوں کے لیے بھی بہت بڑی نعمت ہے۔

اب ذرا غور کریں چھلی کس طرح انسانوں کے لئے نعمت ہوتی ہے چھلی کوریت میں گرم کرکے پکایا جاتا ہے،فروخت کیا جاتا ہے،کوئی اس کوابال کرکھا رہا ہے،اور فروخت کررہا ہے،کوئی چھلی کوکوئلوں پر بھون کرفروخت کررہا ہے۔اورخود بھی کھا رہا ہے، ہرطریقے سے یہ علیحدہ علیحدہ لذت رکھتی ہے اور چھوٹوں اور بڑوں سب کی من پسند غذا ہے کوئی چھلی کے دانے کونکال کرتوے پر بھون کرکھا رہا ہے خصوصاً جب چھلی کے دانے ذرا نرم ہوں توان کا کیا ہی کہنا ہے۔چھلی کے ''پاپ کارن'' بنائے جاتے ہیں جن کا مزہ الگ قسم کا ہوتا ہے غرض چھلی اور مکئی سے طرح طرح کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں پھرمکئی کا آٹا بھی نعمت ہے۔جس سے قسم قسم کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔جن کی لذت کا کیا ہی کہنا مکئی کی روٹی دیسی گھی کے ساتھ کھائیں تو اس کا مزہ ہی کچھ اور ہے اس کو ساگ کے ساتھ کھایا جاتا ہے پھر دودھ کے ساتھ کھائیں تو اس کا ذائقہ اور ہی لذیذ ہوگا اور مکئی کی روٹی لسی اور چٹنی کے ساتھ بھی کھائی جاتی ہے۔سبحان اللہ۔

مکئی خشک کرلی جائے تو فصل اگانے کے کام آتی ہے لاکھوں انسان مکئی اور چھلی کی نعمت کومختلف طریقوں سے فروخت کرتے ہیں توان کے لیے یہ چھلی اور مکئی پیسہ کمانے کا ذریعہ بنتی ہے پھرمکئی سے آج کل تیل نکالا جاتا ہے جوسالن وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے پھر

غور کریں چھلی میں کوئی چیز بے کار نہیں اس کے بال اس کے اندر کی لمبی گٹھلی جانوروں کے کام آ جاتی ہے اس کی گٹھلی کو دیہاتی لوگ دھوپ میں سوکھا دیتے ہیں اور سردیوں میں اس سے آگ جلاتے ہیں چھلی اور مکئی اور ان سے بنی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کیا کریں۔

مکئی سے حاصل ہونے والی نعمتیں

(۱) چھلی کی نعمت (۲) چھلی کے دانوں کی نعمت
(۳) پاپ کارن کی نعمت (۴) چھلی کے پودے کی نعمت
(۵) مکئی کے آٹے کی نعمت (۶) مکئی سے نکلنے والے گھی کی نعمت

جو، جوار، باجرے کی نعمت

جو، جوار اور باجرے کی نعمت بھی عظیم نعمت ہے یہ پرندوں کے لیے بھی خصوصی نعمت ہیں اور انسانوں کے لیے بھی نعمت ہیں دیہاتوں میں اس کا آٹا استعمال کیا جاتا ہے بعض لوگ ان کو بھون کر کھاتے ہیں جو بہت مزے دار ہوتے ہیں اس طرح ان کی تجارت بھی ہوتی ہے اور لوگ ان کو بیچ کر پیسہ کماتے ہیں یہ ان کے لیے ذریعۂ معاش بنتے ہیں۔

اسی طرح ان کی فصل سے جانوروں کے لیے چارہ بناتے ہیں جو انسان کے لیے نعمت ثابت ہے اگر چارہ نہ ہو تو انسان جانوروں سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے محروم ہو جائے جانوروں سے ہزاروں نعمتیں حاصل ہو رہی ہیں پھر جو کا ستو بھی بہت فائدہ مند ہوتا ہے اور مختلف امراض میں بھی ''جو'' فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور جو بطور ایک مقدار وزن کے بھی استعمال ہوتا ہے۔

نمک کی نعمت

نمک کی نعمت ظاہراً ایک چھوٹی نعمت ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی چھوٹی چھوٹی نعمتیں بھی ایسی عظیم نعمتیں ہیں کہ اگر یہ نہ ہوں تو انسان کی زندگی بے مزہ ہو جائے، پھیکی ہو جائے، نمک کی نعمت نہ ہو تو سالن کا مزہ نہیں رہتا ان لوگوں کو اس کی نعمت کا زیادہ پتہ چلتا ہے جن کو بلڈ پریشر وغیرہ ہو جائے۔ اور نمک کا استعمال ڈاکٹر بند کرا دے۔ تو اس وقت یہ احساس ہو جاتا ہے کہ نمک کتنی بڑی نعمت ہے۔ نمک کے بغیر سالن پھیکا پھیکا اور بے مزہ ہو جاتا ہے۔ کھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ نمک سے چیزوں کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے چاول ہوں پلاؤ ہو، مرغی کا سالن ہو دال ہو سبزی ہو ہر سالن کی ضرورت نمک ہے نمک کے بغیر سالن کا مزہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ اگر دیگر مصالحہ جات موجود بھی ہوں نمک نہ ہو تو سالن بے مزہ ہو جاتا ہے۔ تو دیکھیں اور سوچیں کہ نمک بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے پھر نمک بہت سارے کام آتا ہے۔ نمک غرارے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جب انسان کا گلہ خراب ہو جائے تو غرارے کرنے سے انسان کا گلہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور نمک انسان کے لیے اینٹی بائیوٹک ہے۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ ٹوٹنے کے بعد جڑ جائیں لیکن ہاتھ پاؤں ٹھیک کام نہ کر رہے ہوں تو اس وقت بھی ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ آپ یہ کریں کہ پانی لے لیں اور اس میں نمک ڈال دیں اور پانی گرم کر لیں اور اس پانی کے اندر اپنے ہاتھ پاؤں کو رکھ کر حرکت دیں تو اس سے مسل کھل جائیں گے اور جوڑ حرکت کرنا شروع کر دیں گے تو اس وقت بھی نمک اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ثابت ہوتا ہے پھر نمک چمڑے وغیرہ کی صفائی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جب چمڑے کو اسٹور کیا جاتا ہے تو ان پر نمک لگایا جاتا ہے اور نمک وہاں بھی ایک بڑی نعمت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نمک کو کس عظیم قدرت کے ساتھ مختلف جگہوں پر محفوظ کر دیا ہے دو کیفیتوں سے محفوظ کیا ہے ایک کیفیت تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہاڑوں کے

اندر پتھروں کی شکل میں ذخیرہ کر دیا نمک کی جو کانیں ہوتی ہیں ان میں نمک کے پتھر ہوتے ہیں وہاں جا کر دیکھیں ایک عجیب ہی منظر ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں نمک کی کانیں ہیں انہیں توڑ کر ٹرکوں اور ریل گاڑیوں کی صورت میں سرنگوں سے باہر نکالا جاتا ہے اور بیچا جاتا ہے کوئی پتھر کی صورت میں بیچتا ہے کوئی اس کو پیس کر بیچتا ہے کتنے لوگوں کے لیے نمک کا کارو بار ذریعہ معاش بنتا ہے۔ پھر نمک کے پتھر جانوروں کے کام بھی آتے ہیں۔

دوسرا خزانہ نمک کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سمندروں کے اندر رکھ دیا ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے۔ سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنا نمک سمندروں کے اندر رکھ دیا۔ ایک چھوٹے ڈیم کے پانی کو نمکین کرنا چاہیں تو ہمیں سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔

اتنا نمک کہاں سے لائیں گے کہ سارا دریا نمکین کر دیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے کے پورے سمندروں کو نمکین کر دیا۔ تو غرض یہ ہے کہ نمک اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ تو جب بھی نمک کا استعمال کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر ادا کیا کریں۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑا فضل وکرم فرمایا ہے کہ ہماری ضرورت کی ہر چیز کو زمین کے خزانوں میں سمو دیا بہت ساری چیزیں زمین کی گہرائیوں میں رکھ دیں اور بہت ساری چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اوپر رکھ دی اور اسی طرح بہت ساری چیزیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کے اوپر رکھتے تو انسان کے لیے کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ چیزیں زمین کی گہرائیوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھ دیں ہیں مثلاً گیس پیٹرول وغیرہ باہر ہوتا تو انسان کے لیے بہت سے مسائل پیدا ہوتے اس لیے گیس اور پیٹرول کے خزانے اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اندر رکھ دیے اور معدنیات کو زمین کی گہرائیوں میں رکھ دیا ہے کوئلہ وغیرہ کو زمین کی گہرائیوں میں رکھ دیا کہ خدانخواستہ آگ نہ لگ جائے اور نقصان نہ ہو جائے گیس باہر ہوتی تو آگ لگنے کا خطرہ ہوتا، اور علاقے کے

علاقے جل کر خاکستر ہو جاتے۔

کپاس کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین میں بہت ساری نعمتیں پیدا فرمائیں ان عظیم نعمتوں میں کپاس کی نعمت بھی ہے۔

میں نے جب ہوش سنبھالا الحمد للہ ان نعمتوں پر بہت غور کرنے کی عادت رہی ہے خصوصاً جب میں کھیتوں اور فصلوں میں جاتا ہوں فصلوں کو دیکھتا ہوں پھولوں کو دیکھتا ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت ہر چیز میں نظر آتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ ہر چیز میں نظر آتی ہے پھر دل سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء نکلتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ الثِّمَارِ وَ عَدَدَ الْخُضْرَوَاتِ وَ عَدَدَ الْاَزْھَارِ وَ عَدَدَ آیَاتِکَ.

کپاس کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے پودے پر غور کریں کیا خوبصورت پودا ہے پودے سبز ہوں تو کتنے آنکھوں کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور کتنے خوبصورت لگتے ہیں کبھی دیہاتوں میں چلے جائیں کچھ وقت نکال کر دیکھیں تو حسین اور عجیب منظر ہوتا ہے ہر طرف لہلہاتے کھیت انسان کی آنکھوں کو فرحت بخشتے ہیں دلوں کو سکون بخشتے ہیں۔ کپاس کے بھی سبز پودے چھوٹے بڑے خوبصورت بھلے معلوم ہوتے ہیں پھر کپاس کے اندر پھول لگتے ہیں پھر اس سے ڈوڈیاں بنتی ہیں، انسان ذرا اس چیز پر غور کرے کیسے پھول لگتے ہیں، کیسے ڈوڈیاں کھلتی ہیں، اور پھر ان ڈوڈیوں میں کیسے اللہ تبارک

وتعالیٰ اپنی قدرت سے کس خوبصورتی کے ساتھ کپاس کو اندر رکھ دیتے ہیں۔ پھر دیکھیں اگر وہ کچا ہے تو استعمال کے قابل نہیں ہے پھر کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو پکاتے ہیں تو پکنے کے بعد کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ڈوڈی کو پھاڑ دیتے ہیں اور کپاس باہر نکل کر خوبصورت سفید پھول کی طرح نظر آتی ہے اور کپاس کے لہلہاتے کھیت ایک انتہائی حسین منظر اور خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ کپاس کتنے انسانوں کی روزی کا ذریعہ بنتی ہے۔ کپاس کے پودے انسان کے لیے کئی اعتبار سے نعمت بنتے ہیں ایک تو سبزہ ہے یہ سبزہ آکسیجن پیدا کرتا ہے پھر کپاس بہت بڑی نعمت ہے جس سے آگے سینکڑوں نعمتیں انسان حاصل کرتا ہے۔

لحاف گدوں کی نعمت

لحاف اور گدے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں گھروں کے اندر لحاف اور گدے وغیرہ کپاس سے بنتے ہیں لحاف کتنی بڑی نعمت ہے ذرا سوچیں اور غور کریں کہ سردی کا موسم ہو اور انسان کے پاس لحاف نہ ہو تو رات کتنی مشکل سے کٹتی ہے لحاف مل جائے تو انسان اس میں دبک کر چاروں طرف لحاف کو اپنے ساتھ لپیٹ لیتا ہے اور سو جاتا ہے۔

خدانخواستہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کپاس کی نعمت انسانوں کو نہ دیتے تو انسان کا زندگی گذارنا کتنا مشکل ہو جاتا۔

کپاس کے بنولے سے گھی کی نعمت حاصل ہوتی ہے کپاس کو بڑے بڑے کارخانوں میں لے جایا جاتا ہے اس کا بنولہ الگ کر دیا جاتا ہے۔ اس کو بیچا جاتا ہے، اور آئندہ سال کے لیے بطور بیج استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بنولے سے گھی نکالا جاتا ہے۔ اصلی بنولے کا بہت اچھا گھی ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس بنولے کے اندر کیسے گھی رکھ دیا سبحان اللہ!

دھاگے کی نعمت

کپاس سے دھاگے کی نعمت حاصل ہوتی ہے جو انسان کی قدم قدم کی ضرورت ہے بستر، تکیے، کشن، کتابیں، کاپیاں، بیڈ شیٹ، چادریں، لحاف، گدے سینے کے لئے دھاگے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بعض دھاگوں سے قسما قسم کی کڑھائی کی جاتی ہے۔

رسی کی نعمت

کپاس سے رسیاں بھی بنائی جاتی ہیں جو انسان کی بہت ساری ضروریات کو پورا کرتی ہیں سینکڑوں ضروریات میں رسی کی ضرورت پیش آتی ہے سامان باندھنا ہو کپڑے دھو کر ڈالنے کے لئے رسی کی ضرورت، گاڑی خراب ہو جائے اس کو کھینچنے کے لیے بھی رسی کی ضرورت پڑتی ہے پردے وغیرہ لٹکانے ہوں تب بھی رسی کی ضرورت پڑتی ہے رسی سے جانوروں کو بھی باندھا جاتا ہے رسی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ سبحان اللہ۔

کپڑے کی نعمت

دھاگے سے کپڑا بنایا جاتا ہے کپڑا بھی انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے خدانخواستہ کپاس یا دیگر اشیاء اللہ تبارک وتعالیٰ نہ پیدا فرماتے جن سے کپڑا بنتا ہے تو انسان کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تو کپڑا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر انسان کی ضرورت ہے اس کپڑے سے انسان اپنے ستر کی ضرورت پوری کرتا ہے سبحان اللہ۔

الحمد للہ! کپاس کی نعمت کی وجہ سے لاکھوں قسم کے رنگا رنگ کپڑے بن بن کر کپڑوں کی دکان کی زینت بنتے ہیں۔

فائدہ: عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ وہ کپڑوں کی نعمتوں سے زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں کہ قسما قسم کے رنگ برنگ کے کپڑے پہنتی ہیں مردوں کے کپڑے سادہ قسم کے ہوتے ہیں شریعت کا حکم بھی یہی ہے کہ مرد سادہ کپڑے پہنیں کرتہ شلوار کا اہتمام کریں پگڑی کا اہتمام کریں جبکہ عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسما قسم کے کپڑوں کی اجازت دی ہے آج اس کلر والے کپڑے کل اُس کلر والے کپڑے فلاں پھولوں والے کپڑے پہننے ہیں۔ کپڑا بھی نعمت بنتا ہے تو کپاس کی وجہ سے نعمت بنتا ہے کپاس نہ ہوتی تو کپڑے بھی نہ ہوتے تو انسان کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا کپڑے پہن کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کریں۔ جس نے کپڑے جیسی عظیم نعمت انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے۔

پردوں کی نعمت

کپڑے سے گھروں کے پردے بنائے جاتے ہیں اگر پردہ نہ ہوتو گھر میں کتنی مشکل پیش آئے، بے پردگی ہو جائے اور انسان کی یکسوئی میں خلل آئے پردے کی وجہ سے انسان سکون محسوس کرتا ہے جب گھر میں تنہا ہوتا ہے۔ تو انسان چاہتا ہے کہ پردے کی وجہ سے صحیح یکسوئی حاصل کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پردہ بھی ایک نعمت ثابت ہوتا ہے

فائدہ: کتنے لوگ آج کپڑے کی تجارت کر رہے ہیں اور کتنے لوگ کارخانے چلا رہے ہیں کپاس کی وجہ سے کروڑوں روپے کما رہے ہیں اور کتنے لوگ درزی کا کام کرتے ہیں کپڑے سیتے ہیں روزی کماتے ہیں ان سب کو شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کپاس کی نعمت کو پیدا کیا۔ پھر اس سے دھاگہ بنا۔ پھر دھاگے سے لاکھوں قسم کے رنگا رنگ مختلف بیل بوٹوں والے کپڑے بن بن کر بازاروں کی زینت بن رہے ہیں۔

کپڑے کی نعمت ہر گھر کی ضرورت ہے سینکڑوں کاموں میں انسان کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے خدانخواستہ کپاس وغیرہ نہ ہو تو انسان کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا

ترجمہ: انسان کو ہم نے کمزور پیدا کیا۔

دوستو! اور میری ماؤ اور بہنو! جانوروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مضبوط پیدا فرمایا سردی کا موسم ہو یا گرمی کا جانوروں کو خاص گرمی سردی نہیں لگتی۔ سردیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بلیاں وغیرہ رات کو چکر لگاتی رہتی ہیں پوری رات دائیں سے بائیں اور پھر کہیں پڑ کر ایک کونے میں سو جاتی ہیں نہ گدے کی ضرورت نہ لحاف کی، نہ کپڑوں کی ضرورت، نہ جوتوں کی ضرورت پڑتی ہے ایسے ہی بہت سے جانور ہیں کہ راتوں کو پوری رات جنگلوں کے اندر بھاگتے رہتے ہیں شکار کرتے ہیں نہ ان کو سردی لگتی ہے نہ گرمی لگتی ہے لیکن انسان تو بہت کمزور ہے۔ اس کو کپڑوں کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ انسان کو سردی میں کوٹ سویٹر کی ضرورت اس کے ساتھ ساتھ جوتوں کی جرابوں کی، دستانوں کی ضرورت، لحاف کی ضرورت کمبل کی ضرورت پڑتی ہے اور آگ کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ نیز لاکھوں چیزوں کا محتاج ہے ایک چیز گھر میں نہ ہو تو انسان کے لیے مشکل ہو جائے۔ چھوٹی سی چیز گھر میں نہ ہو مثلاً کپڑے کاٹنے ہوں اور قینچی گھر میں نہ ہو یا کپڑے سلائی کرنے ہوں سوئی اور مشین گھر میں نہ ہو تو انسان کو کتنی مشکل پیش آئے۔ یا مثلاً گوشت کاٹنا ہے، سبزی کاٹنی ہے، چھری چاقو نہیں ہے تو انسان محتاج ہے اب کتنی مشکل ہوگی۔ تو الغرض دوستو! کپڑا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔

اسی طرح کپڑے کے تھیلے بنائے جاتے ہیں جو انسان کے لئے بڑی نعمت ہیں

تھیلے میں انسان سامان لاتا ہے اگرچہ آج کل مختلف چیزوں کے تھیلے آرہے ہیں۔پھر بھی کپڑے کے تھیلے اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتے ہیں تو غرض کپاس کی نعمت لاکھوں نعمتوں کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور کروڑوں لوگ اس کی بنی ہوئی چیزوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں، راحت اٹھاتے ہیں، اور روزی کماتے ہیں۔اور پھر کپاس کے لہلہاتے کھیت کتنا خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔کبھی کپاس کے کھیتوں کے قریب چلے جایا کریں اور کپاس کے پھولوں کو ذرا قریب سے دیکھا کریں۔کپاس کے پھول اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کا شاہکار ہیں۔ان میں کتنا حسن ہوتا ہے۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت پر غور کریں کہ کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کپاس کی ڈوڈیوں کے اندر کپاس کو کتنے خوبصورت اور حسین انداز میں سمو دیا۔اور کس قدر صفائی کے ساتھ سمویا ہے کہ کوئی میل کچیل نہیں ہے۔پھر کپاس کی روئی بھی نعمت اور بنولہ بھی بہت بڑی نعمت ہے۔اس لئے کہ بنولے سے گھی بنایا جاتا ہے۔اور بنولے کا جو چھلکا بچ جاتا ہے اس سے کھل بناتے ہیں جو جانوروں کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔اور انسان کے لئے بھی نعمت ہے کہ جانوروں کو کھلا کر دودھ حاصل کرتا ہے۔اسی طرح کپاس کے پودے بھی نعمت ہیں کہ پتے وغیرہ جانور کھاتے ہیں اور اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں والے پودے جلانے کے کام آ جاتے ہیں اور آگ کی عظیم نعمت انسان کو حاصل ہوتی ہے۔

ریشم کے کپڑے کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس جہاں میں اپنی کروڑوں قسم کی نشانیاں رکھی ہیں۔قرآن مجید میں بہت ساری نشانیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ان کروڑوں نشانیوں میں سے ریشم کا کیڑا بھی ہے جو پتے کھاتا ہے اور حسین اور ملائم ریشم تیار کرتا ہے۔آج دنیا اپنی ترقی پر نازاں ہے لیکن ساری دنیا کے انسان مل کر پتوں سے ریشم بنانے سے عاجز ہیں۔لیکن اللہ

تبارک وتعالیٰ نے ریشم کے چھوٹے سے کیڑے کو اپنی قدرت اپنی عظمت اپنی کبریائی کا شاہکار بنا دیا جو ریشم تیار کرتا ہے اور انسانوں کے لئے ایک عظیم نعمت کا سامان مہیا کرتا ہے۔ دنیا میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نعمت کے بہت ہی چھوٹے سے سیمپل دکھائے ہیں اصل تو جنت میں ہوں گے جب دنیا کی ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوں یا فرحت محسوس کریں تو سوچا کریں کہ اس بیکار دنیا، حقیر دنیا کے پھل، سبزیاں گوشت، انڈے وغیرہ اتنے لذیذ ہیں تو جنت کے پھل، سبزیاں اور گوشت کتنے لذیذ ہوں گے۔اسی طرح ہماری بہنیں جب ریشم کے کپڑوں کو استعمال کریں تو سوچا کریں کہ جنت کا ریشم کتنا حسین، خوبصورت اور ملائم ہو گا۔اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ ریشم کو پیدا کرنے والے رب نے اس دنیا میں جو امتحان کی جگہ ہے ریشم کو مردوں کے لئے حرام قرار دیا اور عورتوں کے لئے جائز قرار دیا۔

فائدہ: ہماری بہت ساری ماؤں بہنوں کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ مردوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے زیادہ نعمتوں سے نوازا ہے جبکہ میں کہتا ہوں ایسا نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مردوں کو بعض نعمتیں زیادہ دی ہیں تو دوسری طرف عورتوں کو بعض دوسری نعمتیں زیادہ عطا فرما دیں۔مثلاً عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رنگا رنگ مختلف ڈیزائنوں والے، مختلف گوٹوں والے، مختلف ستاروں والے، مختلف کڑھائیوں والے، ریشم اور غیر ریشم کے کپڑوں کی اجازت دی۔جبکہ مرد بیچارے چند رنگوں کے کپڑے پہن سکتے ہیں باقیوں کی اجازت نہیں۔اسی طرح عورتوں کو مختلف قسم کے رنگوں والے ڈیزائنوں والے سونے، چاندی اور شیشے سے بنی ہوئی چوڑیوں کی اجازت ہے۔جب کہ مرد کے لئے ناجائز ہے اسی طرح عورتیں قسما قسم کے زیورات پہن کر اپنے دل کو فرحت بخشتی ہیں۔جبکہ مردوں کو اس کی اجازت نہیں۔ایسے ہی عورتیں سونا، چاندی کے مختلف ڈیزائنوں والی اور مختلف نگوں والی انگوٹھیاں پہنتی ہیں جبکہ مرد کے لئے یہ جائز نہیں۔اور اسی طرح عورتیں اپنے ہاتھوں پر مختلف

ڈیزائنوں کی مہندیاں لگا کر لطف اندوز ہوتی ہیں۔ جبکہ مردوں کے لئے یہ بھی جائز نہیں۔ اور پھر گھر کی زندگی میں بھی اگر عورتیں غور کریں تو بعض نعمتوں سے وہ مردوں کی نسبت زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں اور انجوائے کرتی ہیں۔ مثلاً بچوں کی فرحت بخش باتیں اور بچوں کی طرف دیکھنا اور ان کی مسکراہٹوں سے لطف اندوز ہونا اور ان کی نت نئی باتوں اور شرارتوں سے لطف اندوز ہونا۔ اس میں بھی عورتیں زیادہ انجوائے کرتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کچھ دیر کے لئے بچے تنگ بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر ہماری بہنیں غور کریں تو وہ بچوں کی دل لبھانے والی باتوں سے زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ بچوں کا قرب، بچوں کی باتیں، انسان کے دل کو فرحت بخشتی ہیں اور انسان کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ انسان ساری محنتیں ان بچوں کے لئے ہی تو کرتا ہے کہ ان سے چند قرب کے لمحات حاصل ہوں۔ اور ان لمحات سے لطف اندوز ہو۔

اسی لئے اطباء نے لکھا ہے کہ بچے تفریح قلب کا ذریعہ ہیں اور دل کے امراض کا علاج ہیں۔ تو بچوں سے حاصل ہونے والی تفریح میں عورتیں مردوں سے سینکڑوں گنا آگے ہیں۔ مرد حضرات تو کمانے کی محنتوں میں سارا دن باہر تکلیفیں سہتے رہتے ہیں اور بعض اوقات سالوں سال گھروں سے دور رہتے ہیں اور بچوں کی سریلی آوازوں اور فرحت بخش باتوں اور پیاری پیاری اداؤں اور ان سے قربت کے لئے ترستے رہتے ہیں جبکہ ہماری مائیں بہنیں ہمہ وقت ان بچوں کے قرب سے اور ان کی پر لطف باتوں سے اور ان کی پیاری پیاری اداؤں سے محظوظ ہوتی رہتی ہیں اور انجوائے کرتی رہتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ بہت ساری مائیں بہنیں سارا دن ناشکری ہی کے الفاظ زبان پر لاتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کروڑوں نعمتوں سے لطف اندوز کر رہے ہوتے ہیں وہیں کچھ آزمائشیں آ رہی ہوتی ہیں۔ تو شیطان ان کروڑوں نعمتوں سے توجہ ہٹا دیتا ہے اور

پریشانیوں کی طرف متوجہ رکھتا ہے۔ اور انسان کو یہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو قادر ہیں یہ پریشانیاں نہ دیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کیوں دے رہے ہیں۔ تو میری ماؤ بہنو اور دوستو! یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا اصل رہائش کی جگہ نہیں ہے۔ اصل رہائش کی جگہ جنت ہے۔ یہ دنیا امتحان گاہ ہے اس امتحان گاہ میں جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ صحت، خوشیاں، راحتیں، فرحتیں، لذتیں، مال و دولت، اولاد، بیوی بچوں کی نعمت دے کر آزماتا ہے ایسے ہی ان کو واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ نعمتوں پر بھی خوب غور رہے اور ہر وقت ان نعمتوں سے لطف اٹھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہمہ وقت زبان پر رہے۔ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ پریشانیاں اور کچھ تکالیف مقدر کی ہیں تو ان پر طبعی پریشانی پر تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ وہ ایک فطری تقاضا ہے۔ لیکن یہ سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان پریشانیوں کی وجہ سے میری آخرت کو، میری جنت کو مزین فرما رہے ہیں اور ان پریشانیوں کو جنت میں میرے لئے بلند درجات کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔

تو میری ماؤ اور بہنو! اسی طرح گھر کے اندر جو سکون ملتا ہے وہ باہر بڑے بڑے محلات میں نہیں ملتا۔ گھر کے سکون سے آپ زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں اور راحت اٹھاتی ہیں۔ اسی طرح کھانا پکانے کے وقت مختلف چیزیں جو آپ پکاتی ہیں۔ ان کی مختلف خوشبوؤں سے آپ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ اور پھر گرم گرم جو چیز تیار ہوتی ہے اس کو تھوڑا سا چکھ کر چیک کرتی ہیں۔ اس تازہ تازہ کھانے کے اندر اگرچہ تھوڑا سا ہوتا ہے جو لطف ہوتا ہے وہ بہت ہی فرحت بخش ہوتا ہے۔ کبھی اس نعمت پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہو کہ اس نعمت سے بھی آپ ہی لطف اندوز زیادہ ہوتی ہیں۔ مرد اکثر کئی کئی گھنٹے پرانے کھانوں سے ہی لطف اندوز ہوتے ہیں تو تازہ کھانوں کی نعمت سے بھی مردوں کی نسبت آپ زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ ایسے ہی انسان اپنے دوستوں سے جائز حد تک گپ شپ لگا کر بھی لطف

انداز ہوتا ہے۔ اگر ہماری مائیں بہنیں غور کریں تو وہ اس نعمت میں بھی مردوں کی نسبت اکثر زیادہ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ گھروں کے اندر کام کاج کرنے کے بعد کافی وقت مختلف سہیلیوں سے گپ شپ لگانے کے لئے ان کو مل جاتا ہے۔ جبکہ مردوں کو دنیا کے لاکھوں بکھیڑوں میں، جھگڑوں میں، مقدمات میں اور مسائل کو نمٹانے میں وقت لگ جاتا اور وہ اس نعمت سے عورتوں کی نسبت کم لطف اندوز ہوتے ہیں۔

تو الغرض اگر ہماری مائیں بہنیں سوچیں تو ان کو اندازہ ہوگا کہ اگر بعض نعمتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں کو آگے رکھا تو بہت ساری نعمتوں میں عورتوں کو بھی آگے رکھا ہے۔ اس لئے عورتوں کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہر وقت خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی دی ہوئی آزمائشوں میں صبر کا دامن تھام کر آخرت کے بلند درجات حاصل کرنے۔ اور اسی طرح عام طور پر عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں کی نسبت حسن کی نعمت زیاہ عطا فرمائی ہے۔ اور اس نعمت کی وجہ سے عورتوں کو فرحت اور خوشی ملتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات اللہ تبارک وتعالیٰ نے بطور امتحان اور آزمائش کے بعض عورتوں کو حسن کم دیا ہوتا ہے۔ وہ صرف امتحان کے لئے ہے۔ ان کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ یہ دنیا تو چند سالوں کی ہے۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حسن کی کمی دی ہے یا کوئی اور نعمت کم دی ہے۔ اگر میں اس پر صبر کروں گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کی ملینوں کھرب سال سے بھی زائد رہنے والی جنت میں دنیا سے ملینوں کھرب گنا مجھے زیادہ حسن عطا فرمائیں گے۔ بعض اوقات بعض عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ حسن زیادہ دے دیتے ہیں۔ لیکن دوسری آزمائشیں زیادہ کر دیتے ہیں اور بعض عورتوں کو اگرچہ حسن تو کم دیتے ہیں لیکن دوسری آزمائشیں کم کر دیتے ہیں۔ بہر حال ہماری ماؤں بہنوں اور دوستوں کو ہمہ وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر

خوب غور کرنا چاہیے اور اپنی زبان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے تر رکھنا چاہیے اور اپنے اعضا کو ہمہ وقت رب کی فرمانبرداری کے لئے تیار رکھنا چاہیے اور زبان اور اعضا کو ناشکری سے بچانا چاہیے۔

کوئلے کی نعمت

کوئلہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئلے کو زمین کے خزانوں میں رکھ دیا اور پہاڑوں کے اندر رکھ دیا وہاں سے نکالا جاتا ہے لکڑی کو جلا کر بھی کوئلہ حاصل کیا جاتا ہے کوئلہ کروڑوں انسانوں کی ضرورت ہے اور قدم قدم پر اس کی ضرورت پیش آتی ہے کوئلہ لکڑی کی بنسبت زیادہ دیر تک جل سکتا ہے کوئلہ غریبوں کی انتہائی ضرورت ہے کوئی چیز گرم کرنی ہو یا کھانا پکانا ہو غرض دونوں صورتوں میں یہ عظیم نعمت ثابت ہوتا ہے اور مختلف قسم کی بھٹیاں کوئلوں سے دہکائی جاتی ہیں اور وہاں مختلف چیزیں تیار کی جاتی ہیں آج کل بڑے بڑے کارخانے بھی کوئلے سے چل رہے ہیں اور حتی کہ بجلی کوئلے سے پیدا کی جا رہی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں کوئلہ بھی بہت بڑی نعمت ہے میں بار بار کہتا ہوں ہر نعمت کا احساس اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ نعمت موجود نہ ہو چاہے وہ چھوٹی ہی نعمت کیوں نہ ہو سارا کام رک جاتا ہے اب انسان نے کیل ٹھونکنی ہے اور انسان کے پاس ہتھوڑی نہیں یا پتھر اینٹ نہیں ہے تو انسان بے بس ہے وہ دیوار میں کیل تک نہیں ٹھونک سکتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں انسان کو لاکھوں نعمتوں کا محتاج بنایا قدم قدم پر اس کی احتیاج ہے۔ وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاکھوں کروڑوں نعمتیں ہمارے لیے پیدا بھی فرما دی ہیں تا کہ ہم ان چیزوں سے استفادہ حاصل کر سکیں اور اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔

سورج کی نعمت

سورج کی نعمت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِO

سورج اپنے مستقر کی طرف گھوم رہا ہے اور یہ بناوٹ ہے قدرت والی ذات کی اور جانے والی ذات کی۔

سورج اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں بڑی عظیم نعمت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہے۔ انسان روشنی کے لئے چراغ جلالیتا ہے دیا جلالیتا ہے اور آجکل بلب، سرچ لائٹس بنالی ہیں لیکن یہ سب چیزیں انتہائی محدود ہیں ان کی روشنی بھی محدود ہے ایک فرلانگ تک بھی ان کی روشنی نہیں جاتی بڑی بڑی لائٹیں لگائی جاتی ہیں تب بھی انکی روشنیاں فرلانگ، کلومیٹر تک بھی نہیں جاتیں اور پھر ان لائٹیوں کی بجلی اکثر فیل ہو جاتی ہے اور سارا سسٹم جام ہو جاتا ہے لوڈ شیڈنگ شروع ہو جاتی ہے یا پھر بلب فیوز ہو جاتے ہیں پھر غور کریں بلب جلتے بھی رات کے کچھ حصے میں ہیں دن کو بند ہو جاتے ہیں لیکن قربان جاؤں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم ذات پر اور اس کی قدرتوں پر کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسا سورج بنایا جو اکیلا ہے ساری زمین کے بلبوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔

دنیا میں اربوں کھرب بلب جلائے جارہے ہوں سورج کے آنے پر بلبوں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ پھر غور کریں صدیاں بیت گئیں ہزاروں سال گزر گئے سورج کی روشنی نہ کم ہوتی ہے نہ کوئی اس میں نقص اور عیب آتا ہے۔ نہ یہ کہا جاتا ہے کہ انتظار کیجئے کچھ وقت کیلئے سورج کو ٹھیک کیا جارہا ہے جیسے کہ بجلی کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بناوٹ ہے سورج نو کروڑ تیس لاکھ میل زمین سے دور ہے اندازہ کیجئے

سوچیے ہمارے بلب ایک کلومیٹر تک روشنی نہ پہنچا سکیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ بنایا ہوا اکیلا سورج نو کروڑ تیس لاکھ میل دور سے کروڑوں مربع میل کے علاقوں کو روشن کرتا ہے تو سورج اللہ تبارک وتعالیٰ کی کیسی عجیب وغریب نعمت اور قدرت ہے اور اس کے اندر ایک ہزار کلومیٹر کے شعلے بلند ہوتے ہیں کئی کروڑ ڈگری تک اس کے اندر گرمی پہنچ جاتی ہے۔

فائدہ: سورج اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہے ۵۰۰ ہائیڈروجن بموں کی گرمی فی سیکنڈ سورج میں پیدا ہو رہی ہے۔ تو ذرا غور کریں کہ ایک منٹ میں، پھر ایک گھنٹے میں، پھر دنوں، سالوں، صدیوں میں کتنے بموں کی گرمی سورج میں پیدا ہو چکی ہے اور پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہر چیز کے اتنے بے بہا خزانے ہیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے سکتے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج کو اپنے مدار پر چھ لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلا دیا ہے اور سائنسدان کہتے ہیں کہ سورج اتنی تیز رفتاری کے باوجود ایک ملی میٹر فی سیکنڈ نہ دائیں جا سکتا ہے نہ بائیں۔ اگر فی سیکنڈ ایک ملی میٹر دائیں بائیں ہونا شروع ہو جائے تو ایک ہفتے کے اندر سورج زمین یا سیاروں سے ٹکرا جائے گا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت پر غور کریں کہ اس نے سورج سمیت سارے سیاروں، ساری کہکشاؤں کے محور اور مدار مقرر کر کے ان سیاروں کو عجیب وغریب انداز میں اپنے مداروں پر چلا دیا کہ ایک ملی میٹر دائیں بائیں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر سے ہے جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر اور حکم میں اتنی طاقت ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات میں کتنی طاقت ہو گی۔ سارا جہاں مل جائے، سارے جہاں کے بڑے بڑے سائنسدان مل جائیں تو ایک گیند کو بھی فضا میں معلق نہیں کر سکتے اور نہ اسے فضاؤں میں گھما سکتے ہیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت پر غور کیجئے کہ اس نے کتنے بڑے بڑے سیاروں کو بغیر ستون کے، بغیر کسی سڑک کے مداروں پر انتہائی تیز

رفتاری کے ساتھ ہزاروں سال سے چلادیا۔اس طرح کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود بھی ان سیاروں کے نظام میں بال برابر فرق نہیں آیا جبکہ ہماری گاڑیاں، ریلیں، جہاز، مشینیں سال میں کتنی مرتبہ خراب ہوجاتی ہیں اوران کے سسٹم کو بار بارٹھیک کرنا پڑتا ہے۔ خرابی کی وجہ سے سواریاں لیٹ ہوجاتی ہیں۔

دن رات کی نعمت

دن رات کی نعمت سورج سے حاصل ہوتی ہے سورج کے ذریعے انسان کواوقات کاعلم ہوتا ہے کہ اب فلاں وقت ہوا ہے فلاں وقت ہوا ہے سورج ہی کے ذریعے انسان کو اوقات نماز کاعلم ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج کوایسا بنایا ہے کہ ہزاروں سال بیت گئے اس کے سسٹم میں کوئی فرق نہیں آیا سیکنڈوں کا فرق بھی نہیں آیا اس لیے فرمایا۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِO

ترجمہ: یہ بناوٹ قدرت اورعلم والی ذات کی ہے۔

اس کی قدرت بھی بے عیب ہے اس کاعلم بھی بے عیب ہے کہ کیسا سورج بنادیا کہ آج سے ہزار سال پہلے جس وقت طلوع اورغروب ہوا تھا آج بھی اسی وقت طلوع اورغروب ہوتا ہے

دائمی نقشوں کی نعمت

دنیا میں بہت سارے نقشے بنائے جاتے ہیں نماز کے لئے اور دیگر کاموں کے لئے دائمی نقشے بنائے جاتے ہیں تو وہ سورج کی گردش کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں کہ آج کے دن سوسال بعد بھی وہی وقت ہوگا سورج کے نکلنے اورغروب ہونے کا جوآج ہے کوئی کمی نہیں تو انسان کیلئے یہ بھی نعمت ہے کہ سورج کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے اوقات مقرر کردیئے ایسے کہ ان میں کمی بیشی نہیں ہوتی تو انسان دائمی نقشے بنالیتا ہے پھر سورج کے

ذریعے تاریخ کاعلم ہوتا ہے یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے شمسی تاریخ سورج کے ذریعے چل رہی ہے۔انسان سفر کرتا ہے یہ رات دن نہ ہوتے تو کتنی مشکل ہوتی حساب کرنا پڑتا کہ اتنے سو گھنٹوں کے بعد سفر کرنا ہے،حساب کرنا انتہائی مشکل ہوتا۔

گرمی کی نعمت

سورج سے ہمیں گرمی کی نعمت بھی حاصل ہوتی ہے گرمی کی نعمت ایک بہت بڑی عظیم نعمت ہے سورج نکلتا ہے تو لوگ اپنے کپڑے دھوتے ہیں اور کپڑے دھوکر دھوپ میں ڈالتے ہیں وہ دھوپ میں بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں قالینیں دھوئی جاتی ہیں کمبل دھوئے جاتے ہیں سورج کا انتظار کیا جاتا ہے کہ سورج نکلے اور ہم کپڑے دھوپ میں ڈالیں۔سورج کے ذریعے یہ سب چیزیں خشک ہوجاتی ہیں اور سورج کے ذریعے سردی دور ہوتی ہے۔دھوپ میں نکل کرلوگ دھوپ سے گرمی حاصل کرتے ہیں سردیوں میں دیہاتوں میں کمرے گرم کرنے کے لئے کوئی انتظام نہ ہوتو لوگ دھوپ کا انتظار کرتے ہیں اور دن بھر دھوپ میں گزارتے ہیں۔دھوپ سے انسان کے اعضا اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں انسان کو توانائی ملتی ہے۔دھوپ سے جراثیم بھی ختم ہوجاتے ہیں دھوپ پھلوں کے پکنے کا ذریعہ بنتی ہے اوراس کے علاوہ سبزیوں کے پکنے کا ذریعہ بنتی ہے دھوپ سے یہ ساری چیزیں پک کر تیار ہوتی ہیں۔دھوپ سے نباتات توانائی حاصل کرتے ہیں اور آج کل شمسی توانائی سے بجلی بھی بنائی جارہی ہے۔دھوپ سے زمین کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

روشنی کی نعمت

سورج سے روشنی کی بہت بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے انسان کھربوں روپے خرچ کرکے دنیا کے سارے خزانے خرچ کرکے اتنی روشنی پیدانہیں کرسکتا۔جو اللہ تبارک وتعالیٰ

کا بنایا ہوا اکیلا سورج روشنی پیدا کرتا ہے آدھی زمین کو ایک وقت میں روشن کر دیتا ہے۔
سورج کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طرح بنایا ہے کہ چل سو چل مستقل روشنی دے رہا ہے سورج چوبیس گھنٹے روشنی دینے کے کام میں لگا رہتا ہے اور اس سے گرمی نکل رہی ہے ذرا سوچیں غور کریں کہ اگر سورج میں خرابی پیدا ہو جائے تو کون جا کر ٹھیک کر سکتا ہے۔ انسان کے لیے روشنی بہت بڑی نعمت ہے اس روشنی کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں کام ہوتے ہیں صبح روشنی ہوتے ہی انسان اپنے کاموں کی طرف نکل جاتا ہے اور جا کر کام کاج کرتا ہے روشنی نہ ہو تو روشنی کا انتظار کرتا ہے کہ دن ہوگا تو کام کریں گے ابھی رات ہے اور رات کو کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ روشنی کے بغیر انسان کام کیا کرے گا بہت ساری چیزیں ٹھیک کرنی ہوں، گھر بنانے ہوں بڑی بڑی تعمیرات کرنی ہوں، فصلوں میں کام کرنا ہو، پل بنانے ہوں، کارخانوں میں کام کرنا ہو تو قدم قدم پر روشنی کی نعمت کی ضرورت پڑتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سورج ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار بھی ہے۔

اس لئے سوچا کریں کہ سورج کے چہرے میں اتنی روشنی ہے تو اللہ رب العزت جو کھربوں سورجوں کا خالق ہے، ملینوں کھرب چمکتے ستاروں کا خالق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے میں کتنی روشنی ہوگی پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں جب اپنی زیارت کرائیں گے تو کتنا حسین منظر ہوگا۔

فائدہ: سورج نو کروڑ تیس لاکھ میل دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہے اس جیسے اربوں کھربوں سورج اللہ تعالی کے چہرے کی چمک کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لیے کہ یہ سب مخلوق ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے کی چمک اتنی زیادہ ہے حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاتعداد پردے اپنے اور مخلوق کے درمیان ڈال رکھے ہیں اللہ

تبارک وتعالیٰ پردے ہٹا دیں تو ساری کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے کی چمک کی وجہ سے جل کر خاکستر ہو جائے۔ ایسے عظیم رب کو دیکھنے کا شوق پیدا کیجئے۔ اور دوستی لگایئے اس عظیم محسن سے جو سورج، چاند کا خالق، پہاڑوں کا خالق انسانوں کا خالق، جانوروں کا خالق، ہمارے محبوبوں کا خالق، بیوی، بچے، شوہر، دوست اور سارے محبوبوں کا خالق ہے۔

فائدہ: ان محبوبوں کی نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان سے کوئی محبوب بچھڑ جاتا ہے ماں باپ کے بچھڑنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ماں باپ کی کیا قدر و قیمت تھی انسان کہتا ہے کہ ساری دنیا کوئی مجھ سے لے لے میرے ماں باپ مجھے دے دے۔ بیٹا، بیٹی انسان سے بچھڑ جاتے ہیں انسان سوچتا ہے کہ ساری دنیا کوئی مجھ سے لے لے اور میں جھگی میں بیٹھ کر گزارہ کرلوں اور کچے مکان میں گزارہ کرلونگا میرا بیٹا، بیٹی جو مجھ سے بچھڑ گیا ہے کاش واپس مل جائے تو بیٹا یا بیٹی کس نے دیے؟ محبوب رشتے کس نے عطا کیے؟ انسان کو خوشیوں کے لمحات کس نے عطا کئے؟ تو جس رب نے اتنے محبوب عطا کیے؟ جس رب نے آسمان بنایا جس رب نے اتنا خوبصورت چمکتا دمکتا سورج بنایا جس رب نے چاند بنایا جس رب نے کھربوں کہکشاؤں، ملینوں کھرب ستاروں میں روشنی رکھ دی اور اتنی روشنی رکھ دی کہ لاکھوں سال سے یہ ملینوں کھرب ستارے جگمگا رہے ہیں، جس رب نے سبزہ زار بنائے جس نے فصلیں پیدا کیں جس نے اناج پیدا کیے اور جس رب کریم نے خوبصورت قسم کے پھول پیدا کئے خوبصورت قسم کے پھل پیدا کئے جس رب نے ہمیں خوبصورت اعضا عطا کئے جس رب نے حسین وجمیل بیوی بچے شوہر عطا کئے تو اس رب کریم نے ہم پر کتنے انعامات کی بارش کردی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ عَدَدَ نِعَمِکَ وَ عَدَدَ خِلْيَةِ مَخْلُوْقَاتِکَ.

میں دوستوں اور ماؤں، بہنوں سے یہ گذارش کرونگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب

خوب شکر ادا کریں اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

فائدہ: انسانوں میں بھی یہی صفت ہے کہ اگر ہم کسی رشتہ دار کے ساتھ احسانات کرتے ہیں وہ ہمارا شکریہ ادا کرتا ہے ہمارے احسان کو مانتا ہے تو انسان کا اور دینے کو دل چاہتا ہے لیکن اگر وہ احسان فراموشی پر اتر آئے اور بگڑ جائے تو انسان اس کو دینا بند کر دیتا ہے ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا اور ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے میری پکڑ بہت سخت ہے۔

چاند اور ستاروں کی نعمت

چاند ستارے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں چاند کے ذریعے تاریخوں کا علم ہوتا ہے چاند انسان کو رات کو روشنی دیتا ہے اور انسان جو رات کو کام کرنا چاہتے ہیں وہ چاند کی ان تاریخوں کا انتظار کرتے ہیں جس میں چاند خوب روشن ہوتا ہے اور روشنی دیتا ہے ان راتوں میں کام بھی کرتے ہیں اور سفر بھی کرتے ہیں چاند کے ذریعہ رمضان المبارک کے مہینے اور دیگر تہوار اور دنوں کا علم ہوتا ہے ہجری مہینے کے ذریعہ تعیّن پاتے ہیں ایسے ہی ستارے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں رات کو اگر ستارے اور چاند نہ ہوتے تو ایسا گھپ اندھیرا ہوتا کہ انسان کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا، جیسے رات کو بعض اوقات انسان کمرے میں سو رہا ہوتا ہے اور لائٹ بند ہو جاتی ہے تو انسان کو یہ نہیں پتہ چلتا کہ دائیں طرف کونسی چیز ہے اور بائیں طرف کونسی چیز ہے کھڑکی کدھر کو ہے اور دروازہ

کدھر کو ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت پر قربان جاؤں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنی آسانی فرمائی کہ رات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہلکی ہلکی روشنی کا انتظام کیا دن کو سورج کے ذریعے مکمل روشنی کا انتظام فرمایا تاکہ کام کاج ہو سکیں رات کو آرام کے لیے بنایا اس لیے روشنی کم کر دی تو ہلکی سی روشنی کا انتظام کر دیا ہے بالکل گھپ اندھیرا نہیں رکھا۔

ستاروں کے ذریعے روشنی ہوتی ہے ستاروں کے ذریعہ دیہاتی لوگ وقت کا تعین بھی کرتے ہیں مجھے ایک دفعہ دیہات میں جانے کا موقعہ ملا تو رات کو تہجد میں اٹھنے کی توفیق ہوئی تو میں اٹھا اور میں نے وقت دیکھا تو میری پھوپھی بھی اٹھی ہوئی تھیں مجھے اٹھتا دیکھ کر کہنے لگیں ابھی تو اتنا ٹائم باقی ہے میں نے کہا کہ آپ کے پاس گھڑی ہے تو کہنے لگیں کہ نہیں گھڑی تو نہیں ہے میں تو ان ستاروں کے ذریعہ وقت کا تعین کرتی ہوں میں نے کہا کہ آپ نے کس طرح اندازہ کیا۔ کہا کہ بیٹا دیکھو کہ جو فلاں ستارہ ہے اور فلاں سامنے والا ستارہ جب یہ درخت کے اس کونے کی سمت میں ہو جائے گا تو وقت ختم ہو جائے گا میں نے یہ جانچنے کے لئے کہ ان کا اندازہ صحیح ہے یا غلط۔ وقت دیکھا پھر تہجد پڑھی اور تہجد پڑھنے کے بعد جب وقت ختم ہوا تو دیکھا کہ بالکل وہ ستارہ اسی مقام پر آ چکا تھا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ النُّجُوْمَ لِهِدَایَةِ الْاِنْسَانِ.

زمین میں اربوں انسان جو دیہاتوں میں رہتے ہیں ان لوگوں کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان ستاروں کو اوقات کے تعین کا ذریعہ بنا دیا۔ ارشاد باری ہے:

وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ O

ترجمہ: کہ ستاروں کے ذریعہ لوگ راہ پاتے ہیں۔

ریگستانوں میں، بیابانوں میں جنگلوں میں سمندروں میں لوگ جب کسی سمت کا تعین نہیں کر پاتے تو ستاروں کے ذریعہ اپنی سمت متعین کرتے ہیں اور سمت متعین کر کے

ہدایت پاتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انسان اگر شمار کرنا چاہے گننا چاہے تو نہ شمار کرسکتا ہے اور نہ ہی گن سکتا ہے تو ایک معمول بنالیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پرغور کیا کریں یہ بھی بہت بڑی عبادت ہے ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق پرغور کیا کرو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا ایک شاہکار ہے چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک اور زمین سے آسمان تک ستارے، سورج، فصلیں، کھیت، پھل، پھول، سبزیاں، خشک فروٹ، انسانوں جانوروں پرندوں کیڑے مکوڑوں کی عجیب وغریب استعدادیں، رنگ، بولیاں، آوازیں یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا عظیم شاہکار ہیں ایک ایک پتھر، ایک ایک ایٹم، ایک ایک خلیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کا شاہکار ہے ایک ایک پرندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کا شاہکار ہے ایک ایک پتہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کا شاہکار ہے اڑتے پرندے کتنے بھلے لگتے ہیں۔ تو اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر غور وفکر کا معمول بنائیں۔

فائدہ: دوستو! ماؤ بہنو سے گذارش کروں گا کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا بہت آسانی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں جب سفر پر جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو خوب غور سے اور عبرت کی نظر سے دیکھیں ساری کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں سے بھری پڑی ہے مستورات خصوصاً اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو اسی

طرح دیکھ سکتی ہیں کہ جب سبزی کاٹنے بیٹھیں تو ذرا دیکھا کریں کہ سبزی کی نعمت کو کتنی خوبصورتی سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنایا ہے پیاز کاٹیں تو سوچیں اور چند لمحوں کے لیے غور کریں کہ پیاز کس نے پیدا کیا کس نے حسن کے ساتھ پیدا کیا کتنی خوبصورتی کے ساتھ اس کی تہیں لگائیں جب بند گوبھی اور ٹماٹر کاٹنے بیٹھیں تو ذرا غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس خوبصورتی کے ساتھ تہیں لگائیں اور بند گوبھی کے ہر پتے کو دوسرے پتے کے ساتھ جوڑ دیا۔ اور ہر پتہ اندر سے اتنا خوبصورت ہے کہ اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے تو سوچیں کہ یہ کس نے بنایا کس رب نے اس میں لذتوں کا سامان رکھ دیا۔ گوشت کاٹیں اور اس کو دیکھیں کہ کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے گوشت کو بنایا کیسے اس میں رگوں کا جال بچھا دیا کیسے ہر ہر حصے میں ہر ہر جگہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خون پہنچا دیا اور اس کو تروتازہ رکھا، گوشت کو ہم اگر باہر رکھیں تو دو تین دن بعد خراب ہو جاتا ہے لیکن یہی گوشت جو جسم کے ساتھ جڑا ہوا تھا تو دل اور پھیپھڑوں کے ذریعے آکسیجن پہنچتی رہی اور گوشت تروتازہ رہا اور سالہا سال بیتنے کے بعد جانور کو ذبح کریں انسان کو تروتازہ گوشت مل جاتا ہے تو دوستو! اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور قدرتیں ہیں صرف یہ ہے کہ ہم اس کو سوچنے والے بن جائیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنی نعمتوں اور اپنی نشانیوں پر غور کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

محبت کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں ایک عظیم نعمت محبت کی نعمت ہے محبت کا عمل اللہ تبارک وتعالیٰ خود فرماتے ہیں قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ لوگوں کے لیے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَO

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَO

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ O

ترجمہ: بے شک اللہ رب العزت ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو سیسا پلائی ہوئی دیوار بن کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ا جْعَلْنَا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ.

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس محبت کے خزانوں کے وہ سمندر ہیں جس کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے۔ حدیث میں آتا ہے ابھی تو صرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی محبت کے سو درجوں میں سے ایک درجہ محبت کا اثر مخلوقات پر ڈالا ہے۔ دوستو! دنیا کی ساری محبتیں انسانوں کے آپس میں محبتیں، جانوروں کی آپس میں محبتیں، پرندوں کی آپس میں محبتیں، درندوں کی آپس میں محبتیں ہیں غرض یہ کہ دنیا کی جتنی محبتیں ہیں وہ اللہ رب العزت کے سو محبت کے درجوں میں سے ایک حصہ ہیں جن کا اثر اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں ڈالا ہے جبکہ جنت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت پر آپس میں سو درجے کی محبت ڈالے گا تو سوچیں اورغور کریں اہل جنت میں آپس میں کس عظیم درجے کی محبت ہوگی۔

محبت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے وہ کام جو اربوں کھربوں کلو سونا خرچ کرنے کے باوجود انسان نہیں کر سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ محبت کی چاشنی ڈال کر لے رہے ہیں۔ روزانہ دنیا میں کروڑوں بچے پیدا ہو رہے ہیں اور اللہ رب العزت نے ان

کروڑوں بچوں کی تربیت کا کیسا عجیب وغریب انتظام کر دیا کہ والدین کے دلوں میں بچوں کا پیار و محبت ڈال دیا، انتہا درجے کی محبت ڈال دی چھوٹے معصوم بچے بستر پر پیشاب وغیرہ کر دیتے ہیں انسان اس سے گھن کرتا ہے لیکن محبت کی وجہ سے ان کی گندگی صاف کرتا ہے، دھوتا ہے، صاف ستھرے کپڑے پہناتا ہے بچہ بیمار ہو جائے تو پوری رات جاگ کر گزار دیتا ہے بچوں کو پڑھاتا ہے تعلیم دیتا ہے پھر ہر قسم کی خدمت کرتا ہے کہ یہ محبت کی نعمت کا اثر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے بچے کے والدین کے دل میں پیار اور محبت ڈال دیئے چچا، چچی، ماموں، ممانی، پھوپھا، پھوپھی کے دل میں پیار ڈال دیا۔ دادا، دادی، نانا نانی کے دل میں پیار ڈال دیا ان سب کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بچوں کا پیار ڈال دیا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ مَنْ جَعَلَ الْمُحَبَّةَ فِیْ جَمِيْعِ الْاِنْسَانِ وَ فِیْ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِهٖ بِقُدْرَتِهٖ وَ عَظْمَتِهٖ.

کتنے ہی خدمت گزار بچوں کو مل جاتے ہیں بغیر تنخواہ کے ان سب کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسے پیار ڈال دیا کتنے قربان ہونے والے، بچے کو پیدا ہوتے ہی مل جاتے ہیں بچے کی پیدائش پر کسی کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ میرا بیٹا ہوا کسی کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ میری بیٹی ہوئی، کسی کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ میرا پوتا ہوا، میرا بھانجا ہوا، میری بھانجی ہوئی، میرا بھتیجا ہوا، میری بھتیجی ہوئی، میری پوتی ہوئی، میری نواسی ہوئی، دوستو! بیٹا بھی عظیم نعمت ہے بیٹی بھی عظیم نعمت ہے جنکی اولاد نہیں ہوتی وہ ترستے ہیں کہ بیٹی ہی ہو جائے۔ اس لئے بیٹیوں کو حقیر نہ جانا کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہو جائیں گے۔ ہم اس کی نعمت کی ناقدری کر رہے ہیں۔

تو دوستو! محبت کی وجہ سے بچے کے کتنے نخرے اٹھائے جاتے ہیں بچہ ہاں ہوں کر کے اور اپنے اشاروں سے اپنے مطالبات سارے خاندان کے سامنے رکھتا ہے اور وہ

مطالبات اس کے پورے کرتے جاتے ہیں بڑے بڑے لوگ بھی بچوں کی محبت میں عاجز ہو جاتے ہیں حضرت والد صاحب مولانا عبداللہ شہیدؒ فرماتے تھے کہ سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کہتے تھے کہ میری چھوٹی بچی جو معذور ہے مجھے کہتی ہے کہ ابو گھوڑا بن جائیں میں گھوڑا بن جاتا ہوں اور وہ میرے اوپر سوار ہو جاتی ہے پھر کہتی ہے چلیں میں چلنا شروع کرتا ہوں پھر کہتی ہے گھر سے باہر نکل جائیں تو میں کیسے باہر نکلوں باہر تو چاروں طرف میرے باڈی گارڈ ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ میں عجیب مشکل میں پڑ جاتا ہوں تو دیکھیں صدر پاکستان تھے اور اولاد کی محبت نے ان کو گھوڑا بنا دیا۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں سے بہت پیار کرتے تھے بچوں کے ساتھ ایسے گھل مل جاتے۔ گویا کہ آپ خود بھی بچے ہیں، بچوں کی محبت کی وجہ سے انسان کو اگر پوری پوری رات جاگ کر گزارنا پڑے تو گذار دیتا ہے۔ پورا دن کام کرنے کے بعد انسان جب تھک جاتا ہے، کوئی رات کو کہہ دے کہ یہ کام کرو تو انسان کا کام کرنے کو دل نہیں چاہتا اس کا افسر رات کو بلالے گا تو کہے گا کہ سر میں نہیں آسکتا ہوں میں پورا دن کام کر کے آیا ہوں لیکن اولاد کی محبت ایسی ہے کہ سارا دن کام کر کے گھر آتا ہے تھکا ہوا جسم ٹوٹ رہا ہوتا ہے۔ بستر پر لیٹنے کو دل چاہ رہا ہے۔ گھر آ کر پتہ چلتا ہے کہ بچے کو سخت بخار ہو رہا ہے۔ بیٹی کو سخت بخار ہو رہا ہے محبت کی وجہ سے ایک بجلی کی لہر پورے جسم میں دوڑ جاتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے نیند آئی ہی نہ تھی اور ساری تھکاوٹ خود بخود ختم ہوگئی۔ اور انسان تر وتازہ ہو کر کہتا ہے کہاں لے کر جانا ہے فوری طور پر انسان کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے اور وہ ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتا ہے اور واپس لاتا ہے پوری رات جاگنا پڑے تو جاگتا ہے میرے ساتھ خود کتنی مرتبہ ایسا ہوا ہے جب بچے چھوٹے تھے مولانا محمد حسان غازی شہید جب چھوٹے تھے، لڑکے اور بھی ہوئے محمد طلحہ، محمد سعد، بچپن میں ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کو پیارے ہوگئے، تو محمد

حسان غازی شہیدؒ چونکہ طلحہ کے بعد پیدا ہوا اس لیے سب کو بہت ہی پیارا تھا۔ دادا، دادی کو بھی بہت پیارا تھا اسی طرح الحمد للہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو بیٹیاں بھی دیں کتنی دفعہ ایسا ہوا کہ بچپن میں بچے بیمار ہوگئے تو رات کو جاگنا پڑا میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ آپ تو دن کو گھر اور مدرسہ کا کام کر کے تھکی ہوئی ہیں اور میں بھی مدرسے کا کام کر کے تھکا ہوا ہوں تو ایسا کرتے ہیں کہ رات کا ٹائم تقسیم کر لیتے ہیں دو گھنٹے آپ جاگیں اور دو گھنٹے میں جاگوں گا تو اس طرح رات گزر جائے گی تو میں یہ کرتا کہ بچے کو گود میں ڈال کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر شروع کر دیتا ادھر سے ادھر، ادھر سے ادھر چکر لگاتا اور ذکر کی وجہ سے بچے کو آرام محسوس ہوتا اور بعض اوقات نیند بھی آجاتی پوری پوری رات تقسیم کر کے کاٹی اور شریعت کا تقاضا بھی ہے عام طور پر بچہ یا بچی بیمار ہو جائے تو مرد عورت سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ میرا کام نہیں ہے تم جانو اور تمہارا کام جانے یہ صحیح نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آکر سارے کام بیویوں پر نہیں ڈال دیتے تھے آپ کی دس گیارہ بیویاں تھیں خدمت کا کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن پھر بھی ہمیں طریقہ سکھایا ہے کہ گھر آؤ تو گھر کا کام کاج کرو حضور ﷺ کام میں لگ جاتے تھے آپ ﷺ سے زیادہ مصروفیات کس کی تھیں پھر بھی آپ ﷺ گھر آتے تو بیویوں کے ساتھ کام میں لگ جاتے تھے۔

فائدہ: ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوستوں کی محبت ڈال دی دوست دوست کے لیے کتنا کچھ کرتے ہیں یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کا اثر ہے رشتے داروں کی محبت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ میاں بیوی کے نئے جوڑے بناتا ہے اور ان کے دل میں محبت کے خزانے ڈال دیتا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے۔

سورۂ روم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نشانیاں ذکر فرمائی ہیں ان نشانیوں میں

میاں کی محبت کا ذکر فرمایا:

وَ مِنْ آیٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَوَدَّةً وَّ رَحْمَةً.

ترجمہ: دیکھو ہماری نشانیوں میں سے ہے کہ ہم نے تمہارے جوڑے بنا دیئے ہیں تا کہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو ڈال دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لیے سکون وسرور کے خزانے سمو دیے ہیں۔

سارا جہاں مل جائے تھوڑی سی محبت اور تھوڑا سا سرور میاں بیوی میں نہیں ڈال سکتا جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عظمت اور قدرت سے میاں بیوی کے روئیں روئیں میں ایک دوسرے کے لئے سکون وسرور کے خزانے سمو دیئے۔ جب میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے سے سکون وسرور حاصل ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

فائدہ: دوستو ہمارے سارے اعمال میاں بیوی کی عظیم نعمت کا بدل بھی نہیں بن سکتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میاں بیوی میں محبت رکھی یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ محبت میں نے رکھی ہے بعض لوگ جب میاں بیوی کے اندر زیادہ محبت دیکھتے ہیں تو اس کو عیب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ محبت عین شریعت ہے ہاں شرعی تقاضوں کو اس محبت کی وجہ سے توڑا نہ جائے شوہر بیوی کے غیر شرعی احکام نہ مانے اور بیوی شوہر کے غیر شرعی احکام نہ مانے، پیار محبت سے ایک دوسرے کے غیر شرعی احکام ماننے سے معذرت کر دیں شریعت کے تقاضوں کے اندر جتنی بھی محبت ہو وہ نعمت ہی نعمت ہے بلکہ یہ اچھی علامت ہے۔

فائدہ: ذرا غور کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک اجنبی لڑکے اور لڑکی کو کیسے ملا دیا وہ کہاں پلے اور کہاں بڑے ہوئے، لیکن یہاں شادی ہوئی رخصتی ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ درجے کی محبت ڈال دی عورت کے دل میں مرد کی اور مرد کے دل میں عورت کی محبت ڈال دی اس محبت کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے میں لگ جاتے ہیں تو دیکھیں یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کیسی عظیم نعمت ہے مرد سارا دن باہر کام کرتا ہے، کوئی دکان چلاتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے، کوئی گھوڑا گاڑی چلا رہا ہے کوئی مستری کا کام کر رہا ہے کوئی ملازمت کر رہا ہے۔ کوئی لوہے کا کام کر رہا ہے کوئی لکڑی کا کام کر رہا ہے کوئی شٹرنگ کا کام کر رہا ہے مرد کیا کچھ نہیں کرتے لاکھوں کروڑوں کماتے ہیں اور گھر لا کر بیوی بچوں پر نچھاور کر دیتے ہیں پھر بیوی کے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسی محبت ڈال دی ہے کہ وہ مرد کی تمام ضرورتوں کا حتی الامکان خوب خیال کرتی ہے۔ وہ اس کے کپڑوں کا خیال رکھتی ہے کھانے پینے کا خیال رکھتی ہے چیزوں کا اور خواہشات کا خیال رکھتی ہے وہ کوشش کرتی ہے کہ اس کو کون سی چیز پسند ہے تو اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہے اور کون سی چیز ناپسند ہے تو اس کو چھوڑنے کی کوشش کرتی ہے، اللہ اکبر کبیرا۔

سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُحَبَّةَ وَالرَّحْمَةَ بَیْنَ الْأَزْوَاجِ آیَةً مِّنْ آیٰتِهٖ.

اگر بیوی کے دل میں شوہر کی اور شوہر کے دل میں بیوی کی محبت نہ ہو تو زندگی بوجھ معلوم ہوتی۔ شادی ہو کر بھی انسان کی زندگی پھیکی معلوم ہوتی۔ تو دوستو! محبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ پوری زندگی کی گاڑی محبت کی کشش کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان آرام سے چلتی رہتی ہے اور ایک دوسرے کی ضروریات ایک انوکھے طریقے سے پوری ہوتی رہتی ہیں۔

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ روم میں دو نعمتوں کا

ذکر فرمایا ایک محبت اور ایک رحمت ۔فرمایا کہ جوانی میں میاں بیوی کی گاڑی محبت سے چلتی رہتی ہے جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو محبت میں کمی واقع ہونے لگتی ہے تو اب رحمت کی نعمت آ جاتی ہے بوڑھا بوڑھی آپس میں ایک دوسرے پر رحم اور ترس کھانے لگتے ہیں کہ یہ میری خاطر بوڑھی ہو گئی اور یہ میری خاطر بوڑھا ہو گیا اب رحمت کی نعمت میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے رکھتی ہے اور ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال کرواتی ہے۔

تو دوستو! یہ محبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے چیزوں کی محبت دلوں میں ڈال دی کھانے پینے کی چیزوں کی محبت، سامان کی محبت، مکان کی محبت، فرنیچر کی محبت، گاڑی کی محبت، یہ چیزوں کی محبت اگر اپنی حد کے اندر رہے تو بہت بڑی نعمت ہے کہ اس سے دنیا کے سارے کام چلتے ہیں اور لوگوں کی ضرورتیں آرام سے پوری ہوتی رہتی ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ اساتذہ سے سنا تھا وہ بزرگ فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کیا کیا، کہ چیزوں کی محبت دل میں ڈال دی یہ اچھا نہیں کیا اسی سے چوری ڈاکے فساد اور لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں اگر چیزوں کی محبت نہ ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو سمجھانے کے لیے ایک خواب دکھایا کہ بیوی کہہ رہی ہے کہ گھر میں آٹا ختم ہو گیا ہے آٹا تو لے آؤ آٹے کی دکان پر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دکان بند ہے پوچھتے ہیں کہ کیوں بند ہے لوگ کہتے ہیں پتہ نہیں تو پھر وہ آٹے والے کے گھر پہنچتے ہیں۔تو پوچھتے ہیں کہ دکان کیوں بند ہے وہ کہتا ہے کہ تین دن ہو گئے پیسوں کی محبت ہی ختم ہو گئی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی کھلا دے گا خود پلائے گا اس لیے دکان بند کر دی ہے، پھر گھر میں سبزی بھی ختم ہو جاتی ہے سبزی کی دکان پر آتے ہیں وہ بھی بند ہوتی ہے پریشان ہوتے ہیں کہ دکان کیوں بند ہے پھر سبزی والے کے گھر جاتے ہیں وہاں بھی

جواب ملتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے دل میں استغناء ڈال دی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ خود کھلائے گا ان چیزوں کی کیا ضرورت ہے اب ان بزرگ کی سمجھ میں یہ بات آئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو چیزوں کی محبت ڈالی ہے وہ ایک بڑی نعمت ہے اس سے انسان کی لاکھوں کروڑوں ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ چیزوں کی محبت کی وجہ سے دکانیں کھلتی ہیں بازار لگتے ہیں، تجارت ہوتی ہے، تلاوت ہوتی ہے، مزدوری ہوتی ہے۔مال کی محبت جائز حد تک ہو تو اس کی اجازت ہے زیادہ نہ ہو کہ اس کو دل کے اندر بسا لیں۔

ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے محبت کی نعمت صرف انسانوں کو نہیں دی بلکہ جانوروں کو بھی عطا فرمائی ہے پھر مختلف جانور بھی اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں پرندے بھی محبت کرتے ہیں گھر میں ایک دفعہ اہلیہ نے کہا کہ مرغی پالنی ہے اور بچوں نے بھی تقاضا کیا کہ مرغی کے انڈوں سے بچے نکلوانے ہیں تو بندہ مرغی لے آیا تو جب وہ مرغی انڈے دے کر کڑک ہو گئی (یعنی انڈوں پر بیٹھ گئی) تو میں نے دیکھا کہ وہ کئی کئی دن تک کھانے پینے کے لیے باہر نہیں آتی تھی انڈوں پر بیٹھی رہتی تھی اور انڈوں کو الٹ پلٹ کر کے ان کو گرم رکھتی تھی۔سبحان اللہ کس نے مرغی کے دل میں ڈالا کس نے اس کے دل میں محبت ڈالی کہ بچوں کی محبت کی وجہ سے انڈوں پر بیٹھی رہتی ہے۔کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے۔حالانکہ مرغی کھانے پینے کے معاملے میں بہت حریص ہے لیکن پھر بھی کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے اور پھر جب بچے نکلتے ہیں ان کو کھلاتی ہے۔تو دوستو! مرغی کے دل میں محبت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ڈالی ہے حالانکہ یہ بچے اس کے کام نہیں آئیں گے جب بچے بڑے ہو جائیں گے تو ان کو ٹھونگیں مار کر بھگا دے گی جاؤ تمہاری چھٹی ہے میرا کام ختم ہو گیا۔سوچو! اگر پرندے ہوتے اور ان کے چوزے ہوتے اور پرندوں کے دل میں محبت نہ ہوتی تو ان کو کون پالتا ان کی پرورش کون کرتا۔اللہ رب العزت نے پرندوں کے دل میں اولاد کی محبت ڈال دی یہ

پرندے ان بچوں کے لئے گھر بناتے ہیں گھونسلہ بناتے ہیں پھر اپنے بچوں کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لاتے ہیں۔اسی عظیم محبت کی وجہ سے کھربوں پرندے اپنی اولادوں سے محبت کرتے ہیں کھربوں جانور اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں اوران کو پالتے ہیں ایسے ہی گھوڑا، گھوڑی، گائے، بیل، بھینس، بکری بھی اپنی اولاد سے پیار کرتی ہے۔الغرض یہ کہ ان جانوروں کو محبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے اپنے بچوں کی خدمت پر لگا دیا ہے۔

فائدہ: خدانخواستہ میاں بیوی کی آپس میں محبت نہ ہو تب پتہ چلتا ہے کہ محبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے کسی کو اولاد سے محبت نہ ہو اولاد کو والدین سے محبت نہ ہو تب محسوس ہوتا ہے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت عظیم نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں محبت کی نعمت کا شکرادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غیر شرعی محبت سے بچائے اور آج کل یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ محبت کرنا ضروری ہے چاہے غیر شرعی محبت ہو۔

اللہ رب العزت نے ہمیں غیر شرعی محبت سے روکا ہے نامحرم لڑکیوں سے محبت کرنا، نامحرم لڑکوں سے محبت اور ان کے ساتھ خط وکتابت، موبائل یا ای میل کے ذریعہ سے رابطہ کرنا حرام ہے اللہ تبارک وتعالیٰ معاف فرمائے آج کل لڑکے لڑکیوں سے اور لڑکیاں لڑکوں سے موبائل وغیرہ پر گپ شپ کرتی رہتی ہیں اور اپنی زندگیاں تباہ کر رہی ہیں اور اللہ رب العزت کو ناراض کر رہی ہیں اور ٹی وی میں بھی ''سب کہہ دو'' کے اشتہارات نعوذ باللہ چل رہے ہیں۔حالانکہ حدیث میں تو فرمایا: مَنْ صَمَتَ نَجٰی. ترجمہ: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

خاموشی کے بہت ہی فضائل احادیث میں آئے ہیں۔

ہمیں وہ اعمال کرنے چاہییں جن کے کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے محبت

کرنے والے بن جائیں۔بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ O اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ O اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ O

بہت سارے اعمال قرآن میں بتائے گئے ہیں جن کے کرنے والوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ پیار کرتے ہیں۔ان اعمال کو کریں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے پیار کرنے والے بن جائیں۔اور محبتیں پیدا کرنے والی ذات اللہ رب العزت سے خوب پیار کرنا سیکھیں۔قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ

ترجمہ: ایمان والے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔

دوستو! اولاد سے، خاندان سے، دوستوں سے، چیزوں سے اور دنیا کی ساری آسائشوں سے زیادہ پیار اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہونا چاہیے جس نے ہمیں یہ محبت کی نعمت عطا کی ساری کائنات بنائی جس نے سارے پہاڑ بنائے جس نے رنگ رنگ کے پھول بنائے پھل بنائے اور مختلف خوشبوئیں ان میں ڈال دیں اور مختلف ذائقے ڈال دیئے جس نے خاندان میں یہ پیار رکھ دیا ایسے رب سے پیار کرنا سیکھیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ پر اپنی جانیں نچھاور کرنا سیکھیں اور ارادہ کریں کہ اگر ان حقیر جانوں کی ضرورت دین کو پڑی تو ہم ان جانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین پر قربان کر دیں گے۔جس طرح شہداء لال مسجد نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی دے کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کا اپنا وعدہ پورا کر دیا اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور شہادت کی موت نصیب فرمائے۔آمین ثم آمین

محبت انسان کی چارجنگ کا ذریعہ

انسانی دماغ دنیا کے مسائل حل کرتے کرتے تھک جاتا ہے، اس کی توانائی ختم ہونے لگتی ہے تو اللہ رب العزت نے اس کو چارج کرنے، توانائی بھرنے کے کروڑوں انتظامات کردیئے۔ انسان بیوی بچوں عزیز واقارب اور دوستوں کی پیاری پیاری باتوں مسکراہٹوں سے چارج ہوجاتا ہے، تازہ دم ہوجاتا ہے، خصوصاً چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بچیاں تو بہت زیادہ انسان کو چارج کرتے ہیں اور توانائی فراہم کرتے ہیں، ان بچوں کی معصوم آوازیں، توتلی زبان میں پیاری پیاری باتیں پورے خاندان کو محظوظ کردیتی ہیں، پورا گھر ایک بچے اور ایک بچی کی وجہ سے خوشیوں اور مسکراہٹوں کا منبع بنا ہوتا ہے۔ اس بچے بچی کی نعمت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب کسی گھر کو مسکراہٹیں دینے اور خوشیاں دینے اور سارے خاندان اور خصوصاً والدین کو چارج کرنے والا یہ عظیم بچہ یا بچی دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔

سارا جہاں مل کر ایک پودا پیدا نہیں کرسکتا ہے اللہ رب العزت اپنی قدرت سے کروڑوں قسم کے رنگا رنگ پودے پیدا فرماتے ہیں۔ لوگ گھروں میں خوبصورتی کے لئے آکسیجن اور دیگر فوائد کے لئے پودے لگاتے ہیں اور کروڑوں انسانوں کی روزی ان پودوں سے وابستہ ہے۔ ہر ملک میں کتنے نرسری فارم ہیں جہاں ایک سیزن میں لاکھوں کروڑوں کا کاروبار ہوتا ہے اور کتنے ہی انسانوں کی روزی ان پودوں سے وابستہ کردی اس لئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: وَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا.

ترجمہ: کوئی زمین پر چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی میرے ذمہ ہے

انسان تو یہ دعویٰ بھی نہیں کرسکتا کہ میری اولاد کی روزی میرے ذمہ ہے ہاں کوشش سعی اس کے ذمہ ضرور ہے، دیتا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ سارا جہاں مل کر ایک دماغ پیدا نہیں کرسکتا، ساری دنیا کی بڑی بڑی کمپنیاں جو اعلیٰ اعلیٰ کمپیوٹر اور مشینری تیار کرتی ہیں ان کے اعلیٰ اعلیٰ دماغ مل کر بھی ایک دماغ تیار نہیں کرسکتے اللہ تبارک وتعالیٰ یومیہ آنے والے لاکھوں انسانوں اور کھربوں دیگر پیدا ہونے والی مخلوقات کو ان کی ضرورت کے مطابق دماغ عطا فرما رہے ہیں۔ ہر مخلوق کو جو دماغ دیئے جا رہے ہیں ان کے اندر ان کی ہر ضروریات کا خیال رکھ کر تخلیق کیا ہے اگر وہ مخلوق بڑی ہے تو دماغ بھی بڑا ہے اگر وہ چیونٹی جیسی ہے تو اس کا دماغ اس کے مطابق اگر وہ مخلوق اتنی چھوٹی ہے کہ انسان سوائے مائیکرو سکوپ کے دیکھ بھی نہیں سکتا تو ان کا دماغ بھی ان کے جسم کے مطابق تخلیق کیا گیا ہے۔

پھر ہر مخلوق کو زندگی گذارنے، گھر بنانے، بچے پالنے، روزی تلاش کرنے، اپنے نفع نقصان۔ دوست دشمن ہر ایک کی پہچان سمیت ہر چیز ان کے دماغوں میں اس خوبصورتی کے ساتھ ڈال دی گئی کہ ہر مخلوق بڑی آسانی کے ساتھ اپنی زندگی کا سفر پورا کرلیتی ہے۔

انسان تو چونکہ پڑھ سکتا ہے سیکھ سکتا ہے، اس لئے اس کو بہت ساری چیزیں دنیا میں سیکھنا پڑتی ہیں جبکہ پرندوں، درندوں اور دیگر مخلوق کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت سے ان کی ضرورت کی ہر چیز کو ان کے دماغ میں پہلے سے رکھ دیتے ہیں ایک مرغی کے چوزے کو لے لیجئے جس کے پاس اس کی ماں نہ ہو اس کو سارا معلوم ہے کون میرا دوست، کون میرا دشمن، کون سی چیز کھانی ہے کون سی چیز نہیں کھانی۔

سُبْحَانَکَ مَا اَقْدَرَکَ و اَرْحَمَکَ.

سارا جہاں مل کر ایک حقیقی پھول پیدا نہیں کرسکتا، بنا نہیں سکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت وشان کا اندازہ کرو کہ وہ یومیہ کروڑوں قسم کے کھربوں رنگا رنگ خوشبو والے

پھول پیدا کررہے ہیں جو گھروں، دفتروں، سیر گاہوں اور دیگر لاکھوں مقامات کی رونق بنتے ہیں اور بھینی بھینی خوشبو سے زندگی میں خوشیاں بھر دیتے ہیں۔

پھر کروڑوں انسان پھولوں سے مختلف قسم کے لاکھوں فوائد حاصل کرتے ہیں کوئی گلدستے بنا رہا ہے کوئی ہار بنا رہا ہے کوئی ان پھولوں سے خوشبوئیں تیار کر رہا ہے غرض انسانوں کی ایک بڑی تعداد پھولوں پر زندگی بسر کر رہی ہے دنیا کے پھولوں کی خوبصورتی دیکھیں تو سوچیں جنت کے پھول کتنے خوبصورت ہوں گے۔ دنیا کے پھولوں میں اتنی خوشبو ہے تو جنت کے پھولوں میں کتنی خوشبو ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْکُرُکَ عَدَدَ شُکْرِ الْاَزْھَارِ.

گنے کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے گنے کی بھی نعمت ہے گنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت بھی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار بھی ہے۔

ذرا غور کریں کہ وہ زمین جس میں مٹھاس نہیں ہے اس زمین سے اللہ تبارک وتعالیٰ گنے کو پیدا کرتے ہیں گنے کی لکڑی کے اندر کیسا رس بھر دیتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس نعمت کا بھی احساس کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے گنے کی لکڑی کو سخت نہیں رکھا جیسے عام لکڑی سخت ہوتی ہے جن کو انسان چبا نہیں سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے گنے کو ایسے پیدا کیا کہ انسان اس کو چوس سکے اور اس سے رس نکال سکے، گنے کے اندر کروڑوں ٹن میٹھا رس اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھر دیا پھر کتنے انسان ہیں جو صرف گنے کا کاروبار کرتے ہیں اور ان کا ذریعہ معاش گنا بنتا ہے کچھ لوگ اس کو اگاتے ہیں اگا کر خود بھی استعمال کرتے ہیں اور آگے بھی بیچ دیتے ہیں کتنے کارخانے اس کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لکڑی

کے اندر اتنا پیارا اور اتنا لذیذ اور شیریں رس بھر دیا پھر اس کے اوپر چھلکا چڑھا دیا تا کہ رس محفوظ رہے خراب نہ ہو کہ کچھ وقت تک اندر محفوظ رہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ نعمت کتنی نعمتوں کا ذریعہ بنتی ہے اس سے کچھ لوگ رس نکالتے ہیں اور بیچتے ہیں اور روزی کماتے ہیں بازاروں میں چلے جائیں تو آج کل مشینیں لگی ہوئی ہیں گنے کا رس بک رہا ہے اور ان کی روزی کا ذریعہ بن رہا ہے اور کتنے انسان روزانہ گنے کا رس پیتے ہیں جو لذت اور غذائیت سے بھرپور ہے پھر کہیں گنڈیریاں بنا کر بیچ رہے ہیں اور پیسے کما رہے ہیں۔

گڑ کی نعمت

گنے سے گڑ کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور گنے سے ہی گڑ بنایا جاتا ہے۔ اسی سے شکر بھی بنائی جاتی ہے شکر اور گڑ کی نعمت بھی بہت بڑی عظیم نعمتیں ہیں۔ دیسی گھی، مکھن کے ساتھ شکر ملا کر کھائیں تو انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

ایسے ہی گڑ کو پیس کر دیسی گھی کے اندر ڈالیں اور کھائیں تو اس کا اپنا ہی مزہ ہے بڑی ہی لذت دیتا ہے پھر گڑ اور شکر کے پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں گڑ والے چاول بنائے جاتے ہیں جو اپنی لذت رکھتے ہیں تو کتنی نعمتیں اس گنے کی نعمت سے تیار ہوتی ہیں اور گنے کی نعمت زمین کے خزانے سے پیدا ہو رہی ہے جہاں مٹھاس نہیں ہے گنے کا پودا الگ نعمت ہے اور گنے کا رس الگ نعمت ہے گنے کا پودا جانوروں کے کام آجاتا ہے گنے کے رس سے مُرنڈے تیار کیے جاتے ہیں شکر کا شربت بھی بہت لذیذ ہوتا ہے۔

چینی کی نعمت

چینی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کبھی سوچیں کہ

چینی کی نعمت کہاں سے تیار ہو رہی ہے گنے کے رس سے تیار ہو رہی ہے اور گنے کو کس نے پیدا کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیدا کیا ہے چینی کی قدم قدم پر انسان کو ضرورت پیش آتی ہے چینی سے میٹھے چاول پکائے جاتے ہیں چائے میں چینی کی ضرورت پیش آتی ہے حلوہ بنا رہے ہیں تو چینی کی ضرورت، کسٹرڈ بنا رہے ہیں تب چینی کی ضرورت گرمیوں میں شربت بنا رہے ہیں تو چینی کی ضرورت پیش آتی ہے اب ہر گھر کی ضرورت چینی بن گئی ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیے ہوئے خزانوں سے پیدا ہو رہی ہے۔ چینی کے زیادہ استعمال سے پرہیز کریں کیونکہ اس میں مختلف قسم کے کیمیکل استعمال ہوتے ہیں جو نقصان دہ ہیں۔

اچار کی نعمت

اچار بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے سرسوں وغیرہ کے تیل کے اندر اچار ڈالا جاتا ہے۔ آم، لیموں، گاجر، لہسن، گوبھی، مٹر، مولی، شلغم، فراشبین، پیاز اور کدو وغیرہ کا اچار ڈالا جاتا ہے اچار کا اپنا ہی مزہ ہوتا ہے اپنی ہی لذت ہے۔ اچار ایک ایسی چیز ہے جو دیر تک خراب نہیں ہوتی چینی کی بوتلوں میں ڈال کر رکھ دیں تو یہ کافی عرصہ نکال دیتا ہے خراب نہیں ہوتا انسان کے پاس جب کوئی اور چیز کھانے کے لیے نہ ہو تو اچار نکالا اور روٹی نکالی کھانا کھالیا۔ سبحان اللہ

اچار جن چیزوں سے تیار ہوتا ہے وہ ساری کی ساری چیزیں اللہ کی نعمتیں ہیں اچار میں جو مصالحہ جات ڈالے جاتے ہیں وہ بھی اللہ نے بنائے ہیں پھل سبزی اور مختلف چیزوں سے اچار تیار ہوتا ہے۔ اچار اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اس لئے جب بھی اچار استعمال کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنی ایسی چیزیں بنائی ہیں جن سے ہم اچار بناتے ہیں۔

چٹنی کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں ایک نعمت چٹنی بھی ہے سینکڑوں قسم کی چٹنیاں بنائی جاتی ہیں کوئی کسی چیز کی چٹنی بنا رہا ہے کوئی کسی قسم کی چٹنی بنا رہا ہے دیہاتوں میں پیاز، ٹماٹر اور ہری مرچ کی چٹنی بنائی جاتی ہے اور بعض لوگ چنوں کے پودوں کے پتے توڑتے ہیں اور ان کو کوٹ کر چٹنی بناتے ہیں اخروٹ ڈال کر بھی چٹنی بنائی جاتی ہے بعض لوگ چٹنی میں لہسن بھی ڈالتے ہیں چٹنی میں دہی بھی ڈالا جاتا ہے چٹنی شہروں اور دیہاتوں دونوں کی ضرورت ہے چٹنی میں انار دانہ بھی ڈالا جاتا ہے املی وغیرہ ڈال کر بھی چٹنی بنائی جاتی ہے آلو بخارے کی چٹنی بنائی جاتی ہے دیہاتوں میں جب سالن نہیں ہوتا تو لوگ چٹنی بنا کر اس کے ساتھ روٹی کھا لیتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی چٹنیاں دکانوں میں بنائی جاتی ہیں ہر چٹنی کا اپنا مزہ ہے چٹنی کی نعمت سے لطف اندوز ہونے کے بعد خوب اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

فائدہ: یاد رکھیں بھوک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سچی بھوک (۲) جھوٹی بھوک

جس طرح صبح صادق اور صبح کاذب ہوتی ہے یعنی سچی صبح اور جھوٹی صبح۔ صبح کاذب میں روشنی پھیلتی ہے مگر جلدی روشنی ختم ہو جاتی ہے سچی صبح یعنی صبح صادق میں روشنی پھیلتی ہے اور پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ ایسے ہی ایک سچی بھوک ہوتی ہے اور ایک جھوٹی بھوک ہوتی ہے جھوٹی بھوک پہلے لگتی ہے پھر تھوڑی دیر بعد ختم ہو جاتی ہے اور سچی بھوک جو ہوتی ہے وہ لگتی ہے تو لگتی ہی چلی جاتی ہے وہ ختم نہیں ہوتی تو اس وقت انسان کہتا ہے کہ سوکھی روٹی ہی آئے تو وہی کھالوں۔

جو جھوٹی بھوک ہوتی ہے اس میں انسان سوکھی روٹی نہیں کھا سکتا۔ بلکہ چاہتا ہے کہ اچھے سے اچھا سالن مل جائے کوئی لذیذ سے لذیذ چیز ہو اس کے ساتھ روٹی کھالوں ورنہ کہتا ہے دل نہیں چاہ رہا ہے عام طور پر بچے کہتے ہیں دل نہیں چاہ رہا ہے ان کو جھوٹی بھوک ہوتی ہے سچی بھوک لگی ہو تو سوکھی روٹی بھی کھالیں سچی بھوک میں روٹی کے ساتھ چٹنی مل جائے تو انسان خوشی خوشی روٹی کھالیتا ہے اس لیے کوشش کریں کہ جب جھوٹی بھوک ہو تو اس وقت کھانا نہ کھائیں جب سچی بھوک لگ جائے تو اس وقت کھانا کھائیں بہر حال جب بھوک لگ رہی ہو تو چٹنی ایک بہت بڑی نعمت ثابت ہوتی ہے۔

چھلکے کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں لاکھوں نعمتیں پیدا کی ہیں اور ان کے اوپر چھلکا چڑھا کر پیکنگ کی عجیب وغریب ترتیب بنادی ہے۔ انسان بھی بہت ساری چیزیں پیک کرتا ہے۔ آج کل چپس، دال سویاں، کرکرے سلانٹی، سرخ مرچیں، ہلدی نمک اور بہت سی چیزیں ہیں جنہیں کاغذ کے اندر پیک کیا جاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیکنگ کا نظام پہلے سے رکھا ہوا ہے دنیا والے تو آج چیزیں پیک کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو جب سے دنیا بنائی ہے تب سے ہی چیزوں کی پیکنگ کا نظام رکھ دیا ہے سبزیوں کے اوپر چھلکا چڑھا دیا پھلوں، اناج، انار، سیب، امرود، لیموں، بادام، شلغم، شملہ مرچ، لہسن، پیاز، آلو اور لاکھوں چیزوں کے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ نے چھلکا چڑھا دیا پھر پیاز پر غور کریں کس طرح تہیں بنا دی گئیں اندر والی تہہ تر ہے اوپر والی تہہ خشک ہے تا کہ پیاز جلدی خراب نہ ہو جائے ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبزیوں کے اوپر چھلکا چڑھا دیا کدو، توری، گوبھی کے اوپر، اور مختلف قسم کی سبزیاں ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے چھلکا چڑھا دیا ہے ایسے ہی پھل ہیں آم،

کینو، کیلے امرود، تربوز، خربوزے اور قسم قسم کے پھل ہیں ان کے اوپر اگر چھلکا نہ ہوتا تو صفائی کا انتظام نہ ہوتا پھر پھل جلدی خراب بھی ہو جاتا دوسرا اس پر مختلف قسم کی مکھیاں وغیرہ آ کر بیٹھ جاتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض پھلوں پر ہلکی سی تہہ چڑھا دی ہے انگور پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے اوپر ہلکی سی تہہ چڑھا دی وہ اندر سے اتنا نرم ہے اگر آپ اس کے اوپر سے تہہ ہٹا دیں تو تھوڑی دیر بعد دیکھیں گے کہ انگور خراب ہو چکا ہوگا اور اس کے اوپر مکھیاں بیٹھی ہوئی ہوں گی جب تک تہہ چڑھی ہوئی ہے تب تک انگور کچھ وقت تک ٹھیک رہ سکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف چیزوں پر چھلکا چڑھا کر ہم پر بہت احسان کیا ہے ورنہ وہ چیزیں بہت جلدی خراب ہو جاتیں ان کے اندر جراثیم آجاتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے پھلوں پر چھلکے چڑھا دیئے اور جتنی سبزیاں ہیں ان پر چھلکے چڑھا دیے تا کہ ان کا اندر کا حصہ محفوظ رہے۔

جن سبزیوں پر چھلکا محسوس نہیں ہوتا ان پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے باریک سا چھلکا چڑھایا ہوتا ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا اسی طرح گندم، جو، جوار، مکئی ہے ان کو خوشوں میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ دانوں کے اوپر ہلکی سی تہہ چڑھا دی جیسے دانت ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے اوپر تہہ چڑھا دی تا کہ اندر کی ہڈی زبان کو لگتی نہ رہے اور اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنی بھی چیزیں بنائیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے اوپر چھلکا یا تہہ چڑھا دی اگر چھلکا نہ ہوتا تو چیزیں خراب ہو جاتیں ان چیزوں کو کیڑے مکوڑے بہت جلدی کھا جاتے ان چیزوں کو محفوظ کرنا ایک مسئلہ ہوتا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ان ساری چیزوں میں پیکنگ کا نظام رکھ دیا پیکنگ ایک مشکل کام ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں پیک کی ہیں اب جوار گنگنی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے اوپر بھی چھلکا چڑھا دیا، پیک کر دیا ہے۔ دیہاتوں میں گنگنی کی کھیر بنائی جاتی ہے۔ طوطے بھی

گنگنی کھاتے ہیں اتنی چھوٹی چیز کو پیک کرنا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے بڑی چیزوں کو پیک کر سکتے ہیں لیکن چھوٹی چیزوں کو جیسے دانے کو پیک کرنا کتنا مشکل کام ہے دانوں کی پیکنگ اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے گندم دال مونگ، دال مسور، دال لوبیا، دال چنے ہیں ان کے اوپر اللہ نے تہہ چڑھا دی ہے ہر روز اربوں کھربوں من دانوں کے اوپر چھلکا اور تہہ چڑھا دینا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ہے پھر ان کے اوپر بعض اوقات نقش و نگار ہوتے ہیں جیسے لوبیا ہے تربوز ہے اللہ نے ان کو کتنے نقش ونگار سے پیدا کیا ہم سارے مل کر یہ پیکنگ کا نظام نہیں کر سکتے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکیلے اپنی قدرت اور عظمت سے نظام ترتیب دے دیا ہے۔

فائدہ: اللہ کی پیکنگ بڑھتی چلی جاتی ہے مالٹے، کینو، آم، امرود، کو دیکھیں یہ پہلے چھوٹے تھے پھر بڑھتے چلے گئے ان کے ساتھ ان کی پیکنگ بھی بڑھتی چلی گئی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی پیکنگ کو بڑھا دیا۔ آم کو دیکھیں اس کی پیکنگ چھوٹی ہوتی ہے خود بھی چھوٹا ہوتا ہے جوں جوں یہ بڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی پیکنگ کو بھی بڑھاتے جاتے ہیں۔ ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے کہ پہلے کسی چیز کو چھوٹی پیکنگ دیں اور بعد میں پیکنگ کو بڑھا دیں، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ہر طرف آشکارہ نظر آتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اللہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے

اللہ ہر چیز کی کیسے پیکنگ کرتا ہے چھوٹی چیز ہے تو پیکنگ بھی چھوٹی ہے بڑی چیز ہے تو اس کی پیکنگ بھی بڑی ہے انسان چھوٹا ہے تو اس کے اوپر کی کھال بھی چھوٹی ہے انسان بڑھتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی کھال بھی بڑھتی چلی جاتی ہے حالانکہ کھال سخت

ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہڈیاں اور رگیں غرضیکہ ہر چیز بڑھتی چلی جاتی ہے۔

بکری چھوٹی ہے تو اس کی کھال بھی چھوٹی ہوتی ہے۔ جیسے جیسے بکری بڑھتی جائے گی ایسے ہی اس کی کھال بھی بڑھے گی۔ بھینس، گائے، بیل چھوٹے ہیں ان کی کھال بھی چھوٹی ہے بڑھتے جائیں گے تو ان کی کھال بھی بڑھتی جائے گی بلکہ انکی ساری چیزیں بھی بڑھتی جائیں گی ان کی ہڈیاں، گوشت اور دل بھی بڑھتے جائیں گے۔ ان کی آنتیں، رگیں بھی بڑھتی جائیں گی۔ یہ اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے۔

فائدہ: پھلوں کی پیکنگ کو اگر کھول دیں تو دوبارہ پیک نہیں کر سکتے ہیں دنیا کی پیکنگ کو اگر کھول دیا جائے تو وہ دوبارہ پیک ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی پیکنگ کو کھول کر جوڑ ناممکن بات نہیں ہے دنیا کی ساری طاقتیں اس کو جوڑ نہیں سکتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی سیل کو مہر لگا دی ہے سبحان اللہ

ہر چیز پر انسان کو غور کرنا چاہیے مکئی، گندم، جوار، جو، دالیں ہر چیز کے دانوں پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو کیسے پیک کیا ہے گوشت سبزیاں، پھل آٹا دنیا کی ہر نعمت پر غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے شاہکار پورے جہاں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ قرآن میں آتا ہے۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ O

ترجمہ: زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے

دنیا میں سارے چلتے پھرتے انسان اللہ کی قدرت کا شاہکار ہیں پرندے، درندے اللہ کی قدرت کا شاہکار ہیں اڑنے والی چھوٹی چھوٹی چیزیں مکھیاں مچھر یہ سب اللہ کی قدرت کا شاہکار ہیں زمین کا ہر پتھر ہر ذرہ بھی اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے۔ اس زمین

کی حیثیت اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔اصل نعمتیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں دیں گے جنت کے اندر جو نعمتیں ہوں گی وہ دنیا کی نعمتوں سے اربوں گنا زیادہ ہوں گی۔یہاں کے گھر مٹی اور پتھر کے اور اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں وہاں کے گھر سونے چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے یہاں کے درخت لکڑی کے بنے ہوئے ہیں وہاں کے درخت سونے چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے وہاں گھر میں مشک اور عنبر کا سیمنٹ استعمال ہوگا۔سبحان اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق پر غور کرنا ستر سال کی عبادت سے زیادہ ثواب ہے ایک گھڑی اللہ کی چیزوں پر غور کریں تو ستر سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے حدیث میں آتا ہے۔

تُفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کی مخلوق پر غور کریں

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک ایک نعمت پر غور کریں۔اللہ کی ہر ایک چیز اس کی عظمت اور قدرت کا شاہکار ہے۔اور ہر نعمت پر اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے۔

دالوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے دالیں بھی ہیں کتنی قسم کی دالیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کی ہیں چنے، مسور، مونگ، لوبیا، غرض بہت ساری دالیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا فرمائی ہیں پھر ان دالوں کو مختلف ذائقوں والا بنا دیا ان کو مختلف طریقوں سے پکایا جاتا ہے کبھی ان کو ثابت پکایا جاتا ہے اور کبھی ان کو چھلکے کے ساتھ پکایا جاتا ہے گوشت میں ڈال کر پکایا جاتا ہے کبھی سبزی ڈال کر، اور کبھی ویسے پکائی جاتی ہیں کبھی خشک اور کبھی شوربے والی پکائی جاتی ہیں اور پھر چنے سفید بھی ہوتے ہیں کالے بھی ہر

قسم کے چنے اپنی ہی لذت رکھتے ہیں۔چنوں کو مختلف طریقوں سے پکایا جاتا ہے ان کو بازاروں میں بیچا جاتا ہے چنے کو بھون کر بھی بیچتے ہیں۔پھر ہر ایک طریقہ سے پکے ہوئے چنے اپنی لذت رکھتے ہیں پھر کتنے لوگ دالوں کا کاروبار کرتے ہیں اور اپنی روزی کماتے ہیں۔

بیسن کی نعمت

چنوں سے بیسن کی نعمت حاصل ہوتی ہے بیسن کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے بیسن کی نعمت سے بہت ساری نعمتیں حاصل ہوتی ہیں پکوڑوں کی نعمت کب حاصل ہوتی اگر بیسن نہ ہوتا پھر بیسن سے دہی بھلے بنائے جا رہے ہیں بیسن کو کڑی میں ڈالا جاتا ہے اور مختلف چیزیں اس سے تیار کی جاتیں ہیں۔بعض دالیں بیماروں کیلئے بہت مفید ہوتی ہیں اور بعض دالیں بہت جلد پک جاتی ہیں۔

اگر انسان کو جلدی ہو تو تھوڑی دیر کے لئے دال مونگ وغیرہ کو چڑھا دیا جائے تو وہ جلد پک جاتی ہیں اگر گھر میں مہمان آ جائیں تو جلدی سے دیگچی میں پانی گرم کرنے کے لئے رکھ دیں اتنی دیر میں دال صاف کر کے اس میں ڈال دیں اور دوسری طرف سالن کے لئے مصالحہ تیار کر لیں جب تک مصالحہ تیار ہوگا تب تک دال گل کر تیار ہو جائے گی۔پھر دال کو مصالحہ میں ڈال دیں۔میں خود بھی الحمدللہ گھر میں سنت سمجھ کر کام کرتا رہتا ہوں اس طرح بہت مرتبہ سالن بھی پکایا آٹا بھی گوندھا، روٹی بھی پکائی، کپڑے بھی دھوئے، جھاڑو بھی لگایا۔ الحمدللہ یہ سارے کام سنت سمجھ کر کئے اور تمام مردوں کو کرنے چاہییں۔

عورتوں کو بھی سنت سمجھ کر یہ کام کرنے چاہییں۔غرضیکہ عورتوں اور مردوں کو اپنے ہاتھ سے کام آپ ﷺ کی سنت سمجھ کر کرنا چاہیے۔ثواب بھی ملے گا اور ورزش بھی ہو جائے گی اور دوسروں کی خدمت کا اجر بھی ملے گا۔

فائدہ: دوستو! اگر دالوں کے ذائقے ایک جیسے ہوتے تو انسان اکتا جاتا اور اس کے لیے کتنی مشکل ہوتی اور دال غریبوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے عام طور پر دالوں کی قیمت، گوشت کی قیمت سے کم ہوتی ہے چونکہ غریب آدمی گوشت نہیں لے سکتا تو دال اس کے لیے بڑی نعمت ہے اور دال ہی پر گزارہ کرتا ہے پھر دالوں کو کتنے لوگ اگاتے ہیں اور پھر ان کا کاروبار کرتے ہیں تو اس سے ان کی اپنی بھی ضرورت پوری ہوتی ہے اور آگے بیچ بھی دیتے ہیں۔

پھر دالوں کا پودا جانوروں کے کام بھی آتا ہے اور دالوں کا چھلکا اور بھوسہ بھی جانوروں کے کام آتا ہے اس طرح چھلکا، پودا اور بھوسہ بھی انسان کے لیے نعمت بن جاتا ہے کیونکہ جانوروں کو کچھ کھلانا تو ہے جانور کھائے گا تو دودھ دے گا کھائے گا تو کام کرے گا انسان کو سواری فراہم کرے گا۔

لوگ جب کپاس چن لیتے ہیں اور کاٹ لیتے ہیں اور گھر میں پودوں کی ضرورت نہ ہو تو اس کو بیچ دیتے تھے پانچ چھ ہزار میں بکریوں والوں کو بیچ دیتے ہیں تو دیکھیں یہ اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر کتنے احسانات فرمائے ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ

ترجمہ: ہم نے دانے پیدا کیے بھوسے کے ساتھ

فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ O

ترجمہ: اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

دانہ الگ نعمت ہے بھوسہ الگ نعمت ہے تو اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کریں دالیں پکائیں کھائیں اور ان سے لطف اندوز ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ O

ترجمہ: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے میں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری پکڑ سخت ہے۔

اس لیے اللہ کا بہت بہت شکر ادا کیا کریں جو چیز بھی سامنے آئے تو تھوڑی دیر خود بھی غور کریں اور بچوں سے بھی کہیں کہ ان چیزوں پر غور کریں اور بچوں سے پوچھیں کہ بیٹا یہ چیز کس نے بنائی یہ گوشت کس نے بنایا یہ سبزی کس نے بنائی، یہ پھل کس نے بنائے، یہ انڈے کس نے بنائے، یہ پانی، یہ زمین اور یہ آسمان کس نے بنایا، یہ تیل، گھی کس نے بنایا، روٹی کے لیے گندم کس نے بنائی یہ ہم کس کی نعمتیں کھا رہے ہیں تو یہ سوچ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوب خوب شکر دل سے ادا کیا کریں اور بچوں کو بھی شکر ادا کرنے کا عادی بنائیں اللہ رب العزت ہمیں اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر خوب خوب شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وولَکَ الشُّکْرُ عَدَدَ نِعْمَائِکَ وَعَدَدَ مَخْلُوْقَاتِکَ وَعَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ قَطْرَۃِ الْبِحَارِ وَالْاَمْطَارِ وَعَدَدَ ذَرَّۃِ جَمِیْعِ الْاَرَاضِیْ۔

گھروں کی نعمت

گھروں کی نعمت اللہ رب العزت کی عظیم نعمت ہے۔ تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کو گھروں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنی عظمت اور قدرت سے ساری مخلوق کے گھروں کی تمام ضروریات کو زمین کے خزانوں میں سمو دیا ہے۔ ساری مخلوق کو اللہ رب العزت نے گھر بنانے کی سمجھ عطا فرما دی ہے۔ اپنی اپنی ضرورت کے

مطابق ساری مخلوق گھر بناتی ہے، پھر اس میں آرام اور سکون کے ساتھ زندگی کے لمحات کو پورا کرتی ہے۔ تھکا ہارا انسان جب گھر آتا ہے تو کتنا سکون ملتا ہے گھر کے اندر ہزاروں نعمتیں انسان کو سکون فراہم کرتی ہیں۔ ذرا غور کریں، سوچیں سب سے پہلے انسانوں کو گھر بنانے کے لئے زمین کے ایک حصے کی ضرورت پیش آتی ہے، تو زمین کی نعمت کس نے بنائی، اللہ رب العزت نے ہی تو بنائی۔

زمین کا ایک ایک کنال آج کتنا قیمتی ہے، کتنے لوگ صرف زمین کا کاروبار کر کے اربوں روپیہ کماتے ہیں اور پرتعیش زندگی بسر کرتے ہیں۔ پھر حسب توفیق ہر انسان گھر بناتا ہے، گھر کے لئے زمین اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے پیدا کی۔ سارا جہاں مل جائے ایک مرلہ زمین نہیں بنا سکتا، اللہ رب العزت نے کتنی بڑی زمین بنا کر ہمیں عطا فرما دی۔ گھروں کے اندر جتنا سامان استعمال ہوتا ہے اس کا خام مال بھی اللہ رب العزت نے بے حد وحساب زمین کے خزانوں میں سمو دیا۔ اینٹ، لوہا، بجری، سیمنٹ، لکڑی، رنگ، شیشہ، چپس، ماربل، ٹائلیں، ریت، الغرض جتنی چیزیں گھروں میں استعمال ہوتی ہیں اس کا سارے کا سارا خام مال اللہ رب العزت نے ہی تو اپنی قدرت کے خزانوں سے زمین کے اندر سمو دیا ہے۔ سارا جہاں مل جائے تو ایک کلو لوہا، پتھر، لکڑی، شیشہ، چونا وغیرہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اللہ رب العزت نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ملینوں کھرب ٹن کے خزانوں سے بھی زائد خام مال کے خزانے زمین میں ہر جگہ سمو دیئے۔ سارے انسان آج اس کو نکال نکال کر مختلف مراحل سے گذار کر اپنے استعمال میں لا رہے ہیں اور کتنے حسین، خوبصورت مکان بنا رہے ہیں۔ یہ مکان کے اندر لگا ہوا ماربل، خوبصورت فرش، دیواریں، چھت، صحنوں اور لانوں میں خوبصورت پھول، گھاس، قسما قسم کے پودے الغرض گھر کی کون سی چیز

ہے جس کا خام مال اللہ رب العزت نے زمین میں پیدا نہیں فرمایا یا کون سی وہ چیز ہے جس کا خام مال انسانوں نے پیدا کیا۔ پھر گھر بننے کے بعد گھر میں تمام راحت وآسائش کی چیزیں مثلاً پلنگ، قالینیں، کارپٹ، الماریاں، کرسیاں، صوفے، بستر، گدے، لحاف، تکیے، نرم نرم کمبل، حسین وخوبصورت پردے، ایک ایک چیز پر غور تو کریں یہ سب کچھ جن چیزوں سے بن کر آ رہا ہے ان کا خام مال کس نے پیدا کیا۔ غور کریں گے تو اندازا ہوگا گھر کی ایک ایک چیز کا خام مال اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کے خزانوں سے زمین میں رکھ دیا۔ انسان کو بہت ہی غور وفکر کرنے والی عقل عطا فرمائی انسان سوچ سوچ کر زمین کے خزانوں سے مختلف چیزوں کا خام مال نکالتا ہے، انہیں مختلف مراحل سے گذارتا ہے اور کروڑوں قسم کی چیزیں بناتا ہے، جو گھروں، دفتروں، دکانوں، محلات اور ہر جگہ کام آتے ہیں۔

فائدہ: میں تو جب حسین خوبصورت گھروں، دکانوں، بازاروں سے گذرتا ہوں تو اللہ کی عظمت کو سوچتا ہوں، کہ اے اللہ آپ کتنے عظیم خزانوں والے ہیں کہ کتنا لوہا پیدا کر دیا، کہ آج بازار لوہے کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنی لکڑی پیدا کر دی کہ آج دنیا کے سارے بازار لکڑی کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں، کتنا پلاسٹک اور ربڑ پیدا کر دیا کہ آج دنیا کے سارے بازار ربڑ اور پلاسٹک کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنے پھل پیدا کر دیئے کہ آج دنیا کے سارے بازار قسما قسم کے پھلوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنی سبزی پیدا کر دی کہ دنیا کے سارے بازار قسما قسم کی سبزیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنا خشک فروٹ پیدا کر دیا کہ دنیا کے سارے بازار خشک فروٹ سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنی دالیں پیدا کر دیں کہ دنیا کے سارے بازار دالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنے قسما قسم کے پتھر پیدا کر دیئے کہ دنیا کے سارے بازار قسما قسم کی ٹائلوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنا گوشت پیدا کر دیا کہ ساری دنیا کے بازار قسما قسم کے گوشت سے بھرے پڑے ہیں۔ دنیا کے سارے

چھوٹے بڑے ہوٹل، دکانوں اور گھروں میں قسما قسم کے گوشت پکائے جا رہے ہیں اور ان سے دنیا لطف اٹھا رہی ہے۔ کتنی لکڑی پیدا کر دی کہ اس سے کاغذ، گتا وغیرہ بن بن کر ساری دنیا کے اندر پہنچ رہا ہے۔ ساری دنیا کے بازار لاکھوں قسم کی کتابوں، کاپیوں، رسالوں، اخباروں سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین میں کتنے رنگ کے خزانے بھر دیئے کہ ان کو دنیا نکال رہی ہے اور ساری دنیا کے اندر مختلف طریقوں سے ان رنگوں کو استعمال کیا جا رہا ہے، جن سے گھروں کو، کپڑوں کو، گاڑیوں کو، مختلف رنگوں سے رنگ کر فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کتنی کپاس، اون اور دیگر چیزیں پیدا کر دیں، جن سے قسما قسم کے کپڑے بن بن کر، کپڑوں کی دکانوں پر پہنچ رہے ہیں۔ دنیا کے سارے بازار کپڑوں کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کتنے پٹرول، ڈیزل، گیس اور کوئلے وغیرہ کے ذخائر رکھ دیئے کہ دنیا میں کروڑوں گاڑیاں اور دیگر مشینیں اور کارخانے ان سے چل رہے ہیں۔

الغرض جو کچھ اس جہاں میں آنکھیں دیکھ رہی ہیں اس کو اصل شکل میں یا اس کا خام مال اللہ رب العزت ہی نے زمین کے خزانوں میں سمو دیا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر زبان سے بھی بجا لائیں اور اپنے اعضا کو ایسے عظیم رب کی نافرمانی سے بچائیں۔ اور جب اللہ رب العزت اور اس کے رسول کے حکم اور خاندان کے حکم میں مقابلہ آئے تو کائنات کے عظیم محسن اللہ رب العزت اور اس کے بھیجے ہوئے رسول محمد عربی ﷺ کے حکم کو ہر معاملے میں ترجیح دیں۔

پرندوں کی نعمت

اللہ رب العزت نے ہمارے دلوں کو فرحت بخشنے کے لئے کروڑوں قسم کے فرحت بخش انتظامات فرمائے ہیں انہی چیزوں میں پرندوں کی نعمت بھی ہے اگر پرندے دنیا

میں نہ ہوتے تو دنیا میں ایک قسم کی سخت خاموشی ہوتی جس سے انسان اکتا جاتا۔ اللہ رب العزت نے کروڑوں قسم کے رنگا رنگ مختلف بولیوں والے، حسین اور خوبصورت پرندے بنا دیئے کہ جو پوری دنیا کے ماحول کو اپنی حسین اور پر ترنم آوازوں سے فرحت بخش بنا دیتے ہیں۔ اور پھر ہزاروں پرندے اللہ رب العزت نے حلال بنائے بعضوں کو پال کر اور بعضوں کا شکار کر کے انسان کتنے قسما قسم کے گوشت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

پھر بہت سارے پرندوں کو چڑیا گھروں میں رکھا جاتا ہے اور ان کو دیکھ کر کتنی دنیا لطف اٹھاتی ہے۔ اور کتنے پرندوں کو گھروں میں رکھا جاتا ہے اور ان کو دیکھ کر اور ان کی آواز وں سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ الغرض دنیا میں قسما قسم کے مختلف رنگوں اور مختلف آوازوں والے پرندے ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ایک عظیم نعمت ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک پرندہ نہیں بنا سکتا، پرندے کی ایک آنکھ نہیں بنا سکتا، پرندے کا ایک پر نہیں بنا سکتا۔ اللہ رب العزت کیسی قدرت والے ہیں کہ دنیا کے اندر یومیہ کھربوں پرندے انڈے کے اندھیروں میں تیار فرماتے ہیں اور پرندے کی ہر چیز کو اپنے مقام پر فٹ کرتے ہیں اور ہزاروں میل کی خون کی لائنوں کو پرندوں کے اندر اندھیروں میں بچھا دیتے ہیں، پرندوں کے جسموں سے کیسے خوبصورت وحسین قسما قسم کے نقش ونگار والے پر پیدا کرتے ہیں۔ جن کو پوری زندگی کنگھی کرنے کی ضرورت ہے نہ دھونے کی، نہ ان کو کاٹ کر سیٹنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

مصالحہ جات کی نعمت

اللہ رب العزت نے کھانوں کو لذیذ بنانے کے لئے قسما قسم کے سینکڑوں مختلف لذتوں، مختلف خوشبوؤں والے مصالحہ جات پیدا فرما دیئے۔ جو زمین کے خزانوں سے پیدا ہو ہو کر ساری دنیا کے بازاروں کی زینت بن رہے ہیں اور ساری دنیا کے انسان انہیں خرید

کر اپنے گھروں، ہوٹلوں، دکانوں میں مختلف کھانوں میں استعمال کر رہے ہیں اور ان کی خوشبوؤں سے اور لذتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک قسم کا مصالحہ نہیں بنا سکتا، اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے سینکڑوں قسم کے مختلف لذتوں اور خوشبوؤں والے مصالحے اپنی قدرت سے پیدا کر دیئے۔

کیڑے مکوڑوں کی نعمت

زمین میں اللہ رب العزت نے صفائی کے لئے مختلف قسم کے کیڑے مکوڑوں کی نعمت پیدا کی ہے، جو زمین کے اندر مختلف مرنے والی چیزوں کو کھا کر صاف کر دیتے ہیں۔ اگر یہ کیڑے مکوڑے نہ ہوتے تو دنیا میں تعفن پھیل جاتا۔ چیونٹیاں کھربوں کی تعداد میں ایک ایک علاقے میں موجود ہوتی ہیں اور سارے علاقے کی صفائی کا اہتمام رکھتی ہیں۔ جہاں کہیں کوئی چیز مری اللہ رب العزت نے ان کو عجیب حس دی ہے یہ فوراً وہاں پہنچ جائیں گی اور اس مری ہوئی چیز کو یا خراب چیز کو کھا کر جگہ صاف کر دیں گیں۔ اس طرح بعض چیزوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ چھوٹے چھوٹے کیڑے اس لئے پیدا فرما دیتے ہیں تا کہ انسان ان چیزوں کی صفائی کا اہتمام کرے مثلاً جوئیں پڑ جاتی ہیں، اگر جوئیں نہ پڑیں تو انسان صفائی کا اہتمام نہ کرے اور بال خراب ہو جائیں۔ داڑھوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں تا کہ انسان دانتوں اور داڑھوں کی صفائی کا اہتمام کرے اور بہت سارے کیڑے گندگی کو کھا کر ختم کر دیتے ہیں۔ گندگی کو ٹھکانے لگانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اللہ رب العزت نے گندگی میں کیڑے پیدا کر کے گندگی کو صاف کرنے کا ایک عجیب وغریب نظام بنا دیا۔

کاغذ کی نعمت

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت سے کاغذ کا میٹریل لکڑی وغیرہ کی صورت میں

زمین کے خزانوں میں کھربوں ٹن سے بھی زائد کی مقدار میں سمو دیا۔ آج انسان اس خام مال سے ہزاروں قسم کے کاغذ بنا رہا ہے جو انسان کو تعلیم، دفتروں، عدالتوں، دکانوں، حکومت کے ایوانوں، غرض یہ کہ ہر جگہ کاغذ انسان کے کام آتا ہے اور انسان کی شدید ضرورت ہے۔ اگر دنیا میں کاغذ کا میٹریل اللہ پیدا نہ فرماتے تو قدم قدم پر انسان کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ کاغذ سے ہی کتابوں کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

کتابوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کاغذ کی عظیم نعمت عطا فرمائی جس سے آج کروڑوں قسم کی مختلف رنگا رنگ، مختلف علوم کی کتابیں ساری دنیا میں چھپ چھپ کر آ رہی ہیں اور بازاروں کی زینت بن رہی ہیں اور وہاں سے سارے انسان خرید کر اپنی قسما قسم کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ تعلیم کا میدان کتابوں کے بغیر آگے نہیں چل سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں پر عظیم احسان فرمایا کہ انسان کو بولنا سکھایا، لکھنا پڑھنا سکھایا، اس میں انسان کا کوئی کمال نہیں۔ کیا جانور بھی ترقی کر کے تھوڑا سا بھی لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انسانوں پر عظیم احسان ہے کہ انسانوں کو عجیب وغریب عقل عطا فرمائی جو نئے سے نئے علوم حاصل کرتا ہے۔ ان پر تحقیق کرتا ہے اور نئی سے نئی کتابیں لکھتا ہے۔ ذرا غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنا کاغذ پیدا کر دیا کہ دنیا کے بازار قسما قسم کی کتابوں اور رسائل سے بھرے پڑے ہیں۔

فائدہ: ساری دنیا کے کروڑوں قسم کی مختلف چیزوں یعنی دماغ، دل، آنکھیں، کان، ناک، گلا، دانت، گردے، معدہ، جگر، ہڈیاں، جلد، بال، جانور، پرندے، درندے، نباتات، جمادات، پھل، سبزیاں، ہوا، پانی، پھول، جڑی بوٹیاں، کہکشائیں، الغرض ہر ہر

چیز کے ماہرین فن جمع ہوجائیں ہر ہر چیز پر کئی کئی سال غور کریں، ریسرچ کریں پھر بتلائیں کہ کون سی چیز ایسی ہے کہ اس کو اس کی ضرورت کے مطابق تخلیق نہ دی گئی ہو یا کسی چیز کی ضرورت تو تھی مگر اس چیز کی تخلیق میں اس کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو کائنات کی ایک چیز بھی ایسی نہ ملے گی جس کی تخلیق میں کمی چھوڑ دی گئی ہو۔قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ

ترجمہ: تم رب رحمٰن کی تخلیق میں کمی نہ پاؤ گے۔

پھلوں کی نعمت

پھلوں کی نعمت اللہ رب العزت کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہزاروں قسم کے مختلف لذتوں، رنگوں، خوشبوؤں والے پھل پیدا کردیئے جو انسان کو غذائیت بھی فراہم کرتے ہیں اور عجیب وغریب لذت اور فرحت بخشتے ہیں۔ ہر پھل اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا شاہکار ہے۔ ان پھلوں پر خوب غور کیا کریں، سوچا کریں کہ سارا جہاں مل کر ایک پھل کا دانا نہیں بنا سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ یومیہ کروڑوں ٹن پھل مختلف لذتوں، خوشبوؤں، رنگوں والے پیدا فرمارہے ہیں۔ ہر پھل کی ساخت اور تخلیق پر غور کریں کیسے خوبصورت ان پر چھلکے چڑھائے گئے۔ کس خوبصورتی کے ساتھ ان کے اندر ذائقوں کو بھر دیا۔ ہر پھل کھانے سے پہلے پھل کی ساخت، بناوٹ اور سجاوٹ پر غور کیا کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا اندازہ ہوجائے گا۔

فائدہ: عام طور پر کہا جاتا ہے کہ قدرت نے ایسا کیا، قدرت نے کہکشاں بنائے، قدرت نے پھل بنائے، قدرت نے سبزیاں بنائیں، اگرچہ معنیٰ اور مطلب کے لحاظ سے یہ بھی صحیح ہے لیکن چونکہ عیسائیوں، یہودیوں، سکھوں، ہندوؤں، بدھ متوں، ہر ایک کے ہاں قدرت کا تصور مختلف ہے بعض لوگ قدرت اپنے بتوں کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے

کوشش کریں اور عادت ڈالیں کہ قدرت کا لفظ کہنے کے بجائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر یہ کہا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پھل بنائے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبزیاں بنائیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبزہ زار پیدا کئے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ٹیسٹ اور لذت پیدا کی۔

رنگوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کو حسین پیدا کیا اور چیزوں کے اندر بہت سارے رنگ رکھ دیئے چیزوں کا رنگین ہونا انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اگر دنیا کی چیزوں میں یہ قسما قسم کے رنگ نہ ہوتے پھولوں کے اندر یہ رنگ نہ ہوتے اور پتوں کے اندر قسما قسم رنگ نہ ہوتے تو دنیا کتنی بے مزہ ہوتی اللہ تعالیٰ نے کروڑوں چیزوں میں اپنی قدرت کے خزانوں میں سے قسما قسم رنگ بھر کر ہم انسانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے درختوں کے پتوں میں سبز رنگ بھر دیا ذرا سوچئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس کتنے خزانے ہیں دنیا میں کھربوں درختوں کے لاتعداد پتوں میں یہ سبز رنگ کس نے بھرا بعض پودوں کے پتے پیلے ہوتے ہیں بعض کے سرخ ہوتے ہیں اور بعض کے سفید ہوتے ہیں ایسے ہی انسانوں میں اس کے سر، داڑھی اور جسم کے بالوں کو کالا رنگ عطا فرمایا ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کے اندر کالا رنگ بھرا ہوا ہے قدرتی طور پر جسم کے اندر کالا رنگ ہے جو بالوں کو رنگ کرتا ہے اور بال کالے نکلتے ہیں اور جب انسان بوڑھا ہوجاتا ہے بال سفید ہوجاتے ہیں اور بعض لوگ کتنی تگ ودو کے بعد اپنے بالوں کو رنگتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور احسان پر غور کیجئے اس نے اپنے خزانوں سے اربوں انسانوں کو وافر مقدار میں کالا رنگ دیا وہ سارے بالوں کو تیس یا پینتیس سال تک قدرتی طور پر رنگ کرتا ہے ایسے بھی ہے ایسے بھی ذرا غور کیجئے اللہ رب العزت کے پاس رنگ کے وافر خزانے ہیں جو دنیا کے اربوں پرندوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں دریاؤں سمندروں اور پانی کی

دیگر مخلوقات میں کتنے عجیب وغریب رنگ کے خزانے رکھ دیئے ۔ہمیں کسی چیز کو رنگ کرنا پڑتا ہے تو کتنے پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں اور رنگ بھی چند سالوں کے بعد خراب ہونے لگتا ہے قربان جاؤں ایسے عظیم رب پر جس کے پاس رنگوں کے عظیم خزانے ہیں کہ وہ ساری مخلوق چاہے جاندار ہوں یا غیر جاندار سب کے اندر رنگ بھر رہا ہے اور عجیب وغریب حسین ڈیزائنوں کی پرنٹنگ پرندوں میں جانوروں میں پھل پھولوں میں سبزیوں میں کردی جاتی ہے ذرا کبھی پرندوں کے قسماقسم رنگوں پر غور کیا کریں اسی طرح پھلوں کے رنگوں پر غور کیا کریں اللہ رب العزت کے پاس سرخ رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ دنیا کی کروڑوں چیزوں میں سرخ رنگ بھر دیئے اور سبز رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ کروڑوں چیزوں میں سبز رنگ بھر دیئے اور پیلے رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ کروڑوں چیزوں میں پیلا رنگ بھر دیا کالے رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ کروڑوں چیزوں کے اندر کالا رنگ بھر دیا اور بھر رہے ہیں گلابی رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ کروڑوں چیزوں میں گلابی رنگ بھر دیا سفید رنگ کے کتنے خزانے ہیں کہ کروڑوں چیزوں میں سفید رنگ بھر دیا الغرض ذرا سوچئے تو دنیا کی تمام چیزوں میں قسماقسم کے رنگ کون بھر رہا ہے۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے صرف یہی نہیں کہ اپنی کھربوں مخلوقات کے اندر کروڑوں قسم کے رنگ بھر دیئے اور بھر رہے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ زمین کے اندر مختلف چیزوں کے اندر اللہ رب العزت نے ملین کھرب ٹن کے خزانے رکھ دیئے کہ انسان ان رنگوں کو نکال کر لاکھوں چیزوں کو رنگ رہا ہے۔

اللہ رب العزت کے انہی بے بہا رنگوں کے خزانوں سے مکانات کو قسماقسم کے رنگوں سے سجایا جاتا ہے کھڑکی دروازوں اور الماریوں کو رنگا جاتا ہے اسی طرح دنیا میں چلنے والے قسماقسم کے کپڑوں کو خوبصورت رنگوں سے رنگا جاتا ہے اور ان میں قسماقسم کے ڈیزائن

بنائے جاتے ہیں کتاب اور رسالوں کو چھپائی کے دوران مختلف رنگوں سے مزین کیا جاتا ہے عورتوں کے لئے لاکھوں قسم کی چوڑیاں ہزاروں قسم کے رنگوں سے مزین کی جاتی ہیں قالین اور کارپٹ مختلف رنگوں سے مزین کئے جاتے ہیں لاکھوں قسم کی ٹائلوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے خزانوں سے رنگا جاتا ہے مختلف قسم کے رنگا رنگ شیشوں کو رنگ اللہ ہی کے خزانوں سے دیا جاتا ہے دیگر لاکھوں اشیاء کو اگر رنگا جا رہا ہے تو ذرا سوچئے کہ یہ رنگ کہاں سے آیا سارے انسان مل کر ایک کلو رنگ بھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں ہرگز نہیں اللہ رب العزت کی عظمت اور شان کا اندازہ لگائیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے ملینوں کھرب ٹن قسماقسم رنگوں کے خزانے زمین کے اندر اور مختلف چیزوں میں سمو دیئے انسان اسے نکال نکال کر مختلف مراحل سے گزار گزار کر دنیا کی کروڑوں چیزوں میں استعمال کرتا ہے لیکن اللہ کا شکر کم ہی ادا کرتا ہے۔

تکلیفوں اور پریشانیوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بعض نعمتیں ایسی ہیں جن کو اگرچہ ہم طبعاً ناپسند کرتے ہیں لیکن حقیقتاً اگر غور کیا جائے وہ بھی نعمت ہیں مثلاً تکالیف اور پریشانیاں انسان طبعاً ان کو ناپسند کرتا ہے لیکن انسان کی تربیت اور درجات کی بلندی کے حوالے سے یہ بہت ہی فائدہ مند ہیں۔حدیث میں آتا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔انسان کے سامنے چونکہ دنیا کا مختصر منظر ہے اس لئے وہ بچوں کی مانند وقتی خوشیوں اور لذتوں والی چیزوں کو پسند کرتا ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے دونوں جہاں ہیں اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ وقتاً فوقتاً ہمیں پریشانیاں اور دکھ بھیجتے رہتے ہیں تاکہ ہماری تربیت ہوتی رہے اور ہم حدود سے تجاوز نہ کر جائیں۔اس کے ساتھ ساتھ جب انسان ان تکلیفوں اور پریشانیوں میں صبر کا دامن تھام لیتا ہے تو انسان کو وہ روحانی ترقیاں

ملتی ہیں جو شاید ہزاروں تہجدوں اور نفلوں سے نہ مل سکیں۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت اور عادت مبارکہ ہے کہ جس سے پیار فرماتے ہیں اسے تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔

حدیث میں فرمایا:

قال رسول اللہ ﷺ اشد البلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل.

ترجمہ: سب سے زیادہ تکلیفیں انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام پر آتی ہیں اور پھر جو جتنا قریب ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کی زندگی پر غور کیجئے کہ کون سی وہ تکلیف ہے جو آپ ﷺ پر نہیں آئی۔ پیاروں کی جدائی سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے اس آزمائش میں آپ ﷺ سب سے زیادہ ڈالے گئے۔ دنیا میں آنے سے پہلے والد صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے، چھ سال کے ہوئے تو امی جان روانہ ہو گئیں، آٹھ سال کے ہوئے تو دادا جان دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو چار یا تین بیٹے عطا فرمائے جو بچپن میں وفات پا گئے۔ چار بیٹیاں عطا کیں جن میں سے تین کے جنازے آپ ﷺ کے سامنے اٹھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے فقر و فاقے انسان سے دیکھے نہیں جاتے اور اس سے انسان کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آپ ﷺ کے گھر میں مہینوں مہینوں آگ نہ جلتی تھی، چراغ نہ جلتا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ دکھوں میں انسان بنا کرتا ہے، قومیں بنا کرتی ہیں اور خوشیوں میں بگڑ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ رب العزت جس انسان سے یا جس قوم سے پیار کرتے ہیں اسے تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔ پاکستان اور امت مسلمہ کے حالات پریشان کن ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیار کی علامت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پاکستانی قوم اور امت مسلمہ سے عنقریب بہت بڑا کام لینے والے ہیں اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت مسلمہ کو پریشانیوں میں ڈال دیا ہے۔

اللہ والے تو پریشانیوں میں بھی خوش ہوتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت ابراہیم بلخی دو بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت ابراہیم بلخی نے ابراہیم بن ادہم سے پوچھا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ آپ لوگوں کو کھانے کی نعمت سے نوازتے ہیں تو کیا کرتے ہیں اور جب فقر و فاقہ دیتے ہیں تو کیا کرتے ہیں تو ابراہیم بن ادہم نے جواب دیا کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کی نعمت سے نوازتے ہیں تو کھا کر شکر ادا کرتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو صبر کرتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم بلخی نے فرمایا یہ کام تو ہمارے بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں۔ کھا کر شکر ادا کرتے ہیں نہ ملے تو صبر کرتے ہیں تو حضرت ابراہیم بن ادہم نے پوچھا کہ آپ لوگوں کا عمل کیا ہے۔ تو حضرت ابراہیم بلخی نے جواب دیا جب اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں کھانے کو دیتے ہیں تو اسے اللہ کی راہ میں خیرات کر دیتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ فقر و فاقہ کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیاروں کو نصیب فرماتے ہیں۔ تو دوستو ماؤ بہنو! زندگی میں اگر تکلیفیں اور پریشانیاں آئیں تو یہ سوچا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو بہت پیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً یہ پریشانیاں میرے لئے فائدہ مند ہیں اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ یہ پریشانیاں بھیج رہے ہیں۔ ایسے موقعوں پر ہمت اور حوصلے سے صبر کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں بہت بڑے اجر کی امید رکھیں۔

جیل کی نعمت

جیل بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے۔ نیک لوگوں کے لئے تو اس طرح کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی تو ان کی حفاظت کے لئے ان کو جیل کی نعمت عطا فرماتے ہیں کہ باہر کے حالات ان کے لئے بہتر نہیں ہوتے تو جیل میں بھیج دیتے ہیں۔ بعض اوقات اللہ تبارک

وتعالیٰ بعض لوگوں سے علمی اور عملی کام لینا چاہتے ہیں۔ باہر کی مصروفیات کی وجہ سے وہ کام نہیں ہو پا رہے ہوتے تو ان کو جیل کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ بعض اوقات بعض نیک لوگوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مستقبل میں بڑے بڑے کام لینے ہوتے ہیں تو ان کی استعداد کو بڑھانے کے لئے جیل کی نعمت دی جاتی ہے جو انسان کو طبعی طور پر انتہائی ناپسند ہے۔ جیل کا ایک دن کتنی ہی خوبصورت جگہ کیوں نہ ہو ایک سال سے بڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ دل و دماغ شدت غم کی وجہ سے پھٹا جاتا ہے۔ لیکن اس سخت ماحول میں انسان کی مہینوں میں وہ تربیت ہوتی ہے جو باہر کئی سالوں میں نہیں ہو سکتی اور سالوں میں وہ تربیت ہوتی ہے جو تربیت باہر کے ماحول میں پچاس سال میں بھی نہ ہو سکے۔

حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے زلیخا کے گھر میں نیکی اور تقوی کا راستہ اختیار کیا، چاہیے تو یہ تھا کہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام فوری اعزاز واکرام سے نوازے جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ ان کو جیل میں جانا پڑا۔ اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مستقبل میں ان سے عظیم کام لینا تھا۔ اس لئے جیل میں ڈال دیئے گئے اور ایک عرصے تک جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔

علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ نیک لوگوں کے لئے قید و بند ایسے ہی فائدہ مند ہے جیسے پانی کا قطرہ سیپی میں قید ہو کر موتی کی شکل اختیار کر جاتا ہے اور جیسے خون ہرن کی ناف میں قید ہو کر مشک کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ ایسے ہی بہت سارے نیک لوگوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین و دنیا کے بہت سارے کام لینے ہوتے ہیں تو اس کی استعداد بنانے کے لئے جیلوں میں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔

بہت سارے برے لوگ جیلوں میں جاتے ہیں جیلوں کی صعوبتیں برداشت

کرتے ہیں تو ان کی زندگیاں تبدیل ہو جاتی ہیں وہ نیکی کی راہوں پر چل پڑتے ہیں اور جیل کی زندگی میں کتنے برے لوگ توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔ قرآن کے حافظ بنتے ہیں، عالم بنتے ہیں اور باہر آ کر اچھی زندگی گزارتے ہیں اور دوسروں کو بھی راحت پہنچانے والے بن جاتے ہیں۔ جیل کی نعمت برے لوگوں کے لئے بھی ایک نعمت ثابت ہوتی ہے جو گناہوں سے باز نہیں آ رہے ہوتے اور انسانوں کی زندگی انہوں نے اجیرن کر دی ہوتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بغاوت پر انہیں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ جیل میں آ کر ان کے لئے گناہ کے مواقع کم ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو تنگ کرنے کا راستہ جو انہوں نے چنا ہوتا ہے وہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ جیل ایسے لوگوں کے لئے بھی ایک نعمت ثابت ہوتی ہے کہ وہ باہر کی زندگی میں رہتے تو گناہ زیادہ کرتے لیکن جیل کی زندگی میں بہت سارے گناہ نہیں کر پاتے۔

......☆☆☆......

ثناء وحمد باری تعالیٰ

ثناء وحمد ہے لب پر مرے اُس ذات باری کی
وہ جس نے میری کشتِ آرزو کی آبیاری کی
اُسی کے لطف سے ہوتی ہیں ساری مشکلیں آساں
کرم سے اُس کے ہوتا ہے ہر اک کے درد کا درماں
اُسی کے در سے دنیا خیر کی خیرات پاتی ہے
کوئی اُفتاد پڑتی ہے تو اُس کی یاد آتی ہے
اُسی کے قبضہ قدرت میں عزّت اور ذلت ہے
جو ہے گھیرے ہوئے سارے جہاں کو اُس کی رحمت ہے
اُسی کا لطف بنتا ہے سہارا بے سہاروں کا
پتہ دیتا ہے طوفاں میں سفینوں کو کناروں کا
کرم کی ہے توقع سب کو اُس کے آستانے سے
لئے جاتے ہیں بھر بھر جھولیاں اُس کے خزانے سے
محیط انفس وآفاق ہے لطف وکرم اُس کا
نشان مصدر جود وسخاوت ہے حرم اُس کا
لباس برف پہنایا ہے اُس نے کوہساروں کو
ہزاروں رنگ کے پیکر دیئے رنگیں بہاروں کو
مزین کر دیا سطحِ فلک کو چاند تاروں سے
سجایا ہے زمین کی گود کو دلکش نظاروں سے
وہی ستّار ہے جو ڈھانپ لیتا ہے گناہوں کو
وہی سنتا ہے بندوں کی دعاؤں التجاؤں کو
وہی بن کر محبّت خلوت جاں میں اُترتا ہے
مرے اشک ندامت میں دعا کا رنگ بھرتا ہے

......☆☆☆......

حمد باری تعالیٰ

ثناء اس کی کہ جس نے کر دیئے کُن سے جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا مکان و لا مکاں پیدا
ثناء اس کی کہ جو مایوس بندوں کا سہارا ہے
جو بیچاروں کا چارا ہے جو بے یاروں کا یارا ہے
ثناء اس کی جو افسردہ دلوں میں رنگ بھرتا ہے
مرے ہر اشک کو جو گوہر نایاب کرتا ہے
ثناء اس کی کہ جو مشکل میں سب کے کام آتا ہے
سکوں ملتا ہے جب اس کا زباں پر نام آتا ہے
ثناء اس کی گداز جاں کی نعمت جس نے بخشی ہے
ثناء اس کی کہ یہ انمول دولت جس نے بخشی ہے
ثناء اس کی کہ کرم جس کا ہے دردوغم کے ماروں پر
ثناء اس کی جو لاتا ہے سفینوں کو کناروں پر
ثناء اس کی مسافر کو جو پہنچاتا ہے منزل پر
کھلاتا ہے گل شاداب امیدوں کے ساحل پر
ثناء اس کی کھلا رکھتا ہے توبہ کا جو دروازہ
لگا سکتا نہیں جس کے کرم کا کوئی اندازہ
ثناء اس کی کہ جس کا در ہے سرچشمہ محبت کا
نہیں رکتا کسی بھی لمحے دریا لطف و رحمت کا
ثناء اس کی کہ جو ہر اشک کو موتی بناتا ہے
ثناء اس کی کہ خزانے رحمتوں کے جو لٹاتا ہے
ثناء اس کی جو زندانی کو اوج بخت دیتا ہے
ثناء اس کی کہ جو یوسفؑ کو تاج وتخت دیتا ہے

ثناء اس کی کہ جو ہرا کرتا ہے امید کا گلشن
خبر یعقوبؑ نے پائی جو پائی بوئے پیراہن
ثناءاس کی عطا کی جس نے وسعت ریگزاروں کو
عطا کی دلکشی ام القریٰ کے کوہساروں کو
ثناء اس کی متاع اخروی جس کی اطاعت ہے
ثناءاس کی کہ جس کے نام میں لذت ہے راحت ہے
ثناء اس کی عبادت گاہ عالم ہے حرم جس کا
ہر اک منظر نگاہ شوق میں ہے محترم جس کا
ثناء اس کی کہ بیت اللہ میں انوار ہیں جس کے
حرم میں مغفرت کے ہر جگہ آثار ہیں جس کے
ثناء اس کی اتارا ہے نظامِ زندگی جس نے
کلام پاک کی ہم کو عطا کی روشنی جس نے
ثناء اس کی کیا مبعوث جس نے سرور عالم ﷺ
امام الانبیاءؑ فخرِ رُسل پیغمبر اعظم ﷺ
ثناء اس کی کہ احسان جس کا بعثت ہادی ﷺ
رگ مردہ میں جس نے زندگی کی روح دوڑائی
ہے جس کی ہر صفت حافظ حدودِ فہم سے بالا
وہی ہے قادر مطلق وہی ہے رب الاعلیٰ

ہم نے اللہ دیکھا ہے

قرآں کے سپاروں میں — احساں کے اشاروں میں
نعمت کے انباروں میں — معصوم پیاروں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
صدیقؓ کی شفقت میں — فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفت میں — کرارؓ کی ہیبت میں

ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
احمدؒ کی روایت میں — مالکؒ کی روایت میں
سفیانؒ کی ثقاہت میں — نعمانؒ کی فقاہت میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
ماثور دعاؤں میں — منشور ثناؤں میں
مامون ہواؤں میں — مسحور فضاؤں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
خورشید کے ضیاؤں میں — راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں — یاروں کے نظاروں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
پودوں کی قطاروں میں — پھولوں کے نظاروں میں
ساون کی بہاروں میں — کوئل کی پکاروں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
ہر قطرۂ باراں میں — ہر ذرہ تاباں میں
ہر برگِ گلستاں میں — ہر روئے درخشاں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
گلزار میں خاروں میں — کہسار میں غاروں میں
گنبد میں میناروں میں — خلوت میں ہزاروں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
محفل کے چراغوں میں — انگور کے باغوں میں
سرشار دماغوں میں — ہر قلب کے داغوں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے
پر جوش خطابوں میں — پر سوز اشعاروں میں
پر رنگ گلابوں میں — پر کیف غذاؤں میں
ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے

صحرا کے غزالوں میں　　دریا کے اچھالوں میں
کعبہ کے نظاروں میں　　طیبہ کے اجالوں میں

ہم نے اللہ دیکھا ہے، ہم نے اللہ دیکھا ہے

......☆☆☆......

نادیدہ قوت

جب مسافر کے قدم رک جائیں ہمت ٹوٹ جائے
منزلِ امید پر آ کر صدا دیتا ہے کون
کس کا پا کر اذن طوفاں کے رکتے ہیں قدم
ڈوبتی کشتی کو ساحل سے لگا دیتا ہے کون

جس کے دریا میں سفینوں کی طرح رہتے ہیں ہم

ہاں! اسی نادیدہ قوت کو خدا کہتے ہیں ہم

......☆☆☆......

جلوؤں کی تابانی

زمیں سے آسماں تک ہے ترے جلوؤں کی تابانی
تری ہستی ہے پھر بھی ماورائے فکرِ انسانی
بغیر اذن اک پتہ بھی جنبش کر نہیں سکتا
جہانِ بحر و بر پر ہے مسلم تیری سلطانی
تو اپنی ذات میں واحد تو اپنی ذات میں یکتا
نہیں تیرا کوئی ہمسر نہیں تیرا کوئی ثانی
ترے ہی قبضۂ قدرت میں موجوداتِ عالم ہیں
تجھے ہی زیب دیتی ہے دو عالم کی جہاں بانی

......☆☆☆......

اللہ تبارک وتعالیٰ

کی عظیم نعمتیں

﴿جلد دوئم﴾

تالیف

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد